اس پارے کی اکثر سورتیں عام طور پر نماز میں پڑھی جاتی ہیں
اس لیے یہ پارہ جداگانہ شائع کیا گیا تاکہ ان سورتوں کا ترجمہ و تفسیر ذہن نشین رکھ کر ان
کی نماز میں تلاوت کی جائے، یوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خشوع و خضوع اور لذت نماز میں اضافہ ہوگا۔

# عَمَّ

30

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

پارہ نمبر...... 30

# سُوْرَةُ النَّبَا

## سورۂ نبا کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ نبا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ [1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیتیں ہیں۔

### ”نبا“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں خبر کو ”نبا“ کہتے ہیں اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے جس کی مناسبت سے اسے ”سورۂ نبا“ کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو سورۂ تساؤل اور سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ بھی کہتے ہیں، اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

### سورۂ نبا کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مختلف دلائل سے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے بارے میں مشرکین کی باہمی گفتگو کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت قائم ہونے کی خبر دے کر اس کے واقع ہونے پر دلائل بیان کئے گئے۔

(2)......اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چند آثار بتا کر انسان کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل بیان

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ النّبا، ۴/۳۴۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کئے گئے۔

(3)......دوبارہ زندہ کئے جانے اور مخلوق کے درمیان فیصلہ کئے جانے کا وقت بتایا گیا۔

(4)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جہنم کافروں کے انتظار میں ہے اور اس کے بعد کافروں کے عذاب کی مختلف اَقسام اور نیک مسلمانوں کے ثواب کی مختلف اَنواع بیان کی گئیں۔

## سورۂ مُرسَلات کے ساتھ مناسبت

سورۂ نبا کی اپنے سے ماقبل سورت ''مُرسَلات'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بیان کیا گیا اور اس چیز پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں جنت اور جہنم کے اوصاف، نیک مسلمانوں کی نعمتوں اور کافروں کے عذاب، قیامت کی ہولناکیاں اور اس کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ﴿۲﴾ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کررہے ہیں۔ بڑی خبر کی۔ جس میں وہ کئی راہ ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کررہے ہیں؟ بڑی خبر کے متعلق۔ جس میں انہیں اختلاف ہے۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ: لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کررہے ہیں؟﴾ یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں کفارِ قریش ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کررہے ہیں۔ اس کا پسِ منظر یہ ہے کہ جب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارِ مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآنِ کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو انہوں نے ایک دوسرے سے گفتگو کرنا شروع کر دی اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے اور یاد رہے کہ اس آیت میں حقیقتاً سوال نہیں کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں بلکہ اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔[1]

﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ: بڑی خبر کے متعلق۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں وہ بات بیان فرمائی جارہی ہے جس کے بارے کفار ایک دوسرے سے گفتگو کررہے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ وہ اس بڑی خبر کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں جس میں انہیں اختلاف ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک بڑی خبر سے قرآنِ پاک مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ کفار میں سے کوئی تو قرآنِ پاک کو جادو کہتا ہے، کوئی شعر کہتا ہے، کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ کہتا ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ بڑی خبر سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت اور آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ کفار میں سے کوئی سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جادوگر کہتا ہے، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا ہے، اور بعض مفسرین یہ کہتے ہیں کہ بڑی خبر سے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ بعض کافر تو اس کا قطعی طور پر انکار کرتے ہیں اور بعض کافر اس کے بارے شک میں ہیں۔[2]

**كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾**

**ترجمۂ کنزالایمان:** ہاں ہاں اب جان جائیں گے۔ پھر ہاں ہاں جان جائیں گے۔

[1] ...خازن، النّبأ، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۴۶، روح البیان، النّبأ، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۲۹۲، ملتقطاً۔

[2] ...خازن، النّبأ، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۴/۳۴۶، مدارک، النّبأ، تحت الآیۃ: ۲-۳، ص ۱۳۱۲، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔ پھر خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔

**﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ:** خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ کفار جیسی باتیں کر رہے ہیں در حقیقت ویسا نہیں اور جب قیامت کے دن اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی تو اس وقت یہ اپنے انکار کا انجام جان جائیں گے، پھر خبردار ہو جائیں کہ اس وقت وہ اپنے انکار کا انجام جان جائیں گے۔[1]

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ﴿٦﴾ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَخَلَقْنَاكُمْ
أَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَجَعَلْنَا
النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا
وَهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا
وَنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ﴿١٦﴾

**ترجمۂ کنزُالایمان:** کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا۔ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور تمہیں جوڑے بنایا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کیا۔ اور رات کو پردہ پوش کیا۔ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں۔ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا۔ اور پھر بدلیوں سے زور کا پانی اتارا۔ کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ۔ اور گھنے باغ۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔ اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا۔ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔ اور تمہارے

[1] ......خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۴-۵، ۴/۳۴۶۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا۔ اور بدلیوں سے زوردار پانی اُتارا۔ تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں۔ اور گھنے باغات۔

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟﴾ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عجائبات میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ کفارِ قریش ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالَم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور فنا کرنے کے بعد پھر حساب اور جزا کے لئے پیدا کرنے پر قادر ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 10 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا تاکہ تم اس پر رہو اور وہ تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہو، اور کیا ہم نے پہاڑوں کو میخیں نہ بنایا تاکہ ان سے زمین ثابت اور قائم رہے، اور کیا ہم نے تمہیں مرد اور عورت کے جوڑے نہ بنایا تاکہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو اور معاشی و معاشرتی اُمور کا انتظام کرو، اور کیا ہم نے تمہاری نیند کو تمہارے جسموں کے لئے آرام کا ذریعہ نہ بنایا تاکہ اس سے تمہاری کوفت اور تھکن دور ہو اور تمہیں راحت و آرام حاصل ہو، اور کیا ہم نے رات کو ڈھانپ دینے والی نہ بنایا جو کہ اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپا دیتی ہے تاکہ تمہارے معاملات پوشیدہ رہیں، اور کیا ہم نے دن کو روزگار کمانے کا وقت نہ بنایا تاکہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو، اور کیا ہم نے تمہارے اوپر ایسے سات مضبوط آسمان نہ بنائے جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور پرانا پن اور بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی اور کیا ہم نے ان آسمانوں میں ایک نہایت چمکتا چراغ سورج نہ بنایا جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی، اور کیا ہم نے بدلیوں سے زوردار پانی نہ اتارا تاکہ اس کے ذریعے زمین سے انسانوں کے کھانے کے لئے اناج، جانوروں کے کھانے کے لئے سبزہ اور گھنے باغات نکالیں؟ تو غور کرو کہ جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، نیز ان چیزوں کو پیدا کرنا حکیم یعنی حکمت والے کا فعل ہے اور حکمت والے کا فعل ہرگز عبث اور بے کار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ انکار کرنے والے کے نزدیک تمام افعال بیکار ہوں، حالانکہ یہ باطل ہے اور جب بیکار ہونا باطل ہے تو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزا ملنے کا انکار کرنا بھی باطل ہے۔ اس مضبوط دلیل سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اُٹھنا ہے، اعمال کا حساب ہونا ہے



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اوران کی جزا ضرور ملنی ہے اوراس میں کوئی شک ہرگز نہیں۔ (1)

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک فیصلے کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی تو تم فوج درفوج چلے آؤ گے۔

﴿ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا: بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔﴾ یعنی بیشک وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمائے گا وہ اس کے علم میں ثواب اور عذاب کے لئے ایک مقرر کیا ہوا وقت ہے۔ (2)

﴿ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ: جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ فیصلے کا دن وہ ہوگا جس دن صور میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو تم اپنی قبروں سے حساب کیلئے حساب کی جگہ کی طرف فوج درفوج چلے آؤ گے۔ (3)

اس حالت کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلے جائیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

---

(1)......خازن، النّبأ، تحت الآية: ٦-١٦، ٤/٣٤٦-٣٤٧، مدارك، النّبأ، تحت الآية: ٦-١٦، ص ١٣١٢-١٣١٤، روح البيان، النّبأ، تحت الآية: ٦-١٦، ١٠/٢٩٣-٢٩٩، ملتقطاً.

(2)......جلالين مع صاوى، النّبأ، تحت الآية: ١٧، ٦/٢٣٠٠.

(3)......روح البيان، النّبأ، تحت الآية: ١٨، ١٠/٢٩٩، ملخصاً.

(4)......يس: ٥١.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (1) ترجمۂ کنزالعرفان: اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو ہم سب کو جمع کرلائیں گے۔

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہوجائے گا۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہوجائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہوجائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے۔

﴿وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ: اور آسمان کھول دیا جائے گا۔﴾ یعنی قیامت کے دن آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ کثیر دروازوں والا ہوجائے گا اور اس میں ایسے راستے بن جائیں گے جن سے فرشتے اتریں گے۔ (2)

اسی بات کو صراحت کے ساتھ ایک اور مقام پر بیان کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ

وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا (3) ترجمۂ کنزالعرفان: اور جس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے پوری طرح اتارے جائیں گے۔

﴿وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ: اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔﴾ قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر قیامت کے دن پہاڑوں کی مختلف حالتیں بیان کی گئیں ہیں۔

**پہلی حالت:** پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ کر چورا چورا کردیا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

1 ……کہف: ۹۹۔
2 ……روح البیان، النبأ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۱۰/۳۰۰-۳۰۱، خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۴/۳۴۷۔
3 ……فرقان: ۲۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیئے جائیں گے۔

**دوسری حالت:** پہاڑ دُھنکی ہوئی رنگ برنگی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور پہاڑ رنگ برنگی دُھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

**تیسری حالت:** پہاڑ بکھرے ہوئے غبار کی طرح ہو جائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور پہاڑ خوب چُورا چُورا کر دیئے جائیں گے۔ تو وہ ہوا میں بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے۔

**چوتھی حالت:** غبار بنا کر پہاڑوں کو اڑا دیا جائے گا، ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب پہاڑ غبار بنا کے اڑا دیئے جائیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا (5)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ! انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔

**پانچویں حالت:** غبار بن کر اڑنے کے بعد پہاڑ تیزی سے چل رہے ہوں گے لیکن دیکھنے میں ٹھہرے ہوئے لگیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ

وَّ تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا (6)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

---

1 ...... حاقہ: ۱۴۔
2 ...... القارعہ: ۵۔
3 ...... واقعہ: ۵، ۶۔
4 ...... مرسلات: ۱۰۔
5 ...... طٰہٰ: ۱۰۵۔
6 ...... طور: ۱۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا انہیں جمے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

**چھٹی حالت:** جب پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ دیکھنے والے کی نظر میں ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جسے دور سے دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے پانی ہے حالانکہ وہ پانی نہیں ہوتی۔ (2)

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانا۔ اس میں قرنوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلہ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے۔ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ۔ برابر بدلہ ہوگا۔

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا: بیشک جہنم تاک میں ہے۔﴾ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جہنم کافروں کی مُنتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ جہنم ایک گزرگاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔ (3)

---

1 ...... نمل: ۸۸۔

2 ...... تفسیر کبیر، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۰، ۱۱/۱۳-۱۴، ملخصاً۔

3 ...... خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۳۴۷، تفسیر کبیر، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۱، ۱۱/۱۴، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿لِلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا: سرکشوں کیلئے ٹھکانا ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم کفار اور مشرکین کا ٹھکانہ ہے لہٰذا وہ اس میں داخل ہوں گے اور اس میں نہ ختم ہونے والی مدت تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور جہنم میں ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ اس میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔(1)

یاد رہے کہ جو مسلمان اپنے گناہوں کی سزا پانے جہنم میں جائیں گے انہیں ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رکھا جائے گا بلکہ انہیں مُقرّب بندوں اور دیگر حضرات کی شفاعت کے ذریعے یا محض فضلِ الٰہی سے یا جب ان کی سزا پوری ہو جائے گی تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا: برابر بدلہ ہوگا۔﴾ یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہوگا۔(2)

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک انہیں حساب کا خوف نہ تھا۔ اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا۔

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا: بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار اس سزا کے مستحق اس وجہ سے ہوئے ہیں کہ وہ آخرت میں اپنے اعمال کا حساب ہونے کا خوف نہ رکھتے تھے کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کرتے تھے اور انہوں نے ہماری وحدانیت اور ہمارے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت کے دلائل پر مشتمل آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا تھا۔(3)

1 ......روح البیان، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ۱۰/۳۰۳-۳۰۵، جلالین، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ص۴۸۷، ملتقطاً.

2 ......جلالین، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۶، ص۴۸۷، ملخصاً.

3 ......روح البیان، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۷-۲۸، ۱۰/۳۰۶، خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۷-۲۸، ۴/۳۴۷-۳۴۸، ملتقطاً.


www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے۔

﴿ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے اور کافروں کے تمام نیک اور برے اعمال ہمارے علم میں ہیں، ہم انہیں ان کے اعمال کے مطابق جزا دیں گے اور آخرت میں جب کفار کو عذاب دیا جائے گا تو اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنی سزا کے طور پر جہنم کا عذاب چکھو اور ہم تمہارے عذاب پر عذاب ہی کو بڑھائیں گے۔(1)

## اہلِ جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت

حضرت حسن بن دینار رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو برزہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وہ کون سی آیت ہے جو اہلِ جہنم کے لئے سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ ہے؟ حضرت ابو برزہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے "فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا"۔(2)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں "اہلِ جہنم کے لئے اس آیت "فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا" سے زیادہ سخت کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مزید عذاب میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔(3)

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىِٕقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا

1 ......خازن، النّبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ۴/۳۴۸، جلالين، النّبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ص ۴۸۷، روح البيان، النّبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ۱۰/۳۰۶-۳۰۷، ملتقطاً.

2 ......مجمع الزوائد، كتاب التفسير، سورة عمّ يتساءلون، ۷/۲۸۱، الحديث: ۱۱۴۶۳.

3 ......در منثور، النّبأ، تحت الآية: ۳۰، ۸/۳۹۷.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے۔ باغ ہیں اور انگور۔ اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی۔ اور چھلکتا جام۔ جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے۔ باغات اور انگور ہیں۔ اور اٹھتے جوبن والیاں جو ایک عمر کی ہیں۔ اور چھلکتا جام ہے۔ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا۔

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا: بیشک ڈر والوں کیلئے کامیابی کی جگہ ہے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کے لئے وعیدیں بیان کی گئیں اور اب متقی لوگوں کی جزا بیان کی جارہی ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو کفر اور دیگر برے اعمال سے بچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنت میں کامیابی کی جگہ ہے جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور انہیں اپنی ہر مراد حاصل ہوگی اور ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن میں طرح طرح کے نفیس پھلوں والے درخت ہیں اور ان کے لئے انگور ہیں اور ان کے لئے اٹھتے جوبن والی ایک عمر کی بیویاں ہیں اور ان کے لئے جنت کی نفیس شراب سے چھلکتا جام ہے اور جنت میں شراب پینے کی وجہ سے انہیں نہ کوئی بے ہودہ بات سننے میں آئے گی اور نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔[1]

## حقیقی طور پر کامیاب کون؟

اس سے معلوم ہوا کہ اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی طور پر کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کرلے۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دیئے

[1] ......روح البیان، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۱-۳۵، ۱۰/۷-۳۰۸، مدارک، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۱-۳۵، ص۱۳۱۵، خازن، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۱-۳۵، ۴/۳۴۸، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (1)

جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سُرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی ابدی نعمتیں حاصل کر لے۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا
بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ
الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ۛؕ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾
ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے، لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے اجازت دی ہو اور

---

1 ……ال عمران: ۱۸۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اس نے ٹھیک بات کہی ہو۔وہ سچا دن ہے،اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔

﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ: (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اطاعت گزار بندوں سے جو وعدہ فرمایا ہے یہ اس وعدے کے مطابق تمہارے اعمال کے بدلے کے طور پر تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نہایت کافی عطا ہے اور تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور جس دن حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے تو اس دن لوگ اللہ تعالیٰ کے رعب وجلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھا دینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے البتہ جسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کلام کر سکے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد ہے۔ (1)

﴿ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ: وہ سچا دن ہے۔﴾ یعنی قیامت کا واقع ہونا برحق ہے، اب جو چاہے نیک اعمال کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راہ بنالے تاکہ اس دن میں عذاب سے محفوظ رہ سکے۔ (2)

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہم تمہیں ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آ گیا جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے

1 ......جلالین مع صاوی، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۶-۳۸، ۶/۲۳۰۲-۲۳۰۴، خازن، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۶-۳۸، ۴/۳۴۸، تفسیر قرطبی، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۶-۳۸، ۱۰/۱۳۱-۱۳۳، الجزء التاسع عشر، ملتقطاً۔

2 ......جلالین، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۹، ص۴۸۸۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا۔

﴿اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا: بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے کفارِ مکہ! ہم دنیا میں تمہیں اپنی آیات کے ذریعے قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرا چکے ہیں جو کہ قریب آ گیا ہے اور یہ عذاب اس دن ہوگا جس دن ہر شخص اپنے تمام اچھے برے اعمال اپنے نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے دیکھے گا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا تا کہ عذاب سے محفوظ رہتا۔ کافر یہ تمنا کب کرے گا اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا یہاں تک کہ اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اُسے بھی بدلہ دلایا جائے گا، اس کے بعد وہ سب خاک کردیئے جائیں گے، یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش! میں بھی ان کی طرح خاک کردیا جاتا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جب مومنین پر اللہ تعالیٰ انعام فرمائے گا تو ان نعمات کو دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش! وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے معاملے میں عاجزی اور تواضع کرنے والا ہوتا متکبر اور سرکش نہ ہوتا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر فخر کیا تھا۔ جب وہ قیامت کے دن حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو عذاب کی شدت میں مبتلا پائے گا تو کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔ [1]

[1] ......جلالین، النبأ، تحت الآیۃ: ۴۰، ص ۴۸۸، خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۴۰، ۴/۳۴۸-۳۴۹، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

## سورۂ نازعات کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ نازعات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 46 آیتیں ہیں۔

### ”نازعات“ نام رکھنے کی وجہ

اُن فرشتوں کو نازعات کہتے ہیں جو انسانوں کی روحیں قبض کرتے ہیں اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ”سورۂ نازعات“ کہتے ہیں۔

### سورۂ نازعات کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں مختلف خدمات پر مامور فرشتوں کی قسم ذکر کرکے بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافروں کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(2)......قیامت کے دن کی ہولناکی اور دہشت سے کفار کا جو حال ہوگا وہ بیان کیا گیا۔

(3)......مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے میں کفار کے اَقوال بیان کئے گئے اور ان کفار کا رد کیا گیا۔

(4)......عبرت اور نصیحت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا کہ کس طرح اس نے

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ النّازعات، ۳۴۹/۴.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے معرکہ آرائی کی اور اس کا انجام کیا ہوا۔

(5)……مُردوں کو دوبارہ زندہ کیے جانے کا انکار کرنے والوں سے خطاب فرمایا گیا اور بعض محسوس دلائل بیان کرکے اس چیز پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے۔

(6)……یہ بتایا گیا کہ آخرت میں انسان کو اعمال نامے دیکھ کر اپنے تمام دُنْیَوی اچھے برے اعمال یاد آ جائیں گے اور جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے اپنے نفس کو خواہش کی پیروی کرنے سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

(7)……اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو کافر قیامت قائم ہونے کے وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہیں وہ وقت بتانا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور کافر جب اس قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہولناکی اور دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت ہی بھول جائیں گے۔

## سورۂ نباء کے ساتھ مناسبت

سورۂ نازعات کی اپنے سے ما قبل سورت ''نباء'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت، اس کے احوال، نیک مسلمانوں کے انجام اور کافروں کے ٹھکانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والاہے۔

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ(۱) وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ(۲)



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالایمان: قسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں۔ اور نرمی سے بند کھولیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم۔ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی۔

﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم۔﴾ یعنی ان فرشتوں کی قسم! جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ (1)

﴿وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا: اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی۔﴾ یعنی ان فرشتوں کی قسم! جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ (2)

## مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے

حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جب کسی مومن کی روح قبض فرماتے ہیں تو اس کے ساتھ نرمی فرماتے ہیں، چنانچہ حضرت خزرج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سرہانے حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو ان سے فرمایا" میرے صحابی پر نرمی کرنا کیونکہ یہ مومن ہے۔ حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ خوش ہوجائیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں بے شک میں ہر مومن کے ساتھ (روح نکالنے کے معاملے میں) نرمی کرنے والا ہوں۔ (3)

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسانی سے پیریں۔ پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں۔ پھر کام کی تدبیر کریں کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسانی سے تیرنے والوں کی۔ پھر آگے بڑھنے والوں کی۔ پھر کائنات کا نظام چلانے والوں

---

1 ......تفسیر بغوی، النازعات، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۱۰۔
2 ......تفسیر بغوی، النازعات، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۱۰۔
3 ......معجم الکبیر، باب الخاء، خزرج الانصاری، ۴/۲۲۰، الحدیث: ۴۱۸۸۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)۔

﴿ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا: اور آسانی سے تیرنے والوں کی۔ ﴾ یعنی اور ان فرشتوں کی قسم! جو (زمین اور آسمان کے درمیان) مومنین کی روحیں لے کر آسانی سے تیرنے والے ہیں۔ (1)

﴿ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا: پھر آگے بڑھنے والوں کی۔ ﴾ ارشاد فرمایا کہ پھر ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ (2)

﴿ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا: پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی۔ ﴾ یعنی، پھر ان فرشتوں کی قسم! جو دنیا کے کاموں کا انتظام کرنے پر مقرر ہیں اور ان کاموں کو سرانجام دیتے ہیں، ان تمام قسموں کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اے کفارِ مکہ! تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ (3)

## ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالیٰ کا قانون ہے

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔ آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض نام اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان مُشترک ہیں، جیسے علی، سمیع، بصیر، انہیں میں سے مُدَبِّر بھی ہے کہ ربِّ عَزَّوَجَلَّ بھی تدبیر فرمانے والا ہے اور فرشتے بھی مُدَبِّرات اَمر یعنی کاموں کی تدبیر کرنے والے ہیں۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی۔ اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی۔ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

---

1 ……تفسیر قرطبی، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۱۳۶-۱۳۷، الجزء التاسع عشر.

2 ……روح البیان، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۴، ۱۰/۳۱۵.

3 ……بغوی، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۴۱۱.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَةُ: جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! تم اس دن ضرور زندہ کئے جاؤ گے جس دن (ایک سینگ میں) پہلی پھونک ماری جائے گی تو اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے اور انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مر جائے گی، پھر اس پہلی پھونک کے بعد دوسری پھونک ماری جائے گی جس سے ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دی جائے گی۔ ان دونوں پھونکوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔[1]

## قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کرلو

حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٹھتے اور ارشاد فرماتے ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ (قیامت کا) پہلا نفخہ آن پہنچا اور دوسرا نفخہ اس کے تابع ہوگا، موت آ پہنچی ہے، موت اپنی ان تکالیف کے ساتھ آ پہنچی ہے جو اس میں ہیں۔[2]

مراد یہ ہے کہ قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کرلو اور موت تمہارے سر پہ کھڑی ہے اس لئے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کرلے ۔۔۔ اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔ آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: دل اس دن خوفزدہ ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

﴿قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ: دل اس دن خوفزدہ ہوں گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس دن (صور میں) پھونک ماری جائے گی تو اس دن مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے کفار کا حال یہ ہوگا کہ

1 ……روح البیان، النّازعات، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۱۰/۳۱۶-۳۱۷، بغوی، النّازعات، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۴/۴۱۱، ملتقطاً.

2 ……ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۲۳-باب، ۴/۲۰۷، الحدیث: ۲۴۶۵.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

برے اعمال اور قبیح افعال کی وجہ سے ان کے دل خوفزدہ ہوں گے اور اس دن کی دہشت اور ہولناکی کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ (1)

یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾
قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ
بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے۔ کیا جب گلی ہڈیاں ہوجائیں گے۔ بولے یوں تو یہ پلٹنا نرا نقصان ہے۔ تو وہ نہیں مگر ایک جھڑکی۔ جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے۔ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہوجائیں گے؟ کہنے لگے: جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے۔ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے۔ تو فوراً وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

﴿ **یَقُوْلُوْنَ: کافر کہتے ہیں۔** ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کفار سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرکے اُٹھائے جاؤ گے تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کر دیئے جائیں گے؟ کیا جب ہماری یہ حالت ہوجائے گی کہ ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوکر بکھر چکی ہوں گی تو پھر بھی ہم زندہ کئے جائیں گے؟ پھر مذاق اڑانے کے طور پر وہ کہنے لگے کہ اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اُٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس بات کو جھٹلاتے رہے۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام کچھ دشوار ہے، کیونکہ وہ قادرِ برحق ہے اور اس پر

1 ......روح البیان، النّازعات، تحت الآیۃ: ۸-۹، ۱۰/۳۱۷، مدارک، النّازعات، تحت الآیۃ: ۸-۹، ص ۱۳۱۷-۱۳۱۸، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کچھ بھی دشوار نہیں تو جب اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا، اس وقت وہ دوسری پھونک ایک ہولناک آواز ہی ہوگی اور اس کے بعد فوراً وہ زندہ ہوکر کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔ (1)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى(۱۵) اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًىۚ(۱۶) اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰىۖ(۱۷) فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ
تَزَكّٰىۙ(۱۸) وَ اَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰىۚ(۱۹) فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰىۖ(۲۰)
فَكَذَّبَ وَ عَصٰىۖ(۲۱) ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰىۖ(۲۲) فَحَشَرَ فَنَادٰىۖ(۲۳) فَقَالَ اَنَا
رَبُّكُمُ الْاَعْلٰىۖ(۲۴) فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰىؕ(۲۵) اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى(۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی۔ کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اُٹھایا۔ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو۔ اور تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ اس پر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر پیٹھ دی اپنی کوشش میں لگا۔ تو لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اسے جو ڈرے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی۔ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا، بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے۔ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو پاکیزہ

1 ......خازن، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۴، ۴/ ۳۵۰-۳۵۱، مدارک، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۴، ص ۱۳۱۸، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ہو جائے؟ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر اس نے (مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیردی۔ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا۔ پھر بولا: میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں۔ تو اللہ نے اسے دنیا وآخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ بیشک اس میں ڈرنے والے کے لئے ضرور عبرت ہے۔

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔﴾ جب قوم کا جھٹلانا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دشوار اور ناگوار گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 11 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین کے جھٹلانے کی وجہ سے غمگین نہ ہوں کیونکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کفار کی طرف سے ایسی باتیں پیش آتی رہتی ہیں، آپ میرے کلیم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہی دیکھ لیں، جب اسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ نے ملکِ شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع پاک جنگل طُویٰ میں ندا فرمائی کہ اے موسیٰ! تم فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے اور وہ کفر وفساد میں حد سے گزر گیا ہے اور اس سے کہو کہ کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو ایمان قبول کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو کر کفر، شرک، مَعْصِیَت اور نافرمانی سے پاکیزہ ہو جائے اور کیا تو اس بات کی طرف رغبت رکھتا ہے کہ میں تجھے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی ذات وصفات کی معرفت کی طرف راہ بتاؤں تاکہ تو اس کے عذاب سے ڈرے کیونکہ اس کے عذاب سے ڈر اسی وقت لگے گا جب اس کی تمہیں معرفت ہوگی۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرعون کے پاس گئے اور انہوں نے فرعون کو روشن ہاتھ اور عصا کی بہت بڑی نشانی دکھائی تو اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس نشانی کو جادو کہنے لگا، پھر اس نے مقابلے اور فساد انگیزی کی کوشش کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے سے منہ موڑ لیا اور اس نے جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو جمع کیا، جب وہ جمع ہو گئے تو فرعون نے انہیں پکارا اور ان سے کہا "میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں، میرے اوپر اور کوئی رب نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا وآخرت دونوں کے عذاب میں اس طرح پکڑا کہ دنیا میں اسے غرق کر دیا اور آخرت میں جہنم میں داخل فرمائے گا۔ بے شک فرعون



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کے ساتھ جو کچھ ہوا اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے عبرت ہے۔[1]

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا۔

﴿ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ: کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ ﴾ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں سے فرمایا کہ کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے لئے تمہیں دوبارہ بنانا مشکل ہے یا آسمان کو بنانا؟ اس کے جواب میں تم یہی کہو گے کہ آسمان جیسی بڑی اور مضبوط چیز پیدا کرنے کے مقابلے میں انسان کو پیدا کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ وہ آسمان سے بہت چھوٹا اور کمزور ہے۔ تو جب تمہاری سمجھ کے مطابق تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر زیادہ آسان ہے تو پھر تم اس کا انکار کیوں کرتے ہیں حالانکہ تم جانتے ہو کہ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اس کا تم انکار بھی نہیں کرتے۔[2]

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں

1 ......خازن، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۱۵-۲۶، ۴/۳۵۱، مدارک، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۱۵-۲۶، ص۱۳۱۸-۱۳۱۹، ملتقطاً.
2 ......خازن، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۲۷، ۴/۳۵۱، ملخصاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کے فائدہ کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لیے۔

﴿ رَفَعَ سَمْكَهَا: اس کی چھت اونچی کی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات میں آسمان اور زمین کی تخلیق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا اور کسی ستون کے بغیر اس کی چھت اونچی کی، پھر اسے ایسا ٹھیک کیا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں اور اس کی رات کو تاریک کیا اور سورج کے نور کو ظاہر فرما کر اس کی روشنی چمکائی اور اس کے بعد زمین پھیلائی جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی اور اس میں سے چشمے جاری فرما کر اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا جسے جاندار کھاتے ہیں اور پہاڑوں کو روئے زمین پر جمایا تاکہ اس کو سکون ہو اور جو کچھ زمین سے نکالا ہے وہ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کیلئے ہے۔(1)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾
وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی۔ اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی۔ اور

(1) ......خازن، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: ۲۸-۳۳، ۴/۳۵۰-۳۵۱، مدارک، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: ۲۸-۳۳، ص۱۳۱۹، جلالین، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: ۲۸-۳۳، ص۴۸۹، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی۔ تو وہ جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** پھر جب وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔ اس دن آدمی یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی تھی۔ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کردی جائے گی۔ تو بہرحال وہ جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بیشک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے۔ اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے۔

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى: پھر جب وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔﴾ یہاں سے مخلوق کا اُخروی حال بیان کیا جارہا ہے چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دوسری بار صُور میں پھونک ماری جائے گی اور اس وقت مردے زندہ کردیئے جائیں گے تو اس دن آدمی کو اپنے اعمال نامے دیکھ کر وہ تمام اچھے برے اعمال یاد آجائیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے اور اس دن جہنم ظاہر کردی جائے گی اور تمام مخلوق اسے دیکھے گی تو وہ شخص جس نے سرکشی کی، نافرمانی میں حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا اور دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی نفسانی خواہشات کا تابع ہوا تو بیشک جہنم ہی اس شخص کا ٹھکانہ ہے جس سے اسے نکالا نہیں جائے گا اور وہ جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے جانا کہ اسے قیامت کے دن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے اور اس نے اپنے نفس کو حرام چیزوں کی خواہش سے روکا تو بیشک ثواب کا گھر جنت ہی اس شخص کا ٹھکانہ ہے۔ (1)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

(1) روح البیان، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۳۴-۴۱، ۱۰/ ۳۲۶-۳۲۸، خازن، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۳۴-۴۱، ۴/ ۳۵۲، مدارک، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۳۴-۴۱، ص ۱۳۱۹-۱۳۲۰، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

**ترجمۂ کنزالایمان** تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے۔ تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق۔ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے۔ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان** تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے۔ تمہارا اس کے بیان سے کیا تعلق؟ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے۔ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے۔

﴿ **يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ**: تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین قیامت اور اس کی ہولناکیوں کے بارے میں آنے والی خبریں سنتے تھے تو انہوں نے مذاق کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مکہ کے کافر آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب ظاہر ہوگی اور کس وقت قائم ہوگی؟ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ انہیں بتائیں کہ قیامت کب اور کس وقت واقع ہوگی، قیامت ایسی چیز ہے کہ اس کے واقع ہونے کے علم کی انتہا آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ تک ہے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپ کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ ان لوگوں کو قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے ڈرائیں جو ڈرانے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور آپ کا ڈرانا اس بات پر موقوف نہیں کہ آپ کو قیامت واقع ہونے کا علم بھی ہو کیونکہ اس کے علم کے بغیر بھی آپ کی ذمہ داری پوری ہوسکتی ہے۔ کافر جس قیامت کا انکار کر رہے ہیں عنقریب اسے دیکھ لیں گے اور گویا کہ جس دن کافر قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہولناکی اور وحشت کی وجہ سے ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ اپنی زندگی کی مدت بھول جائیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں صرف ایک رات یا



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی رہے تھے۔[1]

## نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ’’یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا لہٰذا یہ اس بات کے منافی نہیں کہ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا اور آخرت کے تمام غُیوب کا علم عطا نہیں فرمایا (اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ) آپ کو (علم ہونے کے باوجود) کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔[2]

---

1 ......تفسیر کبیر، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۴۲-۴۶، ۱۱/۵۰-۵۱، مدارک، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۴۲-۴۶، ص۱۳۲۰، ملتقطاً.

2 ......صاوی، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۴۳، ۶/۲۳۱۲.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُورَةُ عَبَسَ

## سورۂ عبس کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ عبس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 42 آیتیں ہیں۔

### ”عبس“ نام رکھنے کی وجہ

عبس کا معنی ہے تیوری چڑھانا اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ عبس“ کہتے ہیں۔

### سورۂ عبس کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا اور اخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ لوگوں کے درمیان ان کے بنیادی حقوق میں مساوات رکھی جائے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان ظاہر فرمائی اور ان کے ایک عاشق حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ بیان فرمایا۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید کی آیات تمام مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے اور جو چاہے ان سے اِعراض کرے۔ نیز ان آیات کی عظمت وشان بیان کی گئی۔

---

[1]......خازن، تفسیر سورۃ عبس، ٤/٣٥٢.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(3)......اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے پر کفار کی سرزنش کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت کے دلائل بیان کئے گئے۔

(4)......اس سورت کے آخر میں قیامت کے وحشت ناک مناظر بیان فرمائے گئے نیز نیک مسلمانوں کا ثواب اور کافروں، فاجروں کا عذاب بیان کیا گیا۔

## سورۂ نازعات کے ساتھ مناسبت

سورۂ عبس کی اپنے سے ماقبل سورت ''نازعات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نازعات میں بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے عذاب سے ڈرانا ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ڈرسنانے سے کون لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤی ۙ﴿۱﴾ اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ؕ﴿۲﴾ وَ مَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰۤی ۙ﴿۳﴾
اَوۡ یَذَّکَّرُ فَتَنۡفَعَہُ الذِّکۡرٰی ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۵﴾ فَاَنۡتَ لَہٗ تَصَدّٰی ؕ﴿۶﴾
وَ مَا عَلَیۡکَ اَلَّا یَزَّکّٰی ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ جَآءَکَ یَسۡعٰی ۙ﴿۸﴾ وَ ہُوَ یَخۡشٰی ۙ﴿۹﴾
فَاَنۡتَ عَنۡہُ تَلَہّٰی ﴿ۚ۱۰﴾



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا اور وہ ڈر رہا ہے تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا۔ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے۔ یا نصیحت حاصل کرے تو نصیحت اسے فائدہ دے۔ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا۔ تو تم اس کے پیچھے پڑتے ہو۔ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو۔ اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ ڈر رہا ہے۔ تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو۔

﴿عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔﴾ اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کے ایک پہلو کو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت فرمائی۔ ان آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک مرتبہ قریش کے سرداروں عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام، عباس بن عبدالمطلب، اُبی بن خلف اور اُمیہ بن خلف کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے، اسی دوران حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے جو کہ نابینا تھے اور انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بار بار ندا کر کے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو سکھایا ہے وہ مجھے تعلیم فرمائیے۔ حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ نہ سمجھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اور میرے ندا کرنے سے قطعِ کلامی ہوگی۔ یہ بات حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گراں گزری اور ناگواری کے آثار چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے یہاں تک کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس تشریف لے آئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی 9 آیات میں فرمایا گیا کہ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس بات پر اپنے ماتھے پر شکن چڑھائی اور منہ پھیرا کہ ان کے پاس ایک نابینا



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

شخص حاضر ہوا اور اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کو کیا معلوم کہ شاید وہ آپ کا ارشاد سن کر پاکیزہ ہو جائے یا آپ کے کلام سے نصیحت حاصل کرے تو وہ نصیحت اسے فائدہ دے۔ جبکہ دوسرا وہ شخص جو اپنے مال کے تکبر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بے پرواہوا تو آپ اس کے پیچھے پڑتے ہیں اور اس کے ایمان لانے کی امید میں اس پر کوشش کرتے ہیں (تاکہ دینِ اسلام کی قوت میں اضافہ ہو اور ان کے پیچھے چلنے والے اور لوگ بھی ایمان لے آئیں) حالانکہ آپ پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ کافر ایمان لا کر اور ہدایت پا کر پاکیزہ نہ ہو کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور وہ ابنِ اُمِّ مکتوم، جو بھلائی کی طلب میں تمہارے حضور ناز سے دوڑتا ہوا آیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو آپ اسے چھوڑ کر دوسری طرف مشغول ہوتے ہیں، ایسا کرنا آپ کی شان کے لائق ہرگز نہیں۔ (1)

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے دو طرح کے لوگ تھے، ایک مالدار کفار جن کے اسلام لانے سے خود اُن کفار کو اور اسلام و مسلمانوں کو فائدہ تھا جبکہ دوسری طرف نابینا مسلمان صحابی تھا۔ دونوں کے اعتبار سے یہاں تین پہلو تھے:

پہلا یہ کہ مالدار کفار، خصوصاً سردار ہر وقت تبلیغ کے لئے مُیَسَّر نہیں ہوتے تھے اور اس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت ان کا ایمان کی بات سننے کیلئے آنا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی ہر وقت حاضر رہتے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں ان کا آنا یقینی تھا۔

دوسرا پہلو یہ تھا کہ کفار سے بات ایمانیات کے متعلق ہو رہی تھی جبکہ صحابی سے بات ایمان کی تکمیل یا عمل وغیرہ کے متعلق ہوتی تھی اور ایمان کا معاملہ اس کی تکمیل اور اعمال سے زیادہ اہم ہے۔

تیسرا پہلو یہ تھا کہ کفار کا ایمان لانا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی کا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان پر عمل نسبتاً یقینی تھا۔ ان تینوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اب آیت اور اس واقعے کا مفہوم سمجھیں کہ پہلے دو پہلوؤں کا تقاضا یہ تھا کہ کفار سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے جبکہ تیسرے پہلو کا تقاضا تھا کہ صحابی سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے،

(1)...... خازن، عبس، تحت الآیۃ: ۱-۱۰، ۴/۳۵۳، مدارک، عبس، تحت الآیۃ: ۱-۱۰، ص۱۳۲۱، جلالین، عبس، تحت الآیۃ: ۱-۱۰، ص۴۹۰، ملتقطاً۔


www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلے دو پہلوؤں کو کثرتِ فوائد کے پیشِ نظر اپنے اجتہاد سے ترجیح دی جبکہ حکمِ الٰہی میں بتا دیا گیا کہ تیسرا پہلو جو یقینی تھا اسے پہلے والے دو غیر یقینی پہلوؤں پر ترجیح دی جانی چاہیے تھی چنانچہ اسی کے حوالے سے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت فرما دی گئی اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی تمام جہانوں کے لئے رحمت ہونے والی شان کے مطابق انداز اپنانے کا بھی فرما دیا گیا کہ اس طرح کے معاملات میں چہرے پر تیوری نہ چڑھائی جائے۔

﴿ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى: اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا۔﴾ حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو نابینا فرما کر ان کی تحقیر نہیں کی گئی بلکہ اس میں ان کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ ان سے قطعِ کلامی بینائی نہ ہونے کی وجہ سے واقع ہوئی اور اس وجہ سے وہ مزید نرمی کیے جانے کے مستحق تھے۔

## حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان

ان آیات کے نازل ہونے کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہت عزت فرماتے تھے اور خود ان سے ان کی حاجتیں دریافت فرماتے۔ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوات کے دوران دو مرتبہ حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا اور حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔[1]

كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿۱۴﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے تو جو چاہے اُسے یاد کرے ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں بلندی والے پاکی والے ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے۔

[1] ......تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۵۲، روح المعانی، عبس، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/۳۳۸، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں۔ تو جو چاہے اسے یاد کرے۔ ان عزت والے صحیفوں میں۔ جو بلندی والے پاکی والے ہیں۔ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)۔ جو معزز نیکی والے ہیں۔

﴿اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ: بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک قرآن کی آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں تو بندوں میں سے جو چاہے ان آیات کو یاد کرکے ان سے نصیحت حاصل کرے اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرے اور جو چاہے ان سے اعراض کرے اور یہ آیات ان صحیفوں میں لکھی ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے، بلند قدر والے اور پاکی والے ہیں کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہیں چھوتا اور یہ صحیفے ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے لکھے ہوئے ہیں جو کرم والے، نیکی والے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں اور وہ فرشتے ہیں جو ان کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔[1]

## قرآنِ کریم کی عظمت

اس سے معلوم ہوا کہ جن کاغذوں پر قرآن لکھا جائے، جن قلموں سے لکھا جائے اور جو لوگ لکھیں سب حرمت والے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کو سب سے اونچا رکھا جائے، ادھر پاؤں یا پیٹھ نہ کی جائے اور ناپاک آدمی اسے نہ چھوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کو حفظ کرنا چاہئے، اس کی فضیلت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دُگنا ثواب ہے۔[2]

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

1 ...... مدارک، عبس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۶، ص ۱۳۲۲، جلالین مع صاوی، عبس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۶، ۶/۲۳۱۵، خازن، عبس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۶، ۴/۳۵۳، ملتقطاً۔

2 ...... بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ عبس، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۴۹۳۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے اُسے کاہے سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا پھر اسے راستہ آسان کیا پھر اُسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہا اسے باہر نکالا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ۔ اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا، پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا۔ پھر راستہ آسان کردیا اسے۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا۔

﴿قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کافر آدمی مارا جائے، وہ کتنا ناشکرا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کرتا ہے، کیا اس نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس حقیر چیز سے پیدا کیا ہے، وہ حقیر چیز منی کے پانی کی بوند ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے، تو جس کی اصل اس جیسی چیز ہے اس کی یہ اوقات کہاں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننے سے تکبر کرے اور اس کے ساتھ کفر کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق، اس کی زندگی کے مَراحل اور اس پر اپنے انعامات بیان فرمائے کہ اس نے انسان کو ماں کے پیٹ میں کچھ عرصہ نطفے کی شکل میں، کچھ عرصہ جمے ہوئے خون کی صورت میں اور کچھ عرصہ گوشت کے ٹکڑے کی شان میں رکھا، پھر اس کے ہاتھ، پاؤں آنکھیں اور دیگر اَعضاء بنائے یہاں تک کہ اسے انسانی صورت کا جامہ پہنا دیا۔ پھر اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کر دیا۔ پھر اسے دُنْیَوی زندگی کی مدت پوری ہونے کے بعد موت دی تاکہ وہ اَبدی زندگی اور دائمی نعمتوں تک پہنچ سکے، پھر اسے قبر میں رکھوایا تاکہ وہ موت کے بعد درندوں کی خوراک بن کے بے عزت نہ ہو۔ پھر اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اسے حساب وجزا کے لئے قبر سے باہر نکالے گا، پھر اس کے بعد اُس کے مومن ہونے کی صورت میں اپنے فضل سے اسے نعمتوں، لذتوں اور آسائشوں سے بھرپور دائمی زندگی عطا کرے گا۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

جب عقلمند انسان ان چیزوں میں غور کرے گا تو وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشکری اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی قباحت کو جان لے گا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی طرف مائل ہوگا۔ (1)

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا۔

﴿ كَلَّا: کوئی نہیں۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ کافر انسان کو تکبر کرنے سے، اس کے کفر سے، توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر اصرار کرنے سے روکا گیا تھا لیکن اس کافر نے اب تک اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی وہ اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے یقیناً اس کافر انسان نے اب تک ایمان قبول کرنے کا وہ کام پورا نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا تھا۔ (2)

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا پھر زمین کو خوب چیرا تو اس

1 ...... خازن، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۴/۳۵۴، روح البيان، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۱۰/۳۳۴-۳۳۶، تفسير قرطبي، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۱۰/۱۵۳-۱۵۴، الجزء التاسع عشر، روح المعاني، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۱۵/۳۴۴-۳۴۷، ملتقطاً.

2 ...... تفسير كبير، عبس، تحت الآية: ۲۳، ۱۱/۵۸، تفسير صاوی، عبس، تحت الآية: ۲۳، ۶/۲۳۱۷، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

میں اُگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے اور دُوب تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے۔ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا۔ پھر زمین کو خوب چیرا۔ تو اس میں اناج اُگایا۔ اور انگور اور چارہ۔ اور زیتون اور کھجور۔ اور گھنے باغیچے۔ اور پھل اور گھاس۔ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے۔

﴿ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ: تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کے وہ دلائل بیان کئے گئے جو انسان کی اپنی ذات میں موجود ہیں اور اب اس عالَم میں موجود ان چیزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کے دلائل بیان کئے جا رہے ہیں جو انسان کی ضروریاتِ زندگی میں داخل ہیں اور انسان اپنی زندگی گزارنے کے لئے ان چیزوں کا محتاج ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 8 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ''آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی ان چیزوں کو غور سے دیکھ لے جنہیں وہ کھاتا ہے اور وہ چیزیں اس کی زندگی اور حیات کا سبب ہیں کہ ان میں بھی اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی قدرت ظاہر ہے، انسان غور کرے کہ کس طرح وہ کھانے کی چیزیں اس کے بدن کا حصہ بنتی ہیں اور کس عجیب نظام سے وہ کام میں آتی ہیں اور کس طرح رب عَزَّوَجَلَّ وہ چیزیں عطا فرماتا ہے، کھانے کی یہ چیزیں ملنے کا قدرتی نظام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بادل سے زمین پر اچھی طرح بارش کا پانی ڈالا کیونکہ پانی کھانے والی چیزوں کی پیداوار کا ذریعہ ہے، پھر اس نے زمین کو خوب چیرا جس سے دانے کا کمزور پودا نمودار ہوتا ہے، اگر رب تعالیٰ زمین کو چیر نہ دیتا تو کمزور کونپل باہر کیسے نکلتی، اور تمہارے فائدے کے لئے اس زمین سے اللہ تعالیٰ نے گندم اور جَو وغیرہ اناج اُگایا جن سے غذا حاصل کی جاتی ہے اور زمین سے انگور، چارہ، زیتون، کھجور، گھنے باغیچے اور پھل پیدا کئے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لئے گھاس پیدا کی، تو غور کرو کہ جس رب تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں ایسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اس کی عبادت سے منہ پھیرنا اور اس پر ایمان لانے سے تکبر کرنا کسی عقلمند انسان کے شایانِ شان کس طرح ہو سکتا ہے۔[1]

[1] ......تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ۱۱/۵۹-۶۱، خازن، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ۴/۳۵۴، مدارک، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ص۱۳۲۲، روح البیان، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ۱۰/۳۳۸-۳۳۹، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾
وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ۔ اور جورو اور بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی۔

﴿ **فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ:** پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی۔﴾ اب یہاں سے قیامت کی ہولناکیاں بیان کی جارہی ہیں کیونکہ انسان جب ان ہولناکیوں کے بارے میں سنے گا تو اس کے دل میں خوف پیدا ہوگا اور اسی خوف کی وجہ سے وہ دلائل میں غور وفکر کرنے، کفر سے منہ موڑ کر ایمان قبول کرنے، لوگوں پر تکبر کرنا چھوڑ دینے اور ہر ایک کے ساتھ عاجزی و انکساری کے ساتھ پیش آنے کی طرف مائل ہوگا۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دوسری بار صور پھونکنے کی کان پھاڑ دینے والی آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ ان میں کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرلے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے لاپرواہ کردے گی۔[1]

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا" قیامت کے دن تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا:

[1] ……تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیۃ: ۳۳-۳۷، ۱۱/۶۱-۶۲، خازن، عبس، تحت الآیۃ: ۳۳-۳۷، ۴/۳۵۴-۳۵۵، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

”اے فلاں عورت!

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پرواکردے گی۔“ (1)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونھوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے ہوئے خوشیاں مناتے ہوں گے۔ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔ ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ: بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔﴾ قیامت کا حال اور اس کی ہولناکیاں بیان فرمانے کے بعد اب اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات میں مُکلَّف لوگوں کی دو قسمیں بیان کی جارہی ہیں۔ (1) سعادت مند۔ (2) بدبخت۔ جو لوگ سعادت مند ہیں ان کا حال یہ ہوگا کہ قیامت کے دن ان کے چہرے ایمان کے نور سے یا رات کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فارغ ہونے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منا رہے ہوں گے اور جو لوگ بدبخت ہیں قیامت کے دن ان کا حال یہ ہوگا کہ (ان کی بدعملیوں کی وجہ سے) ان کے چہروں پر گرد پڑی ہوگی اور (ان کے کفر کی وجہ سے) ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی، یہ وہی کافر بدکار ہیں جن کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا۔ (2)

1 ...... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة عبس، ۵/۲۱۹، الحدیث: ۳۳۴۳.
2 ...... خازن، عبس، تحت الآية: ۳۸-۴۲، ۴/۳۵۵.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

## سورۂ تکویر کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ تکویر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

### ”تکویر“ نام رکھنے کی وجہ

تکویر کا معنی ہے لپیٹنا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ”كُوِّرَتْ“ سے ماخوذ ہے۔

### سورۂ تکویر کے بارے میں حدیث

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔“[2]

### سورۂ تکویر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور قرآنِ مجید کے اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کو ثابت کیا گیا ہے، اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتدائی 13 آیات میں قیامت کے چند ہولناک اُمور بیان کر کے فرمایا گیا کہ جب یہ چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر

[1]......خازن، تفسیر سورة التكوير، ٤/٣٥٥.

[2]......ترمذی، كتاب التفسير، باب ومن سورة اذا الشمس كُوِّرت، ٥/٢٢٠، الحديث: ٣٣٤٤.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ہوئی ہے۔

**(2)**......الٹے اور سیدھے چلنے والوں، ستاروں، رات کے آخری حصے اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ بیشک قرآن مجید عزت والے رسول حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کا پہنچایا ہوا کلام ہے، نیز حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بیان کی گئی۔

**(3)**......حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور قرآن مجید پر کیے گئے کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اور یہ بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں اور قرآن مجید سب جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

## سورۂ عبس کے ساتھ مناسبت

سورۂ تکویر کی اپنے سے ماقبل سورت ’’عبس‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہولناکیاں اور شدتیں بیان کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ(۱) وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ(۲) وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۪ۙ(۳) وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ(۴) وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ۙ(۵) وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ(۶) وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۪ۙ(۷) وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ ۪ۙ(۸) بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ(۹) وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ(۱۰) وَ اِذَا السَّمَآءُ



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں اور جب سمندر سلگائے جائیں اور جب جانوں کے جوڑ بنیں اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے اور جب جہنم کو بھڑکایا جائے اور جب جنت پاس لائی جائے ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی۔ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے۔ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے۔ اور جب جانوں کو جوڑا جائے گا۔ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کھینچ لیا جائے گا۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنت قریب لائی جائے گی۔ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔﴾ اس سورت کی ابتدائی 14 آیات میں 12 چیزوں کو ذکر کیا گیا ہے۔

(1)...... جب سورج کے نور کو زائل کر دیا جائے گا۔

(2)...... جب ستارے جھڑ کر بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں گے اور کوئی ستارہ اپنی جگہ پر باقی نہ رہے گا۔

(3)...... جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں گے۔

(4)...... جب وہ اونٹنیاں جن کے حمل کو دس مہینے گذر چکے ہوں گے اور ان کا دودھ نکالنے کا وقت قریب آ گیا ہوگا، آزاد پھریں گی کہ ان کو نہ کوئی چرانے والا ہوگا اور نہ ان کا کوئی نگراں ہوگا، اس دن کی دہشت اور ہولناکی کا یہ عالم ہوگا



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ ان اونٹنیوں کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔

**(5)**...... جب قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد وحشی جانور جمع کیے جائیں گے تاکہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں، پھر خاک کردیئے جائیں۔

**(6)**...... جب سمندر سلگائے جائیں گے، پھر وہ خاک ہوجائیں گے۔

**(7)**...... جب جانوں کے جوڑ بنیں گے۔ مفسرین نے اس کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کردیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملادی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملادی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹادی جائیں گی۔

**(8)**...... جب اس لڑکی سے پوچھا جائے گا جو زندہ دفن کی گئی ہو کہ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ اہلِ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں وہ لڑکیوں کو زمین میں زندہ دفن کردیتے تھے اور یہ سوال قاتل کی سرزنش کے لئے ہوگا تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی تھی۔

**(9)**...... جب نامۂ اعمال حساب کے لئے کھولے جائیں گے۔

**(10)**...... جب آسمان اپنی جگہ سے ایسے کھینچ لیا جائے گا جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔

**(11)**...... جب جہنم کو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے بھڑکایا جائے گا۔

**(12)**...... اور جب جنت کو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے قریب لایا جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب یہ 12 چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر حاضر ہوئی ہے۔[1]

﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ: اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائیگا۔﴾ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے نام لے کر فرمایا ’’ایک صاحب تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں نے زمانۂ جاہلیت میں اپنی

[1] ......خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۱-۱۴، ۴/۳۵۵-۳۵۶، مدارک، تحت الآیۃ: ۱-۱۴، ص۱۳۲۴-۱۳۲۵، جلالین مع صاوی، التکویر، تحت الآیۃ: ۱-۱۴، ۶/۲۳۱۹-۲۳۲۱، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

آٹھ بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا تھا (اب میرے لئے کیا حکم ہے) نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’تم ہر بیٹی کی طرف سے ایک غلام آزاد کر دو۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، (میرے پاس غلام نہیں ہیں البتہ) میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ ارشاد فرمایا: ’’اگر تم چاہو تو ہر بیٹی کے بدلے ایک اونٹ ہدیہ کر دو۔[1]

## بیٹیوں سے متعلق دینِ اسلام کا عظیم کارنامہ

یہ دینِ اسلام کا ہی عظیم کارنامہ ہے جس نے بیٹیوں کو اپنے لئے بدنامی کا باعث سمجھ کر زمین میں زندہ دفن کر دینے والے لوگوں کو اس انسانیت کُش ظلم کا احساس دلایا اور ان لوگوں کی نظروں میں بیٹی کی عزت اور وقار قائم کیا اور بیٹیوں کے فضائل بیان کر کے معاشرے میں برسوں سے جاری اس دردناک عمل کا خاتمہ کر دیا، اس سے معلوم ہوا کہ اسلام عورتوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ انہیں ہر طرح کے ظلم سے بچاتا ہے، چاہے وہ ظلم ان کی ناحق زندگی ختم کر کے کیا جائے یا ان کی عزت و ناموس اور ان کے جسم کے ساتھ کھیل کر یا ان کے جسم کی نمائش کروا کر کیا جائے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو عورت کے بارے دینِ اسلام کے اَحکامات کو اس کے اوپر ظلم قرار دیتے ہیں، چادر و چار دیواری کو عورت کے حق میں ناانصافی کہتے ہیں اور روشن خیالی اور نام نہاد تہذیب و تمدُّن کے نام پر عورت کو شرم و حیا سے عاری کرنے میں اسلام کی شان سمجھتے ہیں۔

﴿وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ: اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔﴾ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاتی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جہنم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی، اب وہ انتہائی سیاہ ہے۔[2]

﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ: ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔﴾ جب لوگوں کو اپنے کئے ہوئے اچھے برے

1 ......معجم الکبیر، باب القاف، من اسمہ: قیس، قیس بن عاصم المنقری، ۸/۱۸، ۳۳۷، الحدیث: ۸۶۳.

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، ۸-باب منہ، ۴/۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اعمال معلوم ہوں گے تو اس وقت ان کا جو حال ہوگا اس کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ [1]

ترجمۂ کنزالعرفان: (یاد کرو) جس دن ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان آیات میں زیادہ سے زیادہ غور کرے تاکہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور اسے گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی سوچ نصیب ہو۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو قسم ہے ان کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں اور رات کی جب پیٹھ دے اور صبح کی جب دم لے بیشک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے امانت دار ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو ان ستاروں کی قسم جو الٹے چلیں۔ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیر کر جائے۔ اور صبح کی جب سانس لے۔ بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے۔ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔ وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے۔

[1] ……ال عمران: ۳۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ: تو ان ستاروں کی قسم جو اُلٹے چلیں۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! تمہارا یہ گمان کہ قرآن جادو یا شعر یا اگلے لوگوں کی کہانیاں ہے، ہرگز درست نہیں، مجھے ان ستاروں کی قسم! جو الٹے چلیں اور سیدھے چلیں اور اپنے چھپنے کی جگہوں پر چھپ جائیں، اور رات کی قسم! جب وہ جانے لگے اور اس کی تاریکی ہلکی پڑ جائے، اور صبح کی قسم! جب وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے، بیشک یہ قرآن اللہ تعالٰی کی طرف سے عزت والے رسول حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کا پہنچایا ہوا کلام ہے جو کہ قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت و مرتبے والا ہے اور آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور وہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک اللہ تعالٰی کی وحی پہنچانے پر امانت دار ہے۔[1]

﴿ اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ: جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں۔ ﴾ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ ان (آیات میں جن کا ذکر ہے ان) سے مراد وہ پانچ سیارے ہیں جنہیں ''خُنَّسِ مُتَحَیِّرَہ'' کہا جاتا ہے، وہ یہ ہیں (1) زُحَل۔ (2) مُشْتَرِی۔ (3) مِرِّیخ۔ (4) زُہْرَہ۔ (5) عُطارِد۔ اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان سے تمام ستارے مراد ہیں۔[2]

﴿ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ: بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے۔ ﴾ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ''رسول کریم'' سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں البتہ بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کہ یہاں رسولِ کریم سے مراد حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں جیسا کہ علامہ ابو الحسن علی بن محمد ماوردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''اس آیت میں مذکور ''رسولِ کریم'' کے بارے میں دو قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔[3]

اور علامہ ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ''رسولِ کریم'' سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام مراد ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔[4]

---

1 ...... روح البیان، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۵، ۱۰ / ۳۴۹، خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۵-۲۱، ۴ / ۳۵۶-۳۵۷، ملتقطاً.

2 ...... قرطبی، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۶، ۱۰ / ۱۶۶، الجزء التاسع عشر، مدارک، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۶، ص ۱۳۲۵، ملتقطاً.

3 ...... النکت والعیون، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۹، ۶ / ۲۱۸.

4 ...... البحر المحیط، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۹، ۸ / ۴۲۵.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اورعلامہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ شفاء شریف میں فرماتے ہیں ''حضرت علی بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''اس آیت میں ''رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ'' سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ اس قول کے مطابق اس کے بعد والی آیات میں مذکور اوصاف نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہیں اور ان کے علاوہ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں ''رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ'' سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ اس صورت میں اگلی آیات میں مذکور اوصاف حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ہوں گے۔ (1)

﴿ذِیْ قُوَّةٍ: جو قوت والا ہے۔﴾ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی قوت کا یہ عالَم ہے کہ انہوں نے حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی بستیاں جڑ سے اکھاڑ کر اپنے پروں پر رکھ لیں اور انہیں آسمان کی بلندی تک اٹھا کر پلٹ دیا۔ ایک مرتبہ ابلیس کو بیتُ المقدس کی سرزمین پر ایک وادی میں حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام کرتے ہوئے دیکھا تو اسے ایک پھونک مار کر ہند کے دور دراز پہاڑوں میں پھینک دیا۔ ایک چیخ مار کر حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے دلوں کو پھاڑ دیا اور وہ اس چیخ سے ہلاک ہوگئے۔ ان کی طاقت کا یہ حال تھا کہ پلک جھپکنے میں آسمان سے زمین پر تشریف لاتے اور پھر زمین سے آسمان پر پہنچ جاتے۔ (2)

## حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طاقت

اب سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طاقت اور قوت کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔ چنانچہ قرآنِ پاک کے بارے میں اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔

اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر تھوڑا

1 ...... شفاء شریف، القسم الاول، الفصل الخامس، ص۳۹، الجزء الاول.
2 ...... خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/۳۵۷.
3 ...... حشر: ۲۱.
4 ...... دھر: ۲۳.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

تھوڑا کر کے قرآن اتارا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے اپنا دیدار کروانے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا:

لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْۚ-فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ، یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر گئے۔

اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰىؕ(۷) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ(۸) فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ(۹) فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ(۱۰) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى(۱۱) اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى(۱۲) وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ(۱۳) عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى(۱۴) عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ(۱۵) اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰىۙ(۱۶) مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اس حال میں کہ وہ آسمان کے سب سے بلند کنارہ پر تھے۔ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا۔ تو وہ دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔ دل نے اسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا۔ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے۔

﴿عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ: عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔﴾ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو عزت، مقام اور مرتبہ حاصل ہے وہ کسی اور فرشتے کے پاس نہیں۔

1 ...... اعراف: ۱۴۳۔

2 ...... نجم: ۷۔۱۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## بارگاہِ ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ میں مقامِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اب یہاں اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت، مقام اور مرتبے کے بے شمار پہلوؤں میں سے 5 پہلو ملاحظہ ہوں۔

(1)……اللّٰہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں بھی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب کیا تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام سے نہیں بلکہ اَوصاف اور اَلقاب سے یاد کیا۔

(2)……اللّٰہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر مدینہ منورہ کے یہودیوں اور مکہ مکرمہ کے مشرکین کی اس جاہلانہ گفتگو کا رد کرنے کے لئے اسے نقل کیا جو وہ اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کرتے تھے لیکن ان گستاخوں کی اس بے اَدبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے اسے نقل کرنے کے طور پر بھی ذکر نہ کیا، ہاں جہاں انہوں نے وصفِ کریم سے ندا کی تھی اگرچہ ان کے گمان میں مذاق اڑانے کے طور پر تھی اسے قرآن کریم میں نقل کیا گیا۔

(3)……اللّٰہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر کی قسم، ان کی باتوں کی قسم، ان کے زمانے کی قسم اور ان کی جان کی قسم بیان فرمائی۔ یہ وہ مقام ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(4)……دیگر اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کفار نے جو جاہلانہ اور بیہودہ گفتگو کی اس کا جواب ان انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ہی اپنے حلم اور فضل کے لائق دیا لیکن جب اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں کفار نے زبان درازی کی تو اس کا جواب خود ربّ تعالیٰ نے دیا۔

(5)……نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ پسند تھا کہ خانہ کعبہ قبلہ ہو جائے اور ایک دن اس امید پر آسمان کی طرف بار بار دیکھا کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے تو اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ ترجمۂ کنزالعرفان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (1) | بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے اسے مکمل طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ | مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ | بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

تیرے تو وصف ’’عیبِ تناہی‘‘ سے ہیں بَری | حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامشی | چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا | خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

﴿مُطَاعٍ ثَمَّ: وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے۔﴾ آسمان میں فرشتے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت کرتے ہیں، جیسے معراج کی رات ان کے کہنے پر فرشتوں نے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور جنت کے خازن نے جنت کے دروازے کھول دیئے۔ (2)

یہ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت کا حال ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (3) | ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

جبکہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے کہیں نہیں فرمایا کہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

---

1 ...... بقرۃ: ۱۴۴۔
2 ...... خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۳۵۷۔
3 ...... النساء: ۸۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿اَمِیْنٍ: امانت دار ہے۔﴾ حضرت جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کی وحی انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک پہنچانے میں امانت دار ہیں اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اس وحی کو مخلوق تک پہنچانے میں امانت دار ہیں، اللہ تعالیٰ کے اَسرار اور رُموز میں امانت دار ہیں اور آپ ایسے امانت دار ہیں کہ آپ کی جان کے دشمن بھی آپ کو امین کہتے اور اپنی امانتیں بے خوف وخطر آپ کے پاس رکھوادیتے تھے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں۔

﴿وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ: اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں۔﴾ یہ بھی اس سے پہلی آیات میں مذکور قسم کا جواب ہے کہ کفارِ مکہ جو میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو مجنون کہتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔[1] اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا مقام و مرتبہ معلوم ہوا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کفار نے کی اور ان کی گستاخی کا جواب خود ربّ تعالیٰ نے دیا۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یقینا بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔ اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔

﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ: اور یقینا بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔﴾ یعنی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

1 ...... خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/۳۵۷۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَسَلَّمَ نے سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر حضرت جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا۔ [1]

﴿وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ: اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔﴾ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "یعنی میرے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو غیب کا علم آتا ہے، وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔ [2]

ابو سعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو جو غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں انہیں بتانے میں وہ بخل نہیں کرتے۔ [3]

اس سے معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کو بتایا ہے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے علم غیب کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر 29 سے ان 3 رسائل کا مطالعہ فرمائیں (1) اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّ اَخْفٰی۔ (حضورِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ کا علم دیے جانے کا ثبوت) (2) اِزَاحَةُ الْعَیْبِ بِسَیْفِ الْغَیْبِ۔ (علم غیب کے مسئلے سے متعلق دلائل اور بدمذہبوں کا رد) (3) خَالِصُ الْاِعْتِقَاد۔ (علم غیب سے متعلق 120 دلائل پر مشتمل ایک عظیم کتاب)

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر جاتے ہو۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور وہ (قرآن) ہرگز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں۔ پھر تم کدھر جاتے ہو؟

﴿وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ: اور وہ (قرآن) ہرگز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں۔﴾ کفارِ مکہ یہ کہتے تھے کہ کوئی جن یا شیطان

---

1 ……خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۳، ۴/۳۵۷۔

2 ……بغوی، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۴، ۴/۴۲۲۔

3 ……بیضاوی، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۴، ۵/۴۵۹۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ کلام سنا جاتا ہے، ان کا رد کرتے ہوئے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن، مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ہے، پھر تم قرآن کو چھوڑ کر کدھر جاتے ہو اور کیوں قرآن سے اِعراض کرتے ہو حالانکہ اس میں شفاء اور ہدایت ہے۔(1)

کفار کے اس اعتراض کا جواب ایک اور مقام پر بھی دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهُمْ وَ مَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے۔ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ تو سننے کی جگہ سے دور کر دیئے گئے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ﴿۲۸﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے اس کے لیے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔ اس کے لیے جو تم میں سے سیدھا ہونا چاہے۔ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ: وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآنِ عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔(3)

1 ……خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۵-۲۶، ۴/۳۵۷.

2 ……شعراء: ۲۱۰-۲۱۲.

3 ……روح البیان، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۷-۲۸، ۱۰/۳۵۴، خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۷-۲۸، ۴/۳۵۷، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ: اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔﴾ یعنی تم اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر کچھ چاہ بھی نہیں سکتے بتمہارا ارادہ اور چاہنا اللہ تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے۔

## آیت ”وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے۔

(1)......انسان اپنے اختیاری کام میں مختار ہے۔

(2)......انسان کا اختیار مستقل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت کے تابع ہے۔

(3)......دنیا کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت اور ارادے سے ہے مگر اس کی پسندیدگی سے نہیں۔

(4)...... اللہ تعالیٰ بندے کے ہر کام کا ارادہ فرماتا ہے مگر اسے برے کام کی رغبت یا مشورہ نہیں دیتا بلکہ اس سے منع فرماتا ہے، برے کاموں کی رغبت ابلیس لعین دیتا ہے۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْاَنْفِطَار

## سورۂ اِنفطار کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ انفطار مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

### ”اِنفطار“ نام رکھنے کی وجہ

انفطار کا معنی ہے پھٹ جانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ”اِنْفَطَرَتْ“ سے ماخوذ ہے۔

### سورۂ اِنفطار کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی علامات بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی ہیبت ناک تبدیلیاں بیان کر کے فرمایا گیا کہ اس وقت ہر جان کو وہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا۔

(2)......انسان کو عطا کی جانے والی نعمتیں بیان کر کے اسے جھنجوڑا گیا کہ کس چیز نے تجھے اپنے کرم والے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا اور تو نے اس کی نافرمانی شروع کر دی۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ ہر انسان پر کراماً کاتبین دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اعمال اور اقوال کے نگہبان ہیں اور وہ اس کے تمام اعمال جانتے ہیں۔

1 ......خازن، تفسیر سورة الانفطار، ٤/٣٥٨.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(4)……اس سورت کے آخر میں نیکوں اور بدکاروں کا انجام بیان کیا گیا اور قیامت کے دن کے احوال بیان کئے گئے۔

## سورۂ تکویر کے ساتھ مناسبت

سورۂ اِنفطار کی اپنے سے ماقبل سورت ''تکویر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہولناکیاں اور اَحوال بیان کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْۙ(۱) وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْۙ(۲) وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْۙ(۳) وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْۙ(۴) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْؕ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہادیئے جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب سمندر بہادیے جائیں گے۔ اور جب قبریں کریدی جائیں گی۔ ہر جان کو معلوم ہوجائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔

﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات میں قیامت کے



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

احوال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب آسمان فرشتوں کے نازل ہونے کے لئے پھٹ جائے گا اور جب ستارے اپنی جگہوں سے اس طرح جھڑ کے گر پڑیں گے جس طرح پروئے ہوئے موتی ڈوری سے گرتے ہیں اور جب سمندروں میں قائم آڑ دور کر کے انہیں بہا دیا جائے گا اور میٹھے اور کھاری سمندر مل کر ایک ہو جائیں گے اور جب قبریں کریدی جائیں گی اور ان کے مردے زندہ کر کے نکال دیئے جائیں گے تو اس دن ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو اس نے نیک یا برا عمل آگے بھیجا اور جو نیکی بدی پیچھے چھوڑی۔ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث مراد ہے۔[1]

اور یہ جاننا اعمال نامے پڑھنے کے ذریعے ہوگا جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ-وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا(۱۳) اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ-كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ(۱۴)[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔(فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامہ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ(۶) الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَۙ(۷) فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَؕ(۸) كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِۙ(۹)

ترجمۂ کنزُالایمان: اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر ہموار فرمایا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔

1 ......روح البیان، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱-۵، ۱۰/۳۵۵-۳۵۶، خازن، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱-۵، ۴/۳۵۸، ملتقطاً.

2 ......بنی اسرائیل: ۱۳، ۱۴.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر اعتدال والا کیا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ہرگز نہیں، بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ: اے انسان!۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا کہ تو نے اس کی نعمت اور کرم کے باوجود اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی جو تجھے عدم سے وجود میں لے کر آیا، پھر اس نے تمہارے اعضاء کو ٹھیک بنایا اور تجھے پکڑنے کے لئے ہاتھ، چلنے کے لئے پاؤں، بولنے کے لئے زبان، دیکھنے کے لئے آنکھ اور سننے کے لئے کان عطا کئے، پھر ان اعضاء میں مناسبت رکھی کہ ایک ہاتھ یا پاؤں دوسرے ہاتھ یا پاؤں سے چھوٹا یا لمبا نہیں، پھر تمہیں لمبے قد والا یا چھوٹے قد والا، خوب صورت یا بد صورت، گورا یا کالا، مرد یا عورت جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا، اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان کرم نوازیوں کو دیکھ کر بھی اس کی نافرمانی سے نہیں رکے بلکہ تم انصاف کے دن کو جھٹلانے لگے اور اعمال کی جزاء ملنے کے دن کا انکار کرنے لگ گئے۔[1]

## اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے اچھی جزا کی امید رکھنا بیوقوفی کی علامت ہے

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کے کرم کو پیشِ نظر رکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس کی پکڑ اور اس کے عذاب کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد اس سے سچی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کر دے گا کوئی بات نہیں۔ ان کے لئے درج ذیل دو اَحادیث میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

(1)......حضرت شداد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

---

[1]......مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ: ۶-۹، ص۱۳۲۷، روح البیان، الانفطار، تحت الآیۃ: ۶-۹، ۱۰/۳۵۸-۳۶۰، خازن، الانفطار، تحت الآیۃ: ۶-۹، ۴/۳۵۸، جلالین، الانفطار، تحت الآیۃ: ۶-۹، ص۴۹۲، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

"سمجھدار شخص وہ ہے جو (دنیا میں ہی) اپنا محاسبہ کرلے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیک اعمال کرے اور وہ شخص احمق ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے آخرت کے انعام کی امید رکھے۔" [1]

(2)......حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم اور بُردباری سے دھوکے میں نہ پڑ جائے، بے شک جنت اور دوزخ تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے۔" [2]

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نافرمانی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ﴿۱۱﴾ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

﴿وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ: اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! بیشک ہماری جانب سے تم پر کچھ فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں، وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہیں اور تمہارے اقوال اور اعمال لکھ رہے ہیں تاکہ تمہیں ان کی جزا دی جائے، وہ تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے تمہارا ہر نیک اور بُرا عمل جانتے ہیں اور ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ [3]

## محافظ اور نگہبان فرشتے

ان فرشتوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ — ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب اس سے لینے والے دو فرشتے

1 ......ترمذی، کتاب صفة القیامة... الخ، ۲۵-باب، ۲۰۷/٤، الحدیث: ۲٤٦۷.

2 ......الترغیب والترھیب، کتاب التوبة والزھد، الترغیب فی التوبة والمبادرة بھا... الخ، ٤۸/٤، الحدیث: ٤۷٥۷.

3 ......روح البیان، الانفطار، تحت الآیة: ۱۰-۱۲، ۳٦۰/۱۰، خازن، الانفطار، تحت الآیة: ۱۰-۱۲، ۳٥۸/٤، مدارک، الانفطار، تحت الآیة: ۱۰-۱۲، ص۱۳۲۷-۱۳۲۸، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾[1] لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔

اوران آیات میں ہر اس انسان کے لئے نصیحت ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے انتہائی غفلت کا شکار ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب اس آیت "يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ" کی تلاوت فرماتے تو کہتے: غافل لوگوں پر اس سے زیادہ سخت کوئی آیت نہیں۔[2]

## سورۂ انفطار کی آیت نمبر 10، 11 اور 12 سے معلوم ہونے والی باتیں

ان آیات سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... انسان کی جان اور اس کے اعمال کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔

(2)...... فرشتے صرف انسانوں پر مقرر ہیں دیگر مخلوق پر نہیں۔

(3)...... اللہ تعالٰی کے کام اس کے بندوں کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں کیونکہ حافظ و ناصر رب تعالٰی ہے مگر ارشاد ہوا کہ فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

(4)...... انسان کو بری جگہ نہیں جانا چاہیے تاکہ ہماری وجہ سے ان فرشتوں کو وہاں نہ جانا پڑے۔

(5)...... فرشتے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

(6)...... ان پر ہمارے چھپے اور ظاہر کوئی عمل پوشیدہ نہیں، تب ہی تو وہ ہر عمل کو لکھ لیتے ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا ؕ

1 ...... ق: ۱۷، ۱۸۔

2 ...... مدارك، الانفطار، تحت الآية: ۱۲، ص۱۳۲۸۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ الْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ۠ (۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک نکوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں (جانے والے) ہیں۔ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔ انصاف کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہوگا۔

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہیں۔﴾ اس سے پہلی آیات میں بندوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے بارے میں بیان کیا گیا اور اب یہاں سے عمل کرنے والوں کے احوال بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات میں ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ لوگ جنہوں نے فرائض کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے کے ذریعے اپنے ایمان کو سچا کر دکھایا، یہ ضرور نعمتوں سے بھرپور جنت میں جانے والے ہیں اور بیشک کافر لوگ ضرور جلا کر رکھ دینے والی دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ انصاف کے دن اُس جہنم میں جائیں گے جسے وہ دنیا میں جھٹلاتے رہے، اور اس جہنم سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور اے بندے! تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ انصاف کا دن وہ ہے جس دن کوئی کافر جان کسی کافر جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور اس دن سارا حکم اللہ تعالیٰ کا ہوگا اور وہی ان کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔[1]

﴿یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا: جس دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی۔﴾ یعنی قیامت کے دن کوئی کافر کسی کافر کو کچھ نفع پہنچانے کا اختیار نہ رکھے گا اور نہ ہی کوئی مسلمان کسی کافر کو فائدہ پہنچا سکے گا۔

[1]……تفسیر کبیر، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳، ۱۱/ ۷۹، خازن، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۹، ۴/ ۳۵۹، مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۹، ص۱۳۲۸، روح البیان، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۹، ۱۰/ ۳۶۱-۳۶۲، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## قیامت کے دن سے ہر ایک کو ڈرنا چاہیے

یاد رہے کہ اس آیت میں اگر چہ کفار کا حال بیان ہوا ہے کہ انہیں قیامت کے دن کوئی دوسرا کافر یا مسلمان نفع نہیں پہنچا سکے گا، البتہ اس دن کی سختیوں، ہولناکیوں اور شدتوں کے پیشِ نظر مسلمانوں کو بھی اس سے ڈرنا چاہیے، چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ﳜ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا ہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا دھوکہ دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے۔

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "قیامت کا دن وہ دن جس میں کوئی شک نہیں۔ یہ وہ دن ہے جس میں چھپی باتوں (جیسے عقائد، اعمال اور نیتوں) کو جانچا جائے گا۔ اس دن کوئی (کافر) جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی۔ اس دن (کی ہولناکی اور شدت سے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے

(1) بقرہ: ۴۸۔ (2) بقرہ: ۲۸۱۔ (3) لقمان: ۳۳۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کچھ کام نہ آئے گا۔اس دن کوئی جان کسی (کافر) جان کے لئے (نفع پہنچانے کا) کچھ اختیار نہ رکھے گی۔اس دن ان (کفار) کو جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلا جائے گا۔اس دن وہ (کفار) آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے۔اس دن ان (کفار) کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے۔اس دن کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آسکے۔اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں اور باپ سے بھاگتا پھرے گا۔اس دن لوگ (وحشت غالب ہونے کی وجہ سے) بات نہیں کر سکیں گے اور نہ انہیں اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ وہ کوئی عذر پیش کریں۔یہ وہ دن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔اس دن لوگ بالکل ظاہر ہو جائیں گے۔اس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے۔اس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے کام آئیں گے۔اس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔اس دن تمام عذر رد کر دیئے جائیں گے اور چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔اس دن پوشیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور پردے اٹھ جائیں گے۔اس دن آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور آوازیں بند ہوں گی۔اس دن (دائیں بائیں) توجہ کم ہوگی، پوشیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور گناہ بھی سامنے آجائیں گے۔اس دن لوگوں کو ان کے گواہوں سمیت (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی کے لئے) چلایا جائے گا۔اس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور بڑے نشے میں ہوں گے۔اس دن (اعمال کا وزن کرنے کے لئے) ترازو رکھے جائیں گے، اعمال نامے کھولے جائیں گے، جہنم ظاہر کر دی جائے گی، کھولتا ہوا پانی جوش مارے گا، جہنم سانس لے گی، کفار مایوس ہو جائیں گے، جہنم کو بھڑکایا جائے گا، رنگ بدل جائیں گے، زبان گونگی ہو جائے گی اور انسان کے اعضاء گفتگو کریں گے۔تو اے انسان! تجھے اپنے کریم رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے کہ تو دروازے بند کر کے، پردے لٹکا کر اور لوگوں سے چھپ کر فسق و فجور اور گناہوں میں مبتلا ہو گیا! (تو لوگوں کے خبردار ہونے سے ڈرتا ہے حالانکہ تجھے پیدا کرنے والے سے تیرا کوئی حال چھپا ہوا نہیں،) جب تیرے اعضا تیرے خلاف گواہی دیں گے (اور جو کچھ تو لوگوں سے چھپ کر کرتا رہا وہ سب ظاہر کر دیں گے) تو اس وقت تو کیا کرے گا۔[1]

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور شیطان کے دھوکے سے محفوظ فرمائے اور اپنی آخرت کے بارے میں سچی فکر اور قیامت کے دن کا حقیقی خوف نصیب کرے، اٰمین۔

---

[1] ……احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، صفۃ یوم القیامۃ ودواہیہ واسامیہ، ۵/۲۷٦۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن

## سورۂ مُطَفِّفِین کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ مُطَفِّفِین کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت ہجرت کے زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی۔ [1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 36 آیتیں ہیں۔

### ''مُطَفِّفِین'' نام رکھنے کی وجہ

مُطَفِّفِین کا معنی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ''سورۂ مُطَفِّفِین'' کہتے ہیں۔

### سورۂ مُطَفِّفِین کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)……اس سورت کی ابتداء میں ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی۔

(2)……یہ بتایا گیا کہ کافروں کا اعمال نامہ سب سے نیچی جگہ سجّین میں لکھا ہوا ہے اور جس دن وہ اعمال نامہ نکالا جائے گا تو اس دن قیامت کے منکروں کے لئے خرابی ہے۔ نیز یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو سرکش اور گناہگار ہے۔

(3)……جو کفار قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کہتے تھے ان کا رد کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جس طرح

---

1 ……خازن، تفسیر سورة المطففين، ٣٥٩/٤.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے محروم رہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے سے محروم رہیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

(4)......نیک لوگوں کے نامۂ اعمال کی جگہ اور ان کی جزا بیان کی گئی۔

(5)......اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ دنیا میں جو کافر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے، قیامت کے دن ان کی رسوائی اور دردناک انجام دیکھ کر مسلمان ان پر ہنسیں گے۔

## سورۂ انفطار کے ساتھ مناسبت

سورۂ مُطَفِّفِین کی اپنے سے ماقبل سورت ''انفطار'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ انفطار کے آخر میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈرایا گیا کہ قیامت کے دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ تعالیٰ کا ہوگا، اور سورۂ مُطَفِّفِین کی ابتداء میں بھی نافرمانی کرنے والوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ۖ
وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّ زَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ؕ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ
مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ﴿۵﴾ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ؕ

[1] ......تفسیر کبیر، المطففین، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱ / ۸۲۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزالایمان:** کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں۔ اور جب انہیں ماپ یا تول کردیں کم کردیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس دن سب لوگ رَبُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں۔ اور جب انہیں ناپ یا تول کردیں تو کم کردیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا۔ ایک عظمت والے دن کے لیے۔ جس دن سب لوگ رَبُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

﴿وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ: کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو اس وقت یہاں کے لوگوں کا حال یہ تھا کہ وہ ناپ تول میں خیانت کرتے تھے اور خاص طور پر ابوجہینہ ایک ایسا شخص تھا جس نے چیزیں لینے اور دینے کے لئے دو جدا جدا پیمانے رکھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات میں فرمایا گیا کہ کم تولنے والوں کیلئے خرابی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں اور جب انہیں ناپ یا تول کردیں تو کم کردیں، کیا جو لوگ یہ کام کرتے ہیں وہ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں ایک عظمت والے دن کے لیے اٹھایا جائے گا اور اس دن ان سے ذرے ذرے کا حساب کیا جائے گا، اگر انہیں اٹھائے جانے کا یقین ہوتا تو ناپ تول میں کمی کرنے سے باز رہتے اور عظمت والا دن وہ ہے جس دن سب لوگ اپنی قبروں سے نکل کر رَبُّ العالمین کے حضور حساب اور جزاء کے لئے کھڑے ہوں گے۔ [1]

## ناپ تول صحیح رکھنے کا فائدہ اور نہ رکھنے کا نقصان

یاد رہے کہ ناپ تول ایک انتہائی اہم معاملہ ہے کیونکہ تقریباً تمام لوگوں کو اَشیاء بیچنے اور خریدنے سے واسطہ پڑتا ہے اور زیادہ تر چیزوں کا بیچنا اور خریدنا انہیں ناپنے اور تولنے پر ہی مَبنی ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کام کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

[1] ...... خازن، المطففین، تحت الآیۃ: ١-٦، ٤/٣٥٩-٣٦٠، مدارک، المطففین، تحت الآیۃ: ١-٦، ص١٣٢٩، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَۙ(۷) اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ(۸) وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ(1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی۔ کہ تولنے میں ناانصافی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ۔

اور ارشاد فرمایا:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ(2)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔

اور صحیح ناپنے تولنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا(3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے۔

صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا ہے، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہوگا کہ اس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور یوں لوگ اپنا حق طلب کرنے کے لئے اسے نہیں پکڑیں گے، یہ حرام رزق کھانے اور کھلانے کے عذاب سے بچ جائے گا اور اس کے نیک اعمال محفوظ رہیں گے اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کے لئے زیرِ تفسیر آیات میں سخت وعید ہے اور ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل حکایت میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''میں اپنے ایک پڑوسی کے پاس اس کے انتقال کے وقت گیا تو اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ''اے مالک بن دینار! رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، اس وقت مجھے اپنے سامنے آگ کے دو پہاڑ نظر آرہے ہیں اور مجھ سے کہا جارہا ہے کہ ان پہاڑوں پر چڑھو لیکن ان پر چڑھنا میرے لئے دشوار ہے۔ میں نے اس کے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس غلط ناپنے کے دو پیمانے ہیں،

(1)......الرحمٰن: ۷-۹۔ (2)......حدید: ۲۵۔ (3)......بنی اسرائیل: ۳۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ایک سے غلہ ناپ کر لیتا تھا اور دوسرے سے غلہ ناپ کر دیتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں ”میں نے ان دونوں پیمانوں کو منگوایا اور انہیں ایک دوسرے پر رکھ کر توڑ دیا، پھر میں نے اس شخص سے پوچھا کہ اب تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا میرے ساتھ ویسا ہی معاملہ ہے بلکہ اب پہلے سے زیادہ خراب ہو گیا ہے۔“(1)

اللہ تعالٰی سب مسلمانوں کو صحیح ناپنے اور تولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿اَلَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ: وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں۔﴾ یہ ایک اخلاقی تنبیہ ہے کہ جب یہ خود لیتے ہیں تو پورا وصول کرتے ہیں لیکن دوسروں کو دیتے ہوئے ڈنڈی مارتے ہیں جبکہ صحیح انسان وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے ساتھ دوسرے کا چاہتا ہے۔ حضرت انس رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“(2)

﴿وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ: اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔﴾ ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، الاسٹک کو کھینچ کر ناپنا، باٹ کم رکھنا، باٹ تو پورا ہو لیکن تولنے میں ڈنڈی مار دینا، چیز کو زور سے ترازو میں رکھ کر فوراً اٹھا لینا، ترازو کے پلڑوں میں فرق رکھنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کر کے کم تول کے دینا وغیرہ۔

﴿یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔﴾ یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور ان کی جزا ظاہر ہو جائے گی۔(3)

## ربُّ العالمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے وقت لوگوں کا حال

قیامت کے دن جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے اور حشر کے میدان میں جمع ہوں گے، پھر اپنے اعمال

---

1 ......منهاج العابدين، العقبة الخامسة، اصول سلوك طريق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص۱۶۶۔

2 ......بخاري، كتاب الايمان، باب من الايمان ان يحبّ لاخيه ما يحبّ لنفسه، ۱/۱۶، الحديث: ۱۳۔

3 ......جلالين، المطففين، تحت الآية: ۶، ص۴۹۳، روح البيان، المطففين، تحت الآية: ۶، ۱۰/۳۶۵، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کے حساب وکتاب اوران کی جزاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے تو اس وقت ان کا حال کیا ہوگا، اس سے متعلق درج ذیل 3 احادیث ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بشیر نام کا ایک آدمی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بیٹھا کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ تین دن بعد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی بدلی ہوئی رنگت دیکھ کر ارشاد فرمایا ''اے بشیر! تیرا رنگ کیسے تبدیل ہوگیا؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں نے ایک اونٹ خریدا تھا، وہ مجھ سے بھاگ گیا تو میں تین دن تک اس کی تلاش میں لگا رہا اور میں نے اس کے بارے میں کوئی شرط بھی نہیں رکھی تھی۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''بھاگے ہوئے اونٹ کو تو واپس لوٹایا جا سکتا ہے، کیا اس کے علاوہ کسی اور چیز نے تیرا رنگ تو نہیں بدلا؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''(آج تین دن تک اونٹ تلاش کرنے کی وجہ سے تیرا یہ حال ہوگیا ہے) تو اس دن تیرا کیا حال ہوگا جس کی مقدار 50,000 سال ہے اور اس دن سب لوگ ربُّ العالَمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (1)

(2)......حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس دن تمام انسان پروردگارِ عالَم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لَو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔ (2)

(3)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے خبر دیجئے کہ قیامت کے اس دن کھڑے ہونے پر کون قدرت رکھے گا جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمۂ کنزالعرفان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

---

1 ......کنز العمال، کتاب البیوع، قسم الافعال، الرّد بالعیب، ۶۳/۲، الجزء الرابع، الحدیث: ۹۹۵۰.

2 ......بخاری، کتاب التفسیر، سورة ویل للمطففین، باب یوم یقوم الناس... الخ، ۳۷۴/۳، الحدیث: ۴۹۳۸.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’وہ دن مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتّٰی کہ اس پر ایک فرض نماز کی طرح ہو جائے گا۔‘‘ (1)

اللہ تعالٰی تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن کی شدّتوں اور حساب کی سختیوں سے پناہ مانگنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍؕ(۷) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌؕ(۸) كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌؕ(۹) وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَۙ(۱۰) الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِؕ(۱۱) وَ مَا یُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍۙ(۱۲) اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَؕ(۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ ہے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش، بڑا گناہگار۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے (یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

﴿ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ: یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے۔﴾ اس

1 ......مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة و بدء الخلق، باب الحساب و القصاص والميزان، الفصل الثالث، ۲/۳۱۷، الحديث: ۵۵۶۳.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

آیت اوراس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک وہ کتاب جس میں کافروں کے اعمال لکھے ہوئے ہیں سب سے نیچی جگہ سجّین میں ہے اور تم اس جگہ کی حقیقت نہیں جان سکتے کہ وہ کتنا ہولناک اور ہیبت کا مقام ہے اور کافروں کا اعمال نامہ مُہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے جو نہ مٹ سکتی ہے نہ بدل سکتی ہے یہاں تک کہ ان سے اُن اعمال کا حساب لے لیا جائے اور اُن اعمال پر انہیں سزا دے دی جائے اور جس دن اعمال نامے کی وہ کتاب نکالی جائے گی تو اس دن اُن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور جزا ملنے کے دن یعنی قیامت کے منکر ہیں اور اس دن کو وہی جھٹلاتا ہے جس میں یہ تین باتیں پائی جاتی ہوں

(1)......وہ حق سے تجاوز کرنے والا ہو اور مخلوق کے ساتھ معاملات کرنے میں ان پر ظلم کرنے والا ہو۔

(2)......اپنے اَفعال اور اَقوال میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے گناہوں میں مُنْہَمِک ہو۔

(3)......جب اس کے سامنے قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں بلکہ سابقہ لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

یاد رہے کہ سجّین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔ (1)

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔

﴿كَلَّا: ہرگز نہیں۔﴾ یعنی اس سرکش اور گناہگار کا یہ کہنا غلط ہے کہ قرآن تو سابقہ لوگوں کے قصوں، کہانیوں کی بات ہے یعنی اس طرح کی باتیں کر کے اس کا اثر اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے تو اصل بات یہ ہے کہ ان کے کفر و شرک جیسے برے

(1)......خازن، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۷، ٤ / ۳٦۰، مدارک، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۷-۹، ص۱۳۲۰، قرطبی، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۷، ۱۸۲/۱۰، الجزء التاسع عشر، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اعمال کی شامت سے ان کے دل زنگ آلود اور سیاہ ہو گئے ہیں اسی وجہ سے وہ حق کو پہچان نہیں سکتے۔[1]

## گناہ دل کو میلا کر دیتے ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ’’جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ و استغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رَانَ یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔[2]

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے ضرور محروم ہوں گے۔

﴿ كَلَّا: یقیناً۔﴾ یعنی یقیناً بیشک وہ کفار قیامت کے دن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے اسی طرح محروم ہوں گے جس طرح دنیا میں اس کی توحید کا اقرار کرنے سے محروم رہے۔

## ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالٰی کے دیدار کی نعمت نصیب ہو گی

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مؤمنین کو آخرت میں اللہ تعالٰی کے دیدار کی نعمت مُیَسَّر آئے گی کیونکہ دیدار سے محرومی کفار کے لئے وعید کے طور پر ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید اور تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت نہیں ہو سکتی ورنہ کافروں کی وہ خاص سزا ہی کیا جو ان کے ساتھ مسلمانوں کو بھی برابر مل رہی ہو، تو اس سے لازم آیا کہ مؤمنین کے حق میں اللہ تعالٰی کے دیدار سے محرومی نہیں ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس آیت کے بارے میں

1 ...روح البیان، المطففین، تحت الآیۃ: ۸، ۱۰/۳۶۷۔

2 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطففین، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۵۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ’’جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلّی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا اور حضرت امام شافعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ’’یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اس کا دیدار کریں گے۔ (1)

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا۔ پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔

﴿ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ: پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہونے کے بعد جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے، پھر ان سے جہنم کے خازن کہیں گے کہ یہ وہ عذاب ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے اور اس کے واقع ہونے کا انکار کرتے تھے۔ (2)

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت سب سے اونچے محل علّیّین میں ہے اور تو کیا جانے علّیین کیسی ہے وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ ہے کہ مقرب جس کی زیارت کرتے ہیں۔

---

1 ......خازن، المطفّفين، تحت الآية: ١٥، ٤/٣٦١.

2 ......مدارك، المطفّفين، تحت الآية: ١٦-١٧، ص١٣٢٠.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے۔ قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں۔

﴿ كَلَّا: یقیناً۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کے اعمال ناموں کی جگہ بیان کی گئی اور اب یہاں سے اہلِ ایمان کے اعمال ناموں کی جگہ بیان کی جارہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک یقیناً وہ کتاب جس میں سچے دل سے ایمان لانے والے نیک لوگوں کے اعمال لکھے ہیں ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچے مقام عِلِّیِّین میں ہے اور تجھے کیا معلوم کہ عِلِّیِّین کی شان کتنی عجیب ہے اور وہ کیسی عظمت والی ہے اور وہ اعمال نامے عِلِّیِّین میں مُہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے جس میں ان نیک لوگوں کے اعمال لکھے ہیں اور جب وہ کتاب علیین تک پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے مُقرَّب فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں۔ (1)

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے نِتھری شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقرّبانِ بارگاہ پیتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے۔ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے۔ تم ان کے چہروں

1 ......خازن، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۸-۲۱، ۴/۳۶۱، جلالین، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۸-۲۱، ص ۴۹۳، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے۔ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی۔ اس کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے۔ اور اس کی ملاوٹ تسنیم سے ہے۔ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے۔

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے۔﴾ نیک لوگوں کے اعمال نامے کی جگہ بیان کرنے کے بعد اب ان کی جزا بیان کی جارہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک لوگ ضرور جنت کی نعمتوں میں ہوں گے، وہ جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں گے جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور وہ اپنے دشمنوں کو بھی دیکھ رہے ہوں گے جو کہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار ہوں گے۔ جب تم ان کی طرف دیکھو گے تو تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور دل کی خوشی کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے اور جنت میں انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس کے برتنوں پر مُہر لگائی ہوئی ہوگی اور اَبرار ہی ان کی مہر توڑیں گے، ان برتنوں پر لگی مہر مشک کی بنی ہوئی ہے اور للچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر، اسی پر للچانا چاہئے تاکہ انہیں مشک کی مہر لگی یہ شراب حاصل ہو اور اس شراب میں تسنیم ملی ہوئی ہے جو کہ جنت کی شرابوں میں سب سے اعلیٰ ہے اور تسنیم شراب کا وہ چشمہ ہے جس سے صرف اللہ تعالیٰ کے مُقَرَّب بندے پئیں گے اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شرابِ تسنیم کے چند قطرے ملائے جائیں گے۔ (1)

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا
بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا
رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾

1 ……خازن، المطففين، تحت الآية: ۲۲-۲۸، ۴/ ۳۶۱-۳۶۲، مدارك، المطففين، تحت الآية: ۲۲-۲۸، ص۱۳۳۱، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ
يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

**ترجمۂ کنزالایمان**: بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں اور یہ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے تو آج ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کیے کا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان**: بیشک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ اور جب یہ کافر اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے۔ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا: بیشک مجرم لوگ۔﴾ اس سے پہلی آیات میں آخرت میں اَبرار کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا اور اب یہاں سے مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ دنیا میں کفار کس طرح مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے اور آخرت میں معاملہ اس کے برعکس ہوگا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک مجرم لوگ جیسے ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار ایمان والوں جیسے حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مؤمنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مؤمنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مؤمنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب یہ کافر اپنے گھروں کو لوٹتے تو مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں اُن کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے لوٹتے


www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آئے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں، دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے یہ لوگ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، تو جس طرح کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت اور محنت پر ہنستے ہیں اسی طرح قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے اور قیامت کے دن معاملہ اس کے برعکس ہوگا کہ ایمان والے دائمی عیش اور راحت میں ہوں گے اور کافر ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں ہوں گے، جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب وہ دروازہ کے قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا اور ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہوگا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ جنت میں جواہرات کے تختوں پر بیٹھ کر کفار کی ذلت و رسوائی اور عذاب کی شدت کو دیکھ رہے ہوں گے اور اس پر ہنستے ہوں گے اور کافروں کو ان کے کئے ہوئے ان اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا جو انہوں نے دُنیا میں کئے تھے کہ مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے اور ان پر ہنستے تھے۔ بعض مفسرین نے ان آیات کے شانِ نزول میں یہ روایت بھی ذکر کی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مسلمانوں کے ایک گروہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے، منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مسخری سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بے ہودہ کلمات کہے، تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے ہی یہ آیتیں نازل ہو گئیں۔ [1]

---

1 ...... تفسیر کبیر، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۲۹-۳۶، ۱۱/۹۴-۹۵، خازن، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۲۹-۳۶، ۴/۳۶۲، مدارک، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۲۹-۳۶، ص۱۳۳۱-۱۳۳۲، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق

## سورۂ اِنشقاق کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ اِنشقاق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 25 آیتیں ہیں۔

### ’’اِنشقاق‘‘ نام رکھنے کی وجہ

اِنشقاق کا معنی ہے پھٹنا، اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں موجود لفظ ’’اِنْشَقَّتْ‘‘ سے ماخوذ ہے۔

### سورۂ اِنشقاق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی بعض تبدیلیاں بیان کی گئیں۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ ہر انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب ضرور دے گا اور اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا پائے گا۔

(3)......یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا اور جنہیں اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے موت مانگیں گے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(4)......شَفَق، رات اور چاند کی قسم ذکر کر کے فرمایا گیا کہ قیامت کے دن مشرکین ہولناک اُمور اور مشکل ترین اَحوال

1 ......خازن، تفسیر سورة الانشقاق، ٤/٣٦٣.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کا سامنا کریں گے۔

(5)......اس سورت کے آخر میں کفار و مشرکین اور مُلحِدوں وغیرہ کی ایمان قبول نہ کرنے پر سرزنش کی گئی اور دردناک عذاب سے ڈرایا گیا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے تو انہیں دائمی ثواب کا مُژدہ سنایا گیا۔

## سورۂ مُطَفِّفِین کے ساتھ مناسبت

سورۂ اِنشقاق کی اپنے سے ماقبل سورت ''مُطَفِّفِین'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مُطَفِّفِین میں اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سورت میں اعمال نامہ لوگوں کے ہاتھ میں دیئے جانے کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ(۱) وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۙ(۲) وَ اِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ۙ(۳) وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ۙ(۴) وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ؕ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جب آسمان شق ہو۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔ اور جب زمین دراز کی جائے۔ اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے یہی لائق ہے۔ اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی لائق ہے۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت قائم ہونے کے وقت جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اپنے پھٹنے کے بارے میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا اور اسے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے اور اس کی اطاعت کرے اور جب زمین کو برابر کرکے دراز کردیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا اور زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مُردوں سے خالی ہوجائے گی اور وہ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے بارے میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے گی اور اس کی اطاعت کرے گی اور اسے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے اور اس کی اطاعت کرے تو اس وقت انسان اپنے عمل کا نتیجہ ثواب اور عذاب کی صورت میں دیکھ لے گا۔ (1)

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ: اے انسان!﴾ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے انسان! تو اپنی موت آنے تک اچھے یا برے عمل کرنے میں محنت ومشقت کرتا رہتا ہے، پھر مرنے کے بعد تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے) ضرور حاضر ہونا ہے اور تو نے دنیا میں جیسے عمل کئے ہوں گے انہی کے مطابق تمہیں اس کی بارگاہ سے جزا ملے گی۔

## اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کریں اور ناراض کرنے والے اعمال سے بچیں

ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اس آیت میں غور کرے اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور موت آنے سے پہلے پہلے ایسے عمل کرلے جن کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے نجات پاجائے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوجائے اور ایسے عمل کرنے سے خود کو بچالے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوجائے اور وہ ہلاکت میں پڑ جائے۔ اگر وہ

(1)......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱-۵، ۴/۳۶۳۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ایسا کرے گا تو اس میں اسی کا بھلا اور فائدہ ہے، اور نہیں کرے گا تو سراسر نقصان بھی اسی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کے لئے تیاری کررہے ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کوشش کرے تو اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے عمل کئے ان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کا کیسا حال ہوگا جب فرشتے ان کے منہ اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللہ کی خوشنودی کو پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا والے کام کرنے کی اور ناراض کردینے والے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾

1 ……روم: ۴۴۔ 2 ……عنکبوت: ۶۔ 3 ……سورہ محمد: ۲۷، ۲۸۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے۔ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔ اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو بہرحال جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا۔

﴿ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ: تو بہرحال جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ حساب کے بعد اپنے جنتی گھر والوں کی طرف اپنی اس کامیابی پر خوشی خوشی پلٹے گا۔[1]

## قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں

یاد رہے کہ قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جنہیں اعمال نامہ دیا ہی نہیں جائے گا اور وہ بغیر حساب کتاب کے سیدھے جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہو گا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا جائے گا اور ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ نہ شدید اعتراضات کرکے اعمال کی تفتیش ہو، نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا، نہ عذر طلب کیا جائے، نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اسے کوئی عذر ہاتھ آئے گا اور نہ وہ کوئی حجت پائے گا اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا، اور بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو ان کے ہر عمل کی پوچھ گچھ ہو گی، ان کا کوئی گناہ نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور انہیں برے اعمال کی سزا کاٹنے کے لئے ایک مخصوص مدت تک جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

[1] ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۷-۹، ۴/۳۶۳۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

قیامت کے دن آسان حساب لئے جانے کی دعا مانگا کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، میں نے ایک مرتبہ نماز کے بعد نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ''اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا'' اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لے۔ جب نماز سے فارغ ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واپس ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا'' اس سے مراد یہ ہے کہ بس بندے کے اعمال نامے کو دیکھا جائے اور اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، قیامت کے دن جس سے اعمال کے حساب کے معاملے میں جرح کی گئی تو وہ ہلاک (یعنی عذاب میں گرفتار) ہو جائے گا۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور ان کے ہی الفاظ میں ہم بھی اسی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

ہم ہیں اُن کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیاء کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے۔ وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور

1 ......مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/۳۰۳، الحدیث: ۲٤۲۷۰.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

﴿وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ: اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 2 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کافر کا دایاں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پسِ پشت کر دیا جائے گا اور اس میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ جہنم میں جانے والوں میں سے ہے تو اس وقت وہ موت کی دعا مانگے گا اور یَا ثُبُوْرَاهُ یعنی ہائے موت کہے گا تاکہ موت کے ذریعے عذاب سے چھٹکارا پا جائے، لیکن اسے موت نہ آئے گی اور اسے بھڑکتی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔[1]

## بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ﳔ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ (۲۵) وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ (۲۶) یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ (۲۷) مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ (۲۸) هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ (۲۹) خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ (۳۰) ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ (۳۱) ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کردینے والی ہوجاتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں داخل کرو۔ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

اور کفار جہنم میں بھی موت کی دعا مانگیں گے، جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب انہیں اس آگ کی کسی تنگ

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ۴/۳۶۳۔
2 ......حاقہ: ۲۵-۳۲۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا (۱۳) لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا (۱)

جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہاں موت مانگیں گے۔ (فرمایا جائے گا) آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ایمان پر ہی خاتمہ نصیب فرمائے اور قیامت کی ہولناکیوں اور جہنم کے عذابات کی شدتوں سے ہمیں نجات عطا فرمائے، اٰمین۔

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۱۳) اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ (۱۴) بَلٰۤىۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا (۱۵)

**ترجمۂ کنزالایمان:** بیشک وہ اپنے گھر میں خوش تھا۔ وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں۔ ہاں کیوں نہیں بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ بیشک اس نے سمجھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا۔ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔

﴿ اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا: بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کافر کا یہ حال اس لئے ہوگا کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر میں اپنی خواہشوں، شہوتوں، تکبر اور غرور میں خوش تھا، اس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف نہیں لوٹے گا اور وہ مرنے کے بعد اُٹھایا نہ جائے گا اور جیسا اس نے گمان کیا تھا در حقیقت ویسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ ضرور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹے گا اور مرنے کے بعد اسے اُٹھایا جائے گا اور اس کے اعمال کا حساب کیا جائے گا، بیشک اس کا رب عَزَّوَجَلَّ اس کے کفر اور تمام گناہوں کو دیکھ رہا ہے اور اس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں لہٰذا وہ بہر حال اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹے گا اور اپنے اعمال کی جزا

1 ......فرقان: ۱۳، ۱۴۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

پائے گا۔[1]

## آخرت سے غفلت اور بے فکری انتہائی نقصان دہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دنیا کی رنگینیوں میں مشغول ہو کر اپنی آخرت سے غافل اور بے فکر ہو جائے اور اس کی بہتری کے لئے کوشش نہ کرے تو وہ آخرت میں بہت نقصان اٹھائے گا اور ایسا شخص دنیا میں بھی نقصان ہی اٹھاتا ہے، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جسے آخرت کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے، اس کے جمع شدہ کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کے مال) سے بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔“[2]

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کے عیش و عشرت میں کھو کر اپنی آخرت سے غافل اور بے فکر ہونے سے بچائے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کے لئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

**فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾**

**ترجمۂ کنزالایمان:** تو مجھے قسم ہے شام کے اُجالے کی۔ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں۔ اور چاندکی جب پورا ہو۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے۔ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے۔ اور چاندکی جب اس کا نور پورا ہوجائے۔

﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ: تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے۔﴾ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چند چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے تاکہ لوگ ان میں غور و فکر کر کے عبرت حاصل کرنے کی طرف مائل ہوں۔

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ۴/۳۶۳، مدارک، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ص۱۳۳۴، ملتقطاً.

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۳۰-باب، ۴/۲۱۱، الحدیث: ۲۴۷۳.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## شفق سے کیا مراد ہے؟

امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک شَفَق سے مراد وہ اجالا ہے جو مغرب کی جانب سرخی ختم ہونے کے بعد شمال اور جنوب کی طرف نمودار ہوتا ہے اور اس اجالے کے غائب ہونے پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک مغرب کی نماز کا وقت ختم ہوتا اور عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور یہی کثیر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اکابر تابعین اور تبع تابعین کا قول ہے اور بعض علماء شَفَق سے وہی سرخی مراد لیتے ہیں جو سورج غروب ہونے کے بعد اُفق میں نمودار ہوتی ہے۔

﴿وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ: اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے۔﴾ یعنی رات کی قسم اور ان چیزوں کی قسم، جنہیں رات جمع کر دیتی ہے۔ ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں مُنتشر ہوتے ہیں اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز کہ یہ رات میں ادا کی جاتی ہے یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔(1)

﴿وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ: اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہوجائے۔﴾ یعنی چاند کی قسم! جب وہ پورا ہوجائے اور اس کا نور کامل ہوجائے۔ چاند کا نور اَیّامِ بِیض یعنی قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔(2)

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے۔ تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے۔ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ: ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے۔﴾ یہ اس سے اوپر آیات میں مذکور قسموں کا جواب ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف چڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اے لوگو! تمہیں ایک حال کے بعد دوسرا حال پیش آئے گا۔ ان

1 ……خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۷، ۴/۳٦٤، مدارک، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۷، ص ۱۳۳٤، ملتقطاً.

2 ……خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۸، ۴/۳٦٤، ملخصاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

احوال کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ پہلے موت کی سختیوں اور ہولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اُٹھنا اور پھر حساب کی جگہ میں پیش ہونا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں مختلف درجے ہیں کہ ایک وقت وہ دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے، پھر اس کا دودھ چھوٹتا ہے، پھر اس کے لڑکپن کا زمانہ آتا ہے، پھر وہ جوان ہوتا ہے، پھر اس کی جوانی ڈھلتی ہے اور پھر وہ بوڑھا ہو جاتا ہے۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں خاص نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب ہے اور ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف چڑھنے سے مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسا کیا کہ آپ معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالٰی کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حال بیان فرمایا گیا ہے اور اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آپ کفار کی سرکشی اور ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمگین نہ ہوں، آپ کو مشرکین پر فتح اور کامیابی حاصل ہوگی اور آپ کا انجام بہت بہتر ہوگا۔ (1)

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ: تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔﴾ یعنی اس سے پہلی آیات میں جن چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی یہ اللہ تعالٰی کی عظیم قدرت پر دلالت کرتی ہیں اور ان چیزوں کو دیکھ کر کسی عقلمند انسان کے لئے اللہ تعالٰی پر ایمان لانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تو اب کفار کے پاس اللہ تعالٰی پر ایمان لانے میں کیا عذر باقی رہ گیا ہے اور وہ دلائل ظاہر ہونے کے باوجود اللہ تعالٰی پر کیوں ایمان نہیں لاتے۔ (2)

**وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾** السجدۃ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔

---

(1) ...... خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۹، ۴/۳۶۴.

(2) ...... جلالین مع صاوی، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۲۰، ۶/۲۳۳۶-۲۳۳۷.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

﴿ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴾: اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

**شانِ نزول:** جب ’’سورۂ اِقْرَاْ‘‘ میں آیت ’’وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ‘‘[1] نازل ہوئی تو رسول کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا، مؤمنین نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا البتہ کفارِ قریش نے سجدہ نہ کیا تو اُن کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب کفار کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔[2]

امام فخرالدین رازی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ’’کفار چونکہ انتہائی فصیح و بلیغ تھے اس لئے قرآن سننے کے بعد ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ قرآن کو اپنی مثل لانے سے عاجز کر دینے والا مان لیں اور جب انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت درست ہونے اور احکامات اور ممنوعات میں ان کی اطاعت واجب ہونے کو جان لیا تو (ان پر لازم تھا کہ وہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائیں اور ان کی اطاعت کریں، اور چونکہ کفار نے ایسا نہیں کیا اس لئے) قرآن سن کر سجدہ نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کا ان کی مذمت کرنا حق ہے۔[3]

## سجدۂ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے سجدۂ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں۔

**(1)**......اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت کی آیت سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ وہ آیت پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

**(2)**......قرآنِ کریم میں کل چودہ آیتیں ایسی ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

**(3)**......آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے البتہ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے پڑھا ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔

---

1......یہ آیت بھی آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہے۔

2......تفسیر احمدی، سورۃ انشقت، تحت الآیۃ: ۲۱، ص۷۳۸۔

3......تفسیر کبیر، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۲۱، ۱۱/۱۰۴۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(4)......اگر اتنی آواز سے آیتِ سجدہ پڑھی کہ وہ خود سن سکتا تھا مگر شور وغل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہوگیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔

(5)......سجدۂ تلاوت کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے ہیں جیسے طہارت، قبلہ رو ہونا اور سترِ عورت وغیرہ۔

(6)......اگر امام نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں تو نہ ہو لیکن اس آیت کو سن لے تو اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ (اس مسئلے کا خیال بطورِ خاص ان لوگوں کو رکھنا چاہئے جو تراویح پڑھنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں یا گھروں میں بیٹھے مرد یا عورتیں امام کی تلاوت کو سن رہے ہوتے ہیں، البتہ آیتِ سجدہ سننے سے عورت پر سجدۂ تلاوت اس صورت میں واجب ہوگا کہ وہ اس وقت جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں نہ ہو۔)

(7)......سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

(8)......سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، سجدۂ تلاوت کے شروع اور آخر میں دونوں بار اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔[1]

نوٹ: سجدۂ تلاوت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے بہارِ شریعت، جلد نمبر 1، حصہ نمبر 4 سے ''سجدۂ تلاوت کا بیان'' مطالعہ فرمائیں۔

بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

[1]......بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/۷۲۸-۷۳۱، تفسیر احمدی، سورۃ الانشقاق، ص۷۳۹، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**ترجمۂ کنزالایمان:** بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں۔ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنادو۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کیے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

﴿ **بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ:** بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جن دلائل کی وجہ سے ایمان لانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہتا وہ اگرچہ ظاہر ہیں لیکن کفار قرآن کی آیات کو اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو اپنے باپ دادا کی پیروی کی وجہ سے یا حسد کی وجہ سے یا اس خوف کی وجہ سے جھٹلا رہے ہیں کہ اگر انہوں نے ایمان قبول کرلیا تو ان کا دُنْیَوی مَنصب اور دنیا کے فوائد ختم ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کفر و شرک اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانا وہ اپنے دلوں میں محفوظ رکھتے ہیں، تو اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، تم انہیں ان کے کفر اور عناد پر دردناک عذاب کی بشارت سنادو مگر ان میں سے جو لوگ کفر سے توبہ کر کے سچے دل سے ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے تو ان کے لیے آخرت میں وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ رہے گا۔[1]

## کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے حال پر غور کریں

اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے ایمان قبول نہ کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ انہیں اپنے دُنْیَوی مَنصب چھن جانے اور دنیا کے وہ فوائد ختم ہو جانے کا خوف تھا جو انہیں حاصل تھے۔ کفار کے اسی خوف کو سامنے رکھتے ہوئے ان مسلمانوں کو بھی اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے جو دنیا کی عزت، وجاہت، دولت اور مرتبے ختم ہونے کے خوف سے اسلام کی تعلیمات اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے خود بھی دور بھاگتے ہیں اور اپنی اولادوں کو بھی دور رکھتے ہیں اور فقط کبھی کبھار نماز پڑھ لینا یا تھوڑا بہت اللہ اللہ کر لینا اپنی اُخروی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔

[1] ......تفسیر کبیر، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ۱۱/۴، ۱۰۵-۱۰۶، خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ۴/۳۶۴، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الْبُرُوْج

## سورۂ بُروج کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ بُروج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 22 آیتیں ہیں۔

### ’’بروج‘‘ نام رکھنے کی وجہ

ستاروں کی منزلوں کو بُروج کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بُرجوں والے آسمان کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ بروج‘‘ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

### سورۂ بروج سے متعلق دو احادیث

(1)......حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظہر اور عصر کی نماز میں ’’وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ‘‘، ’’وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ‘‘ اور ان دونوں جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔(2)

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ عشاء کی نماز میں وہ (چار) سورتیں تلاوت کی جائیں جن کے شروع میں آسمان کا ذکر ہے۔(3)

### سورۂ بُروج کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں سابقہ امتوں کے احوال بیان کر کے حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ البروج، ٤/٣٦٤.

2 ......ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب قدر القراءۃ فی صلاۃ الظہر والعصر، ١/٣٠٩، الحدیث: ٨٠٥.

3 ......مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ٣/٢١٧، الحدیث: ٨٣٤١.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیّتوں پر تسلی دی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)……اس سورت کی ابتدائی آیات میں آسمان، قیامت کے دن، جمعہ اور عرفہ کے دن کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا گیا کہ کفارِ قریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پر لعنت کی گئی تھی۔

(2)……سابقہ امتوں جیسے اصحابُ الاُخدود، فرعون اور ثمود کے واقعات بیان کئے گئے اور انہی واقعات کے ضمن میں بتایا گیا کہ جنہوں نے مسلمان مَردوں اور عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا اور وہ حالتِ کفر میں مر گئے تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔

(3)…… یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو اس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہے اور وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے، عزت والے عرش کا مالک اور ہمیشہ جو چاہے کرنے والا ہے۔

(4)……اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ سابقہ امتوں کے انجام سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور قرآنِ مجید کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، قرآن کو شاعری اور کہانت کی کتاب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

## سورۂ اِنشقاق کے ساتھ مناسبت

سورۂ بروج کی اپنے سے ماقبل سورت ''اِنْشقاق'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی پہلی آیت میں آسمان کا ذکر ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کے لئے جنت کی بشارت، کافروں کے لئے جہنم کی وعید اور قرآن مجید کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اِنشقاق میں بیان کیا گیا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے بارے میں کافروں کے دلوں میں جو بغض و عناد ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ سابقہ امتوں کے کفار کا بھی یہی طرزِ عمل تھا۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿۱﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** برجوں والے آسمان کی قسم۔

﴿وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ: برجوں والے آسمان کی قسم۔﴾ آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بُروج میں ایک مُعَیَّن اندازے پر چلنا اور اس چال میں اِختلاف نہ ہونا وغیرہ۔[1]

نوٹ: ان بُروج کی تفصیل سورۂ فرقان کی آیت نمبر 61 میں بیان ہوچکی ہے۔ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے لکھے ہوئے مشہور کلام ''قصیدۂ نور'' میں انہی بارہ برجوں کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اس طرح بیان کرتے ہیں:

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا

وَ الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿۲﴾ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ؕ﴿۳﴾

[1] ......خازن، البروج، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۶۴۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ اور اس دن کی جو گواہ ہے اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں۔

﴿وَ الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ: اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں جن دِنوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی، اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔''[1]

چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اور قیامت کے اس دن کی قسم! جس میں تمام زمین اور آسمان والوں کو جمع کرنے کا وعدہ ہے اور جمعہ کے اس دن کی قسم! جو کہ بندوں کے اعمال کا گواہ ہے اور عرفہ کے اس دن کی قسم! جس میں آدمی اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔[2]

﴿وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ: اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں۔﴾ جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ یہاں گواہ دن سے مراد جمعہ کا دن اور جس دن میں لوگ اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں اس سے عرفہ کا دن مراد ہے، اسی مناسبت سے ہم یہاں جمعہ اور عرفہ کے دن کے چند فضائل بیان کرتے ہیں۔

## جمعہ اور عرفہ کے دن کے 6 فضائل

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا، جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔''[3]

(2)......حضرت ابو لبابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ دن اللہ تعالٰی کے نزدیک عید الاضحی اور عید الفطر

1 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ البروج، ۵/۲۲۲، الحدیث: ۳۳۵۱.
2 ......قرطبی، البروج، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۱۰/۲۰۰، الجزء التاسع عشر، جلالین، البروج، تحت الآیۃ: ۲-۳، ص۴۹۵، ملتقطاً.
3 ......مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، ص۴۲۵، الحدیث: ۱۸(۸۵۴).



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ (1) اللہ تعالیٰ نے اسی دن میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا۔ (2) اور اسی دن میں زمین پر انہیں اتارا۔ (3) اور اسی دن میں انہیں وفات دی۔ (4) اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (5) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی مُقَرَّب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں ہے کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔ (1)

(3)...... حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ ایسے افراد کو آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔ (2)

(4)...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچا لے گا۔ (3)

(5)...... اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات فرماتا ہے۔ (4)

(6)...... حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (5)

**قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا**

---

1 ...... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب فی فضل الجمعۃ، ۲/۸، الحدیث: ۱۰۸۴.
2 ...... مسند ابو یعلی، مسند انس بن مالک، ثابت البنانی عن انس، ۳/۲۳۵، الحدیث: ۳۴۷۱.
3 ...... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فیمن مات یوم الجمعۃ، ۲/۳۳۹، الحدیث: ۱۰۷۶.
4 ...... مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ، ص۷۰۳، الحدیث: ۴۳۶(۱۳۴۸).
5 ...... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثۃ ایام من کل شہر... الخ، ص۵۸۹، الحدیث: ۱۹۶(۱۱۶۲).



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ هُمْ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کھائی والوں پر لعنت ہو۔ وہ اس بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے۔ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کھائی والوں پر لعنت ہو۔ بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے۔

﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ: کھائی والوں پر لعنت ہو۔﴾ اس سے اوپر والی آیات میں اللہ تعالیٰ نے آسمان، قیامت کے دن، جمعہ اور عرفہ کے دن کی قسمیں ارشاد فرما کر اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات میں فرمایا کہ کفارِ قریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پر اس وقت لعنت کی گئی جب وہ اس کھائی کے کناروں پر کرسیاں بچھائے بیٹھے ہوئے تھے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے اور شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آکر ایک دوسرے کے لئے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے حکم کی تعمیل کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا۔ (1)

## کھائی والوں کا واقعہ

یہاں کھائی والوں کا جو واقعہ ذکر کیا گیا اس کے بارے میں حضرت صہیب رومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”تم سے پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، آپ میرے پاس ایک لڑکا بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیج دیا، وہ لڑکا جس راستے سے گزر کر جادوگر کے پاس جاتا اس راستے میں ایک راہب رہتا تھا، وہ لڑکا (روزانہ) اس راہب کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سننے لگا اور اس راہب کا کلام اس لڑکے کے دل میں اترتا جا رہا تھا۔ جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس پہنچتا تو (دیر سے

1 ......مدارک، البروج، تحت الآیۃ: ۴-۷، ص۱۳۳۵-۱۳۳۶۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

آنے پر) جادوگر اسے مارتا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی تو راہب نے کہا: جب تمہیں جادوگر سے خوف ہو تو کہہ دینا: گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو ان سے کہہ دینا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا۔ یہ سلسلہ یونہی جاری تھا کہ اسی دوران ایک بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا۔ لڑکے نے سوچا: آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، اگر تجھے راہب کے کام جادوگر سے زیادہ پسند ہیں تو اس پتھر سے جانور کو ہلاک کر دے تاکہ لوگ راستے سے گزر سکیں۔ چنانچہ جب لڑکے نے پتھر مارا تو وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا۔ پھر اس نے راہب کے پاس جا کر اسے اس واقعے کی خبر دی تو اس نے کہا: اے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو تمہارا مرتبہ وہاں تک پہنچ گیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ عنقریب تم مصیبت میں گرفتار ہو گے اور جب تم مصیبت میں گرفتار ہو تو کسی کو میرا پتا نہ دینا۔ (اس کے بعد اس لڑکے کی دعائیں قبول ہونے لگیں) اور اس کی دعا سے مادرزاد اندھے اور برص کے مریض اچھے ہونے لگ گئے اور وہ تمام بیماریوں کا علاج کرنے لگا۔ بادشاہ کا ایک ساتھی نابینا ہو گیا تھا، اس نے جب یہ خبر سنی تو وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے تحائف لے کر آیا اور اس سے کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہ سب چیزیں تمہیں دے دوں گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا تو بادشاہ نے پوچھا: تمہاری بینائی کس نے لوٹائی ہے؟ اس نے کہا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے سوا تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میرا اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اذیت دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا پتا نہ بتا دیا۔ پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹے! تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم مادرزاد اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، برص کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کرتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو میرا اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اذیت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کا پتا نہ بتا دیا۔ پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ راہب نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کے درمیان رکھا اور اسے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

پھر جاؤ۔اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اسے بھی آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔پھر اس لڑکے کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔اس لڑکے نے انکار کیا تو بادشاہ نے اپنے چند ساتھیوں سے کہا: اس لڑکے کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤ، اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ورنہ اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔اس لڑکے نے دعا کی! اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے۔اسی وقت ایک زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ پہاڑ سے نیچے گر گئے۔اس کے بعد وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا! جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا۔بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسے ایک کشتی میں سوار کر کے سمندر کے وسط میں لے جاؤ، اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔وہ لوگ اسے سمندر میں لے گئے تو اس نے دعا کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے۔وہ کشتی فوراً الٹ گئی اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ غرق ہو گئے۔وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا۔پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکو گے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو۔بادشاہ نے وہ عمل پوچھا تو لڑکے نے کہا: تم ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو اور مجھے کھجور کے تنے پر سولی دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ کہہ کر مجھے مارو، اگر تم نے ایسا کیا تو وہ تیر مجھے قتل کر دے گا۔چنانچہ بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے تیر چھوڑ دیا، وہ تیر لڑکے کی کنپٹی میں پیوست ہو گیا، لڑکے نے تیر لگنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور انتقال کر گیا۔یہ دیکھ کر تمام لوگوں نے کہا کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔بادشاہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا کہ کیا تم نے دیکھا کہ جس سے تم ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ نے وہی کچھ تمہارے ساتھ کر دیا اور تمام لوگ ایمان لے آئے۔اس نے گلیوں کے دہانوں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا، جب ان کی کھدائی مکمل ہوئی تو ان میں آگ جلوائی گئی، پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے آگ میں ڈال دو۔چنانچہ لوگ اس آگ میں ڈالے جانے لگے یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی تو بچے نے کہا: اے ماں صبر کر!



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اور جھجک نہیں تو سچے دین پر ہے (اور وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے)۔[1]

اور حضرت ربیع بن انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے آگ میں پڑنے سے پہلے ہی اُن کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔[2]

## کھائی والوں کے واقعے سے حاصل ہونے والی معلومات

اس واقعہ سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "اس واقعہ میں اہلِ ایمان کو صبر کرنے اور کفارِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔[3]

(2)......اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی کرامات برحق ہیں۔

(3)......ولایت عمل اور عمر پر موقوف نہیں بلکہ چھوٹے بچوں کو بھی ولایت مل جاتی ہے، حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مادر زاد ولیہ تھیں۔

(4)......بزرگوں کی صحبت کا فیض عبادات سے زیادہ ہے۔

(5)......جس دین میں اولیاء موجود ہوں وہ اس دین کی حقانیت کی دلیل ہے۔

(6)......اللہ والوں سے ان کی وفات کے بعد بھی ہدایت ملتی ہے۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِۙ(۸) الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌؕ(۹)

---

1 ......مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب قصة اصحاب الاخدود... الخ، ص ۱۶۰۰، الحديث: ۷۳(۳۰۰۵).

2 ......خازن، البروج، تحت الآية: ۵، ۴/۳۶۶.

3 ......مدارك، البروج، تحت الآية: ۷، ص ۱۳۳۶.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں مسلمانوں کا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر۔ کہ اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے۔ وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

﴿وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ: اور انھیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ اور مسلمانوں کو آگ میں جلانے والے اس کے ساتھیوں کو مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لے آئے جو عزت والا اور ہر حال میں تعریف کے لائق ہے اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اس سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور اس سے مخلوق کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں بلکہ وہ ان کے تمام اعمال کو جانتا ہے۔(1)

علامہ ابو سعود محمد بن محمد عمادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''آیت (نمبر 9) میں کھائی میں گرنے والے مسلمانوں کے لئے (جنت کا) وعدہ اور کھائی میں گرانے والے کافروں کے لئے (جہنم کے عذاب کی) وعید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اسی میں کفار اور مسلمانوں کے عمل بھی داخل ہیں اور ان کے اعمال کو جاننا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دونوں کو ان کے اعمال کے مطابق جزا دی جائے۔(2)

## کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟

آیت نمبر 8 سے معلوم ہوا کہ کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کرسکتا۔ یہی چیز قرآن مجید میں اور مقامات پر بھی بیان کی گئی ہے، چنانچہ ایک مقام پر اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1 ……تفسیر قرطبی، البروج، تحت الآیۃ: ۸-۹، ۱۰/۸، ۲، الجزء التاسع عشر.

2 ……ابو سعود، البروج، تحت الآیۃ: ۹، ۵/۵۵۸.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب! تمہیں ہماری طرف سے یہی برا لگا ہے کہ ہم اللّٰہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر اور جو پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور بیشک تمہارے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰىؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں۔ تم فرمادو: اللّٰہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو تجھے اللّٰہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

## مسلمانوں کے اَخلاق کیسے ہونے چاہئیں

یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے اخلاق ایسے بلند ہونے چاہئیں کہ کفار کو مسلمانوں میں اخلاقی عیب نکالنے کا کوئی موقع نہ ملے بلکہ وہ مخالف رہیں تو صرف ایمان کی وجہ سے مسلمانوں کے مخالف رہیں۔ اس سے موجودہ زمانے کے ان مسلمانوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جن کے برے اخلاق کو پیش کر کے دنیا بھر میں مسلمانوں کو اخلاق اور انسانیت سے عاری ثابت کر کے دینِ اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

## مومن کی علامت

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہٰذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ دین میں مداہنت کرنے والا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ

1 ......مائدہ: ۵۹۔
2 ......بقرہ: ۱۲۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

عمل پر غور کرنا چاہیے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے ہیں اور کفار کی خوشی کے لئے مسلمانوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﱟ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جنھوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

﴾اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا۔﴿ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آگ میں جلا کر آزمائش میں مبتلا کیا، پھر اس سے توبہ نہ کی اور اپنے کفر سے باز نہ آئے تو ان کے لئے ان کے کفر کے بدلے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے دنیا میں آگ کا عذاب ہے کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا اور یہ مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا بدلہ ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اذیتیں



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

دے کر آزمائش میں مبتلا کیا، پھر اپنے اس عمل سے توبہ نہ کی توان کے لئے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے (قبر میں بھی) آگ کا عذاب ہے۔[1]

## اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

**﴿ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔﴾** ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ، بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔[2]

### ظالموں کے لئے نصیحت

اس آیت میں ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے کہ اگرچہ ابھی اللّٰہ تعالٰی نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللّٰہ تعالٰی نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا میں بھی ہو سکتی ہے اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ

حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، خدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ظالم سے انتقام لے گا۔[3]

1 ......مدارك، البروج، تحت الآية: ۱۰، ص۱۳۳۶-۱۳۳۷، خازن، البروج، تحت الآية: ۱۰، ۴/۳۶۷، ملتقطاً.

2 ......روح البيان، البروج، تحت الآية: ۱۲، ۱۰/۳۹۱-۳۹۲.

3 ......كنز العمال، كتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانى فى الاخلاق و الافعال المذمومة، الفصل الثانى، ۲/۲۰۲، الجزء الثالث، الحديث: ۷۶۲۱.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (1)

اور حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتا۔ (2)

اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنے ظلم سے باز آنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ظالموں کے ظلم اور شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے، اٰمین۔

اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۶﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے۔ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر پیارا۔ عرش کا مالک عزت والا۔ ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے۔ عرش کا مالک، بڑی عظمت والا ہے۔ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے۔

**﴿اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ: بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے۔﴾** یعنی بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو پہلے دنیا میں پیدا کرتا ہے پھر ان کی موت کے بعد قیامت کے دن انہیں دوبارہ زندہ کرے گا تا کہ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے اور جو پہلی بار پیدا کرنے

1 ......مسند الفردوس، باب الميم، ۳/۵۸۳، الحديث: ۵۸۲۳.

2 ......كنز العمال، كتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثاني في الاخلاق و الافعال المذمومة، الفصل الثاني، ۲/۲۰۰، الجزء الثالث، الحديث: ۷۵۹٤.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اور دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے جب وہ کسی کی پکڑ فرمائے گا تو وہ پکڑ بھی انتہائی سخت ہوگی۔[1]

﴿ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ: اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے۔﴾ یعنی جو کافر اپنے کفر سے توبہ کرکے ایمان لے آئے، اسی طرح جو گناہگار مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرلے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی بخشنے والا ہے بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہگار مسلمان کو توبہ کے بغیر ہی بخش سکتا ہے اور وہی اپنے نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے۔[2]

**هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾**

**ترجمۂ کنزالایمان:** کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔ فرعون اور ثمود۔

﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ: کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہلِ ایمان کو اَذِیَّتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحابُ الاُخدود کا حال بیان کرکے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحابُ الاُخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کرکے تسلی دی جارہی ہے چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بے شک آپ کے پاس فرعون اور اس کی قوم اور ثمود کے ان لشکروں کی خبر آئی ہے جنہیں کافر لوگ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں لائے تھے اور آپ کو ان کے انجام کے بارے میں معلوم بھی ہے کہ وہ لشکر اپنے کفر کے سبب ہلاک کردیئے گئے، لہٰذا آپ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ کے بارے میں بتائیں اور انہیں سابقہ کفار کے حالات اور ان کا انجام سنا کر ڈرائیں کہ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو تمہارا انجام بھی انہی جیسا ہوگا۔[3]

---

1 ......خازن، البروج، تحت الآية: ۱۳، ۳۶۷/۴، جمل، البروج، تحت الآية: ۱۳، ۲۸۸/۸، ملتقطاً.

2 ......روح البيان، البروج، تحت الآية: ۱۴، ۳۹۲/۱۰، جلالين، البروج، تحت الآية: ۱۴، ص۴۹۶، ملتقطاً.

3 ......تفسير كبير، البروج، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ۱۱۵/۱۱، ابو سعود، البروج، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ۸۵۶/۵، جلالين، البروج، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ص۴۹۶، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## آیت "هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ" سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

(1)...... عبرت حاصل کرنے کے لئے کفار کے عذاب سے متعلق سچی تاریخی خبریں معلوم کرنا جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔

(2)...... جب عبرت حاصل کرنے کے لئے کفار کے عذاب کی سچی خبریں معلوم کرنا ثواب کا کام ہے تو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی سیرت وحالات سے متعلق سچی تاریخی خبریں پڑھنا اور پڑھانا، سننا اور سنانا تاکہ ان کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شوق پیدا ہو، یہ بھی ثواب کا کام ہے اور بزرگانِ دین کا عرس منانے اور گیارہویں شریف کی محافل سجانے سے اصل مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو جمع کر کے ان بزرگوں کے سچے حالاتِ زندگی سنائے جائیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا نتیجہ دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زندگی گزاری اور دنیا میں رہ کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کر لیا تو دنیا سے چلے جانے کے بعد اسے کتنی عزت ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی شان کو کتنا بلند کیا اور یوں ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرنے کا ذوق وشوق پیدا ہو، گناہوں سے توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی رغبت پیدا ہو اور لوگ اپنے ظاہر کی اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی اصلاح کرنے کی طرف بھی مائل ہوں البتہ یہ بات خاص طور پر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کا عرس منانا جائز ہے اور منانا بھی چاہئے کہ اس سے لوگوں کو اپنی اصلاح کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن ان کا عرس منانے میں کوئی ایسا کام کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہو، مثلاً عرس کے موقع پر ڈھول بجانا، گانے بجانے کے آلات کے ساتھ قوالی کرنا، آتش بازی کرنا، عورتوں کا ڈانس کرنا اور دیگر وہ تمام چیزیں جنہیں کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، لہٰذا بزرگانِ دین کا عرس اس طرح منائیں کہ اس میں کوئی بھی غیر شرعی کام نہ ہو تاکہ اس کی برکات حاصل ہوں۔ ہمارے زمانے میں شریعت کے دائرے میں رہ کر جو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی اور عرس وغیرہ کئے جاتے ہیں، ان کی شرعی حیثیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر 9 سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا رسالہ "اَلْحُجَّةُ الْفَائِحَةُ لِطِیْبِ التَّعْیِیْنِ وَ الْفَاتِحَةِ" (دن متعین کرنے اور مُرَوَّجہ فاتحہ، سوئم وغیرہ کا ثبوت) مطالعہ فرمائیں۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِیْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىٕهِمْ مُّحِیْطٌ ﴿۲۰﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** بلکہ کافر جھٹلانے میں ہیں۔ اور اللہ ان کے پیچھے سے انھیں گھیرے ہوئے ہے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

﴿بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِیْبٍ: بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفار کا جرم صرف یہ ہی نہیں کہ انہوں نے سابقہ امتوں کے کفار کے حالات سن کر نصیحت حاصل نہ کی بلکہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اُسی طرح آپ کو اور قرآنِ پاک کو بھی جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں جس طرح ان سے پہلی امتوں نے اپنے رسولوں اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کو جھٹلایا حالانکہ قرآنِ پاک کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا معاملہ واضح ہے اور اس کا یہ وصف روشن اور قطعی دلیلوں سے ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ اِن کافروں کو جانتا ہے اور اِن کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ان کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کردے جیسا ان سے پہلے کفار پر نازل کیا گیا تھا۔[1]

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے۔ لوحِ محفوظ میں۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے۔ لوحِ محفوظ میں۔

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ: بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآنِ مجید کے بارے میں کفار کا جو گمان ہے کہ یہ شعر اور کہانت ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن

[1] ……ابو سعود، البروج، تحت الآیۃ: ۱۹-۲۰، ۵/۸۵۶، خازن، البروج، تحت الآیۃ: ۱۹-۲۰، ۴/۳۶۷-۳۶۸، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ہے اور اس کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں سے بڑا ہے اور وہ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ (1)

## قرآنِ کریم کی عظمت وشان

یاد رہے کہ قرآنِ پاک خود ایسا عظمت والا ہے کہ جس پر غسل فرض ہو اُسے پاک ہوئے بغیر قرآنِ پاک کو پڑھنا حرام ہے، وضو کے بغیر اسے چھونا منع ہے، اس کی طرف پیٹھ اور جوتے کرنا منع ہے اور قرآنِ پاک دوسروں کو ایسی عزت دیتا ہے کہ اس کو لانے والا فرشتہ سب فرشتوں سے افضل ہے، جس مہینے میں آیا وہ مہینہ سب مہینوں سے افضل ہے، جس رات میں نازل ہوا وہ رات سب راتوں سے افضل ہے، جس جگہ آیا وہ جگہ سب جگہوں سے افضل ہے، جس زبان میں آیا وہ زبان تمام زبانوں سے افضل ہے اور جس محترم نبی پر نازل ہوا وہ نبی تمام نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سردار ہے۔

1 ...... خازن، البروج، تحت الآية: ٢١-٢٢، ٤/٣٦٨، ابو سعود، البروج، تحت الآية: ٢١-٢٢، ٥/٨٥٦-٨٥٧، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الطَّارِق

## سورۂ طارق کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ طارق مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 17 آیتیں ہیں۔

### ''طارق'' نام رکھنے کی وجہ

اُس ستارے کو طارق کہتے ہیں جو رات میں خوب چمکتا ہے نیز رات میں آنے والے شخص کو بھی طارق کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ستارے کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس لئے اسے ''سورۂ طارق'' کہتے ہیں۔

### سورۂ طارق سے متعلق دو اَحادیث

(1)......حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مغرب کی نماز پڑھائی تو اس میں سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء کی تلاوت کی، (جب حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ بات معلوم ہوئی) تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم لوگوں کو فتنے میں ڈال رہے ہو! کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تم (نماز میں) '' وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ''۔'' وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ''(اور ان کی مثل اور سورتیں) پڑھو۔[2]

(2)......حضرت خالد عدوانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قبیلہ ثقیف کے بازار میں دیکھا کہ آپ ایک لاٹھی کے سہارے کھڑے ہوئے تھے، جب آپ ثقیف والوں کے پاس مدد طلب کرنے آئے تو میں نے انہیں '' وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ '' کی تلاوت کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے یہ

1 ......خازن، تفسیر سورة الطّارق، ٤/٣٦٨.

2 ......سنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورة الطّارق، ٦/٥١٢، الحدیث: ١١٦٦٤.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

سورت ختم فرمائی۔ میں نے اس سورت کو دورِ جاہلیت میں یاد رکھا پھر اسلام قبول کرنے کے بعد اسے پڑھا۔ [1]

## سورۂ طارق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، حشر و نشر اور حساب و جزا پر ایمان لانے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں آسمان اور رات کے وقت خوب چمکنے والے ستارے کی قسم کھا کر یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر انسان پر حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے۔

(2)......انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا گیا تا کہ اسے معلوم ہو جائے کہ پہلی بار پیدا کرنے والا رب تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

(3)...... یہ بتایا گیا کہ جب قیامت کے دن عقائد، اعمال اور نیتیں ظاہر کر دی جائیں گی تو اس وقت مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کے پاس کوئی طاقت اور کوئی مددگار نہ ہو گا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے۔

(4)......آسمان اور زمین کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا گیا کہ قرآنِ مجید کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ یہ حق اور باطل میں فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔

(5)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے جس کی انہیں خبر نہیں۔

## سورۂ بُروج کے ساتھ مناسبت

سورۂ طارق کی اپنے سے ماقبل سورت ''بروج'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں آسمان کی قسم ارشاد فرمائی گئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآنِ مجید کو جھٹلانے والوں کا رد کرنے کے لئے قرآنِ مجید کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

1......مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث خالد العدوانی رضی اللہ عنہ، ۸/۷، الحدیث: ۱۸۹۸۰.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ(۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ(۲) النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ(۳)
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ؕ(۴)

**ترجمۂ کنزالایمان:** آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی۔اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔خوب چمکتا تارا۔کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟خوب چمکنے والا ستارا ہے۔کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے۔

﴿ وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ : آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔﴾ شانِ نزول: ایک رات سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ابوطالب کچھ ہدیہ لائے ،حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کو تناوُل فرما رہے تھے کہ اسی دوران ایک ستارا ٹوٹا اور پوری فضا آگ سے بھر گئی ۔ابوطالب گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’ کہ یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ابوطالب کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق میں) یہ آیات نازل فرمائیں۔چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی اور رات میں خوب چمکنے والے ستارے کی قسم ذکر کرکے ارشاد فرمایا کہ ہر جان پر اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

نگہبان مقرر ہے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ یہاں نگہبان سے مراد فرشتے ہیں۔ (1)

ان فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ یُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً (2) ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے۔

## آیت ”اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... اگرچہ رب تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمائے مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔

(2)...... رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔

﴿ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ: انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قسم ذکر فرما کر یہ بات ارشاد فرمائی کہ ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کے اعمال لکھ لیتا ہے اور اس آیت میں انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے تا کہ وہ یہ بات

1 ......خازن، الطارق، تحت الآیۃ: ۱-۴، ۴/۳۶۸۔

2 ......انعام: ۶۱۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

جان لے کہ جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا ہے وہ اُس انسان کی موت کے بعد جزا دینے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اس دن کے لئے عمل کرے جس دن اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اسے جزا دی جائے گی۔ (1)

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جست کرتے پانی سے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے۔ بے شک اللہ اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے۔

﴿خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ: اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔﴾ یہاں سے وہ چیز بیان کی گئی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھل کر نکلنے والے پانی یعنی مرد اور عورت کے نطفوں سے پیدا کیا جو کہ عورت کے رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں اور یہ نطفہ مَردوں کی پیٹھ اور عورتوں کے سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ یہ پانی عورت کے سینے کے اس مقام سے نکلتا ہے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصے کی بہت سی ان رگوں میں سے آتا ہے جو سینے کے مقام پر ہیں، اسی لئے یہاں ان دونوں مقامات کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ (2)

1 ...... مدارک، الطارق، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۳۳۸۔
2 ...... مدارک، الطارق، تحت الآیۃ: ۶-۷، ص۱۳۳۸، خازن، الطارق، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۴/۳۶۸، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ: بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے۔﴾ یعنی انسان کا اپنی تخلیق میں غور کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ جس رب تعالیٰ نے انسان کو نطفہ سے پہلی بار پیدا کر دیا تو وہ انسان کی موت کے بعد اسے دوبارہ زندگی کی طرف لوٹا دینے پر خاص طور پر قادر ہے۔ (1)

**یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىِٕرُۙ(۹) فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍؕ(۱۰)**

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی۔ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔ تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار۔

﴿یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىِٕرُ: جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس دن چھپی باتوں کو ظاہر کر دیا جائے گا تو اس دن مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے آدمی کے پاس نہ کوئی ایسی قوت ہوگی جس سے وہ عذاب کو روک سکے اور نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اُسے عذاب سے بچا سکے۔ چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ (2)

## قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کر دیئے جائیں گے

معلوم ہوا کہ بندے کے عقائد، نیتیں اور اعمال اگرچہ دنیا میں کسی پر ظاہر نہ ہو سکیں لیکن قیامت کے دن اس کا کیا دھرا سب سامنے آ جائے گا۔ چنانچہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے۔

---

1 ...... صاوی، الطارق، تحت الآیۃ: ۸، ۶/۲۳۴۶، مدارک، الطارق، تحت الآیۃ: ۸، ص۱۳۳۸، ملتقطاً.

2 ...... مدارک، الطارق، تحت الآیۃ: ۹-۱۰، ص۱۳۳۸-۱۳۳۹، خازن، الطارق، تحت الآیۃ: ۹-۱۰، ۴/۳۶۹، ملتقطاً.

3 ...... یونس: ۳۰.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اور ارشاد فرمایا:

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَؕ(۱۳) بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌۙ(۱۴)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا بتادیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا۔ (1)

لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطنی اور پوشیدہ اعمال کو بھی درست کرے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِۙ(۱۱) وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِۙ(۱۲) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌۙ(۱۳) وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِؕ(۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے۔ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے۔ بیشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے۔ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے۔ اور پھاڑی جانے والی زمین کی۔ بیشک قرآن ضرور فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔

﴿ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ: اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے۔﴾ توحید اور حشر و نشر کے دلائل بیان فرمانے کے بعد یہاں سے زمین و آسمان کی قسم ارشاد فرما کر قرآنِ پاک کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آسمان کی قسم جس سے بار بار بارش اترتی ہے اور اس زمین کی قسم جسے سبزہ نکالنے کیلئے پھاڑا جاتا ہے، بیشک قرآن ضرور فیصلہ کردینے والا کلام ہے کہ یہ حق اور باطل میں فرق و امتیاز کردیتا ہے اور قرآن کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے جو نکمی اور بےکار ہو۔ (2)

1 ...... قیامہ: ۱۳، ۱۴۔

2 ...... تفسیر کبیر، الطّارق، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۴، ۱۱/۱۲۲-۱۲۳، خازن، الطّارق، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۴، ۴/۳۶۹، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ان آیات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آسمان جس سے بار بار بارش نازل ہوتی ہے، یہ زمینی پیداوار، نباتات اور درختوں کے لئے باپ کی طرح ہے اور پھاڑی جانے والی زمین نباتات کے لئے ماں کی طرح ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ (1)

## قرآن فیصلہ کُن کلام ہے

قرآنِ مجید کی اس شان اور اس کے علاوہ دیگر شانوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اللہ تعالیٰ کی کتاب، جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کُن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اسے تباہ کر دے گا اور جو اس کے غیر میں ہدایت ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور وہ حکمت والا ذکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں اور جس کے ساتھ دوسری زبانیں مل کر اسے مُشتَبہ و مشکوک نہیں بنا سکتیں، جس سے علماء سیر نہیں ہوتے، جو زیادہ دہرانے سے پرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جِنّات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ مُنصِف ہوگا اور جو اس کی طرف بلائے گا وہ سیدھی راہ کی طرف بلائے گا۔ (2)

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

1 ……روح البیان، الطارق، تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۰/۴۰۰، ملخصاً۔

2 ……ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۴/۴۱۴، الحدیث: ۲۹۱۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزالایمان:** بیشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں۔ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں۔ تو تم کافروں کو ڈھیل دو انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں۔ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں۔ تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو۔

**﴿اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا: بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں۔﴾** اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ بدر میں انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا۔[1]

1 ...... خازن، الطّارق، تحت الآیۃ: ١٥-١٧، ٣٦٩/٤، مدارک، الطّارق، تحت الآیۃ: ١٥-١٧، ص١٣٣٩، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

## سورۂ اعلیٰ کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ اعلیٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

### ’’اعلیٰ‘‘ نام رکھنے کی وجہ

اعلیٰ کا معنی ہے سب سے بلند، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ’’سورۂ اعلیٰ‘‘ کہتے ہیں۔

### سورۂ اعلیٰ سے متعلق 3 احادیث

(1)......حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعہ کی نماز میں ’’سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى‘‘ اور ’’هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ‘‘ پڑھا کرتے تھے اور جب عید جمعہ کے دن ہوتی تو دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔[2]

(2)......حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وتر کی پہلی رکعت میں ’’سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى‘‘ دوسری رکعت میں ’’قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ‘‘ اور تیسری رکعت میں ’’قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ‘‘ پڑھا کرتے تھے۔[3]

---

1 ......خازن، تفسیر سورة الاعلی، ٤/٣٦٩.
2 ......مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة، ص٤٣٥، الحدیث: ٦٢(٨٧٨).
3 ......ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فیما یقرأ به فی الوتر، ٢/١٠، الحدیث: ٤٦٢.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(3)......حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں ''نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سورت ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى'' سے محبت فرماتے تھے۔ [1]

## سورۂ اعلیٰ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)......اس سورت کی ابتداء میں ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت، وحدانیت اور علم و حکمت پر دلالت کرنے والے آثار ذکر کئے گئے۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے قرآنِ مجید یاد کرنا آسان کر دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔

(3)......حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا گیا کہ آپ قرآنِ مجید کے ذریعے نصیحت فرمائیں اور یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے وہ نصیحت مانے گا اور جو بڑا بد بخت ہے وہ آپ کی نصیحت قبول کرنے سے دور ہٹے گا۔

(4)......یہ فرمایا گیا کہ جس نے خود کو پاک کر لیا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح نہ دی تو وہ کامیاب ہو گیا۔

(5)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ خود کو پاک کرنے والوں کا اپنی مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا قرآنِ مجید سے پہلے نازل ہونے والے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

## سورۂ طارق کے ساتھ مناسبت

سورۂ اعلیٰ کی اپنے سے ماقبل سورت ''طارق'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں انسان کی تخلیق اور نباتات سے متعلق کلام کیا گیا ہے۔ [2]

1......مسند امام احمد، ومن مسند علیّ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۱/۲۰۶، الحدیث: ۷۴۲.

2......تناسق الدرر، سورۃ الاعلی، ص۱۳۵-۱۳۶.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

## سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے۔

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى: اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے۔﴾ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اس بات کو بیان فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں، صفات میں، اَسماء میں، اَفعال میں اور اَحکام میں ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی شان کے لائق نہیں ہے اور پاک جگہوں میں عزت و احترام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ (1)

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (2)

اور حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اسے اپنے سجدے میں داخل کر دو۔ (3) یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو۔

## الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪ۙ﴿۲﴾

1 ......جلالین مع صاوی، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱، ۶/۲۳۴۸۔

2 ......مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۳۴۰۔

3 ......ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ، ۱/۳۳۰، الحدیث: ۸۶۹۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے بنا کر ٹھیک کیا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا۔

﴿اَلَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی: جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا۔﴾ یعنی اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرو جس نے ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔[1]

## آیت ''اَلَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی'' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... چھوٹی بڑی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اپنی اس شان کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ خَلَقَ كُلَّ شَیۡءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ[2]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ هُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ[3]

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ خَلَقَ كُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقۡدِیۡرًا[4]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ٹھیک اندازے پر رکھا۔

(2)...... ہر چیز کو پیدا فرمانے میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے۔ قرآن پاک میں کئی مقامات پر مختلف چیزوں کو پیدا

1 ...... مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۲، ص ۱۳٤۰۔
2 ...... انعام: ۱۰۱۔
3 ...... رعد: ١٦۔
4 ...... فرقان: ۲۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کرنے کی حکمت بیان کی گئی ہے، جیسے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اور ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّؕ-یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﳔ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ(۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس نے اندازہ پر رکھ کر راہ دی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی۔

﴿وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى: اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اس ربِّ عَزَّوَجَلَّ

1 ......ذاریات: ۴۹۔
2 ......طلاق: ۱۲۔
3 ......ملک: ۲۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کے نام کی پاکی بیان کرو جس نے تمام مخلوقات میں سے ہر مخلوق کو اس کی ذات اور صفات میں صحیح اندازے پر رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، ستاروں، عناصر، مَعادن، نباتات، حیوانات اور انسانوں کو مخصوص جسامت عطا کی اور ان میں سے ہر ایک کے باقی رہنے کی مدت مُعَیَّن اندازے پر رکھی اور ان کی صفات، رنگ، ذائقے، بو، حسن، قباحت، سعادت، بدبختی، ہدایت اور گمراہی کی مقدار خاص اندازے پر رکھی، اور راہ دکھانے کے بارے بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھائی برائی اور سعادت و بدبختی کے راستے دکھا دیے۔ (1)

## انسان اچھا یا برا راستہ چننے کا اختیار رکھتا ہے

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو راستے دکھا دیے ہیں اور ان راستوں میں سے کسی ایک کو چن لینے پر ایک طرح کا اختیار بھی دے دیا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ وہ جس راستے کو چاہے اختیار کرے، جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا۔ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا ناشکری کرنے والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝ۙ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝ۙ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ۙ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔ بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

---

1 ...... تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۱۲۹، ملتقطاً۔
2 ...... دھر: ۲، ۳۔
3 ...... شمس: ۷-۱۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

زیرِ تفسیر آیت کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس رب عَزَّوَجَلَّ کے نام کی پاکی بیان کرو جس نے ہر مخلوق کی غذا اور روزی مقدر کی اور انسانوں کو ان کی غذاؤں، دواؤں اور ان کے دُنْیَوی اُمور کی ان چیزوں کی طرف راہ دی جن میں ان کی مَصلحت ہے اور درندوں، پرندوں اور حشرات الارض کو ان کے مَعاش اور ان کی ضروریات کا راستہ دکھایا۔ (1)

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی ہر مخلوق کو اس کی روزی کا راستہ کس طرح دکھایا ہے اس کا نظارہ اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق کو اپنی مقررہ روزی حاصل کرتے دیکھ کر کیا جاسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی کے عجائبات ہر جگہ دیکھے جاسکتے ہیں۔ حیوانات میں اس موضوع پر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے امام دمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتاب ''حیاتُ الحیوان'' کا مطالعہ فرمائیں۔

وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور جس نے چارہ نکالا۔ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور جس نے چارہ نکالا۔ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا۔

﴿وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى: اور جس نے چارہ نکالا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل قدرت کے ساتھ زمین سے مختلف اَقسام کی نباتات اور طرح طرح کی گھاس پیدا کی جسے جانور چرتے ہیں، پھر اس کا سرسبز ہونا ختم کرکے اسے خشک سیاہ کر دیا۔ (2)

## دنیا اور اس کی نعمتوں کا حال

ان آیات میں سرسبز چارے کا جو حال بیان کیا گیا کہ شروع میں سرسبز اور بعد میں خشک ہو کر سیاہ، بے کار ہوجاتا ہے یہی حال دنیا اور اس کی نعمتوں کا بھی ہے کہ یہ اگرچہ سبزے کی طرح خوشنما نظر آتی ہیں لیکن یہ بہت جلد فنا ہونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دُنْیَوی زندگی کی مثال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ......جمل، الاعلی، تحت الآیۃ: ٣، ٨/٢٩٧۔

2 ......روح البیان، الاعلی، تحت الآیۃ: ٤-٥، ١٠/٤٠٥، طبری، الاعلی، تحت الآیۃ: ٤-٥، ١٢/٥٤٣-٥٤٤، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا
یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ
اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا
اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ
یَّتَفَكَّرُوْنَ [1]

ترجمۂ کنزالعرفان: دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جن سے انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑ لی اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔ ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں۔

اور جو لوگ آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طلبگار ہیں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ
اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ (۱۵)
اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا
النَّارُ ۖ٘ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا
كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ [2]

ترجمۂ کنزالعرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہوگیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا
نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلٰىهَا
مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا (۱۸) وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ

ترجمۂ کنزالعرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ

❶ ......یونس: ۲۴۔
❷ ......ہود: ۱۵، ۱۶۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا (1)

مذموم، مردود ہوکر داخل ہوگا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا ہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا دھوکہ دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا کی قلیل زندگی میں کھو جانے اور اس کی فانی نعمتوں میں مست ہو کر اپنی آخرت کو بھول جانے سے محفوظ فرمائے اور ہر مسلمان کو اپنی آخرت بہتر کرنے کی فکر اور سوچ عطا فرمائے اور آخرت سنوارنے کے لئے تیاری کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

## سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ (۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔

1 ...... بنی اسرائیل: ۱۸، ۱۹۔ 2 ...... فاطر: ۵۔ 3 ...... لقمان: ۳۳۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے۔

﴿ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے۔﴾ جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر نازل ہوتے تو وہ ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس اندیشے سے اُس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے کہ کہیں بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔''[1]

تفسیرِ جمل میں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بشارت ہے کہ آپ کو قرآنِ پاک حفظ کرنے کی نعمت کسی محنت کے بغیر عطا ہوئی ہے اور یہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی اور عظیم کتاب کسی محنت و مشقت اور تکرار کے بغیر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حفظ ہو گئی۔[2]

## آیت ''سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى'' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......علم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(2)......حضورِ پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پڑھایا ہے۔

(3)......حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استاد نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اس کے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچانے پر مامور ہیں۔

(4)......حضورِ انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا علم بہت اعلیٰ ہے۔

(5)......مخلوق میں سے کوئی نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے برابر عالم نہیں ہے۔

(6)......انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہونے والی بھول بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں اور اس میں ہزارہا حکمتیں ہوتی ہیں، جیسے سارے عالَم کا ظہور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک نسیان کی برکت سے ہے، لہٰذا

1......خازن، الاعلی، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۳۷۰۔

2......جمل، الاعلی، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۲۹۸، ملخصاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ہماری اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھول میں بڑا فرق ہے۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُؕ-اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰىؕ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور چھپے کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔

﴿ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ: مگر جو اللہ چاہے۔﴾ اس استثناء کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے 4 قول درج ذیل ہیں،

(1)…… یہ استثنا تبرُّک کے لئے ہے، حقیقت میں حاصل نہیں ہوا اور جب اللہ تعالیٰ نے پڑھا دیا تو اس کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کوئی چیز نہیں بھولے۔

(2)…… اس استثناء سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوئی چیز بھلانا چاہے تو وہ اس پر قدرت رکھتا ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ لَىٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ [1] ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں اسے لے جاتے۔

اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا۔

(3)…… اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ (قرآن مجید میں سے) جو کچھ پڑھیں گے اس میں سے کچھ نہ بھولیں گے البتہ جس آیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود چاہے گا وہ آپ کو بھلا دے گا اور اس کی صورت یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ فرما دے گا۔ یاد رہے کہ جن آیتوں کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہوئے ہیں وہ تمام آیتیں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہیں بھولے بلکہ ان میں سے جن آیتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا انہیں آپ کے دل سے اٹھا لیا۔

1 ……بنی اسرائیل: ۸۶.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(4)……یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں بھولنے سے معروف معنی مراد ہوں یعنی عارضی طور پر بھول جانا،اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ قرآنِ مجید میں سے کچھ نہ بھولیں گے البتہ جو اللّٰہ تعالیٰ خود چاہے وہ بھول جائیں گے، پھر وہ چیز ہمیشہ کے لئے بھولی نہ رہے گی بلکہ بعد میں یاد آجائے گی۔اس معنی کی تائید ان احادیث سے ہوتی ہے جن میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کسی آیت کو بھول جانے کا ذکر ہے اور ان سے یہ واضح ہوتا ہے بعض مواقع پر حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (عارضی طور پر) کچھ آیات بھولے تھے اور آپ کا یہ بھولنا امت کے بھولنے کی طرح نہیں ہے۔[1]

﴿ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى: بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بلند آواز سے پڑھتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور آپ کے دل میں جو قرآن بھول جانے کا خوف ہے اسے بھی جانتا ہے، لہٰذا آپ اسے بھول جانے کا خوف نہ کریں، یہ ہمارے ذِمّہ کرم پر ہے کہ آپ قرآن نہ بھولیں۔[2]

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ بندوں کے ظاہری افعال اور ان کے اقوال جانتا ہے اور ان کے پوشیدہ اقوال اور افعال سے بھی خبردار ہے۔[3]

## ظاہر و باطن دونوں کو درست رکھنا چاہئے

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو اپنا ظاہر بھی ٹھیک کرنا چاہئے اور اپنا باطن بھی درست رکھنا چاہئے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ اس کے ہر ظاہری، باطنی قول اور فعل سے باخبر ہے، جیسا کہ ہمارے ظاہری اور پوشیدہ اعمال کے بارے میں ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ[4]

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور وہ تمہارے سب کام جانتا ہے۔

1……تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۱/۱۳۱، روح البیان، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۰/۶۰۴، روح المعانی، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۵/۴۴۴-۴۴۵، ملتقطاً۔

2……تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۱/۱۳۱۔

3……تفسیر سمرقندی، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۳/۴۷۰۔

4……انعام: ۳۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ بلند آواز سے کہی گئی بات کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ جو ہماری آیتوں میں سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت میں امان سے آئے گا۔ تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے مابین معاملے کو اچھا کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملے کو کافی ہوگا اور جس نے اپنے باطن کی اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو درست کر دے گا۔ (3)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے باطن کو سنوارنے کی بھرپور کوشش کرے اور اس کے لئے یہ دعا بھی مانگا کرے، چنانچہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا سکھائی "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّآلِّ وَلَا الْمُضِلِّ" اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو نیک و صالح بنا دے۔ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، میں تجھ سے وہ اچھا گھر بار، مال اولاد، جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ گر ہو مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے۔ (4)

1 ...... اعلیٰ: ۷۔
2 ...... حم السجدۃ: ۴۰۔
3 ...... جامع صغیر، حرف المیم، ص۵۰۸، الحدیث: ۸۳۳۹۔
4 ...... ترمذی، احادیث شتی، ۱۲۳-باب، ۵/۳۳۹، الحدیث: ۳۵۹۷۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ﴿۸﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کردیں گے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کردیں گے۔

﴿وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى: اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کردیں گے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم آپ کو اس طریقے کی توفیق دیں گے جس سے آپ کے لئے وحی کو یاد کرنا آسان اور سہل ہوجائے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ہم آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق عطا کریں گے جس سے جنت کا راستہ آسان ہوجائے گا۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ہم آپ پر وحی کا نازل ہونا آسان کردیں گے تاکہ آپ سہولت کے ساتھ وحی یاد کرسکیں، اسے جان سکیں اور اس پر عمل کرسکیں۔ چوتھا معنی یہ ہے کہ ہم آپ پر آسان شرعی احکام اور قوانین نازل کریں گے (اور ان پر عمل کرنا لوگوں کے لئے دشوار نہ ہوگا)۔[1]

## فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت کام دے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے۔

﴿فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى: تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے۔﴾ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر نصیحت فائدہ دے اور کچھ لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں تو آپ اس قرآنِ مجید سے نصیحت فرمائیں۔

### نصیحت فائدہ دے یا نہ دے، بہر حال نصیحت کرنے کا حکم ہے

یاد رہے کہ یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت

[1] ...... تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۸، ۱۱/۱۳۲، مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۸، ص۱۳۴۱، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیات میں مفہومِ مخالف کا اعتبار نہیں ہے اور یہ آیت بھی انہیں آیات میں سے ہے اور قرآنِ پاک میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں، جیسے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ﳓ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کافروں کی طرف سے اَذِیَّت پہنچنے کا خوف نہ ہو تو نمازوں میں قصر نہیں کر سکتے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر کے دوران چاہے امن ہو یا خوف دونوں صورتوں میں (4 رکعت والی) نمازوں میں قصر کی جائے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں۔

اس ممانعت کا یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ بدکاری سے بچنا نہ چاہتی ہوں تو تم انہیں بدکاری پر مجبور کرو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہر صورت انہیں بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور اس سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر نہ اس میں مرے اور نہ جئے۔

1 ……النساء: ۱۰۱۔ 2 ……نور: ۳۳۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور نصیحت سے وہ بڑا بد بخت دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر وہ نہ اس میں مرے گا اور نہ جئے گا۔

﴿سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى: عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، عنقریب آپ کی نصیحت وہ مانے گا جو اللہ تعالیٰ سے اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے اور آپ کی نصیحت سے وہ دور ہوگا اور اس نصیحت کو قبول نہیں کرے گا جو آپ کا دشمن بن کر بڑا بد بخت کافر ہے، جیسے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل وغیرہ اور وہ بد بخت کافر جہنم کی سب سے بڑی آگ میں جائے گا، پھر وہ نہ اس میں مرے گا کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے اور نہ ایسا جینا جئے گا جس سے کچھ بھی آرام پا سکے۔[1]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نصیحت کو تسلیم کرتا ہے وہ خَشیتِ الٰہی کے زیور سے آراستہ ہے۔

## قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

**ترجمۂ کنزُالایمان:** بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى: بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا۔﴾ اس آیت میں لفظ ''تَزَكّٰى'' کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے زکوٰۃ ادا کرکے مال کو پاک کرنا مراد ہے، اس صورت میں یہ آیت زکوٰۃ فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔[2] لیکن اس آیت کے زکوٰۃ سے متعلق ہونے پر اشکال ہے کیونکہ یہ سورت مکی ہے جبکہ زکوٰۃ کا حکم مدینہ

1 ...... مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۳، ص۱۳۴۱، روح البیان، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۳، ۱۰/۴۰۸-۴۰۹، ملتقطاً.

2 ...... تفسیرات احمدیہ، الاعلی، ص۷۴۰.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

منورہ میں نازل ہوا۔

## صوفیاء کے نزدیک تَزَکِّیَہ کا مطلب

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہ نے تحریر فرمایا ہے کہ صوفیاء کے نزدیک تزکیہ کا (مطلب) دل (کو) بُرے عقیدے، بُرے خیالات (اور) تصورِ غیر سے پاک کرنا ہے۔ دل کی صفائی یا وہبی ہے یا کسبی یا عطائی۔ وہبی تزکیہ پیدائشی ہوتا ہے، کسبی اپنے اعمال سے (جبکہ) عطائی کسی کی نظر سے، جیسے بادل اور سورج دور رہتے ہوئے بھی گندی زمین کو پاک کردیتے ہیں، ایسے ہی اللہ والوں کی نظر دور سے بھی گندے دلوں کو پاک کردیتی ہے۔[1]

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

﴿ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى: اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔﴾ یعنی اور اس نے نماز شروع کرنے کی تکبیر کہہ کر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ اس آیت سے نماز شروع کرنے کی تکبیر ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا حصہ نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰی کے ہر نام سے نماز شروع کرنا جائز ہے۔ بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کہ '' تَزَكّٰى '' سے صدقۂ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستے میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔[2]

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا
لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾

1 ...نور العرفان، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۴، ص۹۷۷۔

2 ...مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۵، ص۱۳۴۱، تفسیرات احمدیہ، الاعلی، ص۷۴۰، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزالایمان:** بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی۔ بیشک یہ اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

**﴾بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔﴿** اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور جو چیز باقی رہنے والی ہے وہ فانی سے بہتر ہے اور اے لوگو! تمہارا حال یہ ہے کہ تم دنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دیتے ہو اسی لئے تم وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں گے۔ بیشک پاکی حاصل کرنے والوں کے کامیاب ہونے اور آخرت کے بہتر ہونے کی بات قرآنِ پاک سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ بات تمام صحیفوں میں موجود ہے اور انہی میں سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفے بھی ہیں۔

حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”دنیا چونکہ ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کا کھانا، پینا، عورتیں، دنیا کی لذتیں اور اس کی رنگینیاں ہمیں جلد دیدی گئیں جبکہ آخرت ہماری نظروں سے غائب ہے، اس لئے جو چیز ہمیں جلد مل رہی ہے ہم اسے پسند کرنے لگ گئے اور جو بعد میں ملے گی اسے ہم نے چھوڑ دیا۔“[1]

## دُنْیَوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلا دیا جائے

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دُنْیَوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ وہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارے اور

[1] ……خازن، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۶-۱۹، ۴/۳۷۱، مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۶-۱۹، ص۱۳۴۱، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے جبکہ فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

اور ارشاد فرمایا:

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْاؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو کیا یہ لوگ زمین پر نہیں چلے تا کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا اور بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کیلئے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

لہٰذا اے بندے!

وَابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے اپنا حصہ نہ

(1) انعام: ۳۲۔ (2) یوسف: ۱۰۹۔ (3) بنی اسرائیل: ۱۸، ۱۹۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اِلَیْكَ وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ (1)

بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی فانی نعمتوں اور بہت جلد ختم ہو جانے والی لذتوں میں کھونے سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے اور اسے بہتر بنانے کے لئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

﴿وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى: اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔﴾ آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے بہتر ہے کہ وہاں کی نعمتیں ہر اعتبار سے دنیا کی نعمتوں سے افضل ہیں اور ان کے حصول میں کوئی تکلیف ومشقت نہ ہوگی اور استعمال میں کوئی بیماری وغیرہ نہ ہوگی اور باقی رہنے والی اس طرح ہیں کہ کبھی فنا نہ ہوں گی۔

1 ...... قصص: ۷۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْغَاشِيَة

## سورۂ غاشیہ کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ غاشیہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 26 آیتیں ہیں۔

### ”غاشیہ“ نام رکھنے کی وجہ

غاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی چیز، اور اس کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے ”سورۂ غاشیہ“ کہتے ہیں۔

### سورۂ غاشیہ سے متعلق حدیث

حضرت ضحاک بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف خط لکھ کر پوچھا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے ساتھ کونسی سورت کی تلاوت فرماتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں ”هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ“ کی تلاوت فرماتے تھے۔ (2)

### سورۂ غاشیہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

---

1 ......خازن، تفسیر سورة الغاشية، ٣٧١/٤.

2 ......ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة، ٢٤/٢، الحديث: ١١١٩.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(1)......اس کی ابتداء میں قیامت کی ہولناکیاں، کفار کی بدبختی، مسلمانوں کی خوش بختی، اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(2)......اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قدرت اور علم وحکمت پر اونٹ کی تخلیق، آسمان کی بلندی، پہاڑوں کو زمین میں نصب کرنے اور زمین کو بچھانے کے ذریعے اِستدلال کیا گیا ہے۔

(3)......اس سورت کے آخر میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف نصیحت کر دینا ہے کسی کو مسلمان کر کے ہی چھوڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں اور یہ بتایا گیا کہ جو کفر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بڑا عذاب دے گا اور قیامت کے دن سب لوگ حساب اور جزا کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

## سورۂ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت

سورۂ غاشیہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''اعلیٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اعلیٰ میں مسلمانوں، کافروں، جنت اور جہنم کے اوصاف اِجمالی طور پر بیان ہوئے اور سورۂ غاشیہ میں ان چیزوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی۔

[1]......تناسق الدرر، سورة الغاشية، ص۱۳۶۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک تمہارے پاس چھا جانے والی مصیبت کی خبر آچکی۔

﴿ هَلْ اَتٰىكَ: بیشک تمہارے پاس آچکی۔﴾ اس آیتِ مبارکہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب ہے کہ اے دو عالَم کے سردار! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کے پاس ایسی مصیبت کی خبر آچکی جو چھا جانے والی ہے۔ اس سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور ہولناکیاں ہر چیز پر چھا جائیں گی۔ (1) یونہی اس دن کافروں کے دلوں پر غشی اور چہروں پر سیاہی چھا جائے گی جبکہ فرمانبردار مسلمانوں کے دلوں پر خوشی اور چہروں پر روشنی چھا جائے گی۔

## وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بہت سے چہرے اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔

﴿ وُجُوْهٌ: کتنے ہی منہ۔﴾ قیامت کی خبر کا تذکرہ کرنے کے بعد یہاں ان احوال کا بیان کیا گیا ہے جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے چنانچہ بہت سے چہرے جو دنیا میں اللّٰہ والوں کے رُوبَرو اکڑتے تھے، وہاں ہر طرح ذلیل ہوں گے، قبروں سے سر کے بل چل کر محشر میں پہنچیں گے، وہاں منہ کالے، دونوں ہاتھ بندھے ہوئے اور گلے میں طوق ہوگا، ہر دروازے پر بھیک مانگیں گے مگر دھتکارے جائیں گے اور ایک دوسرے پر لعنت کر رہے ہوں گے۔

## عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةً ﴿۴﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** کام کریں مشقت جھیلیں۔ جائیں بھڑکتی آگ میں۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے۔ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

---

(1) روح البیان، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/ ۴۱۲، مدارک، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱، ص ۱۳۴۲، خازن، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۳۷۱.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ: کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے۔﴾ حضرت عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے، بت پرست تھے یا کتابی کافر جیسے راہب اور پجاری کہ اُنہوں نے اپنی طرف سے عبادت وریاضت کے نام پر محنتیں بھی اُٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔ [1] یونہی جوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بدمذہبوں کی اپنے باطل عقائد کے تحفظ وترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہیں گی کیونکہ آخرت میں ثواب اور نجات کا مدار دامنِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وابستگی پر ہے اور وہ انہیں نصیب نہیں۔ بغیر روح جسم بے کار اور بغیر ایمان عبادت برباد۔ اور اگر آیت میں مشقت سے مراد آخرت کی مشقت ہے تو یہ اُس مشقت کو اس لئے اٹھائیں گے کیونکہ انہوں نے کفر کے مقابلے میں ایمان کو اختیار نہیں کیا اور روزۂ رمضان، گرمیوں کے حج اور جہاد کی تپشیں نہ جھیلیں، لہٰذا اس آگ کی گرمی جھیلنا پڑے گی جو دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہے۔ اور مشقت کی صورت قیامت کے دن اس طرح ہوگی کہ وہ آگ کے پہاڑ پر چڑھیں گے، اتریں گے۔ جس مال سے زکوٰۃ نہ دی ہوگی، اس سونے چاندی کے پتر ے بنا کر ان کی پسلیاں، پیشانیاں، داغی جائیں گی، ان کے جانوران کے بدن میں سینگ گھونپیں گے اور انہیں پاؤں سے روندیں گے۔ یہاں مشقت کی چند صورتیں بیان ہوئیں، ان کے علاوہ نجانے وہ لوگ کیسی کیسی مشقت اٹھائیں گے۔

تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ؕ﴿۵﴾ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں۔ ان کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے۔ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔

[1] ...... خازن، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۳، ۴ / ۳۷۱-۳۷۲.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالعرفان: انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔ ان کے لیے کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا۔

﴿تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ: انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنمیوں کو جب پیاس لگے گی تو انہیں گرم چشموں کا پانی پلایا جائے گا جو ان کے اندرونی حصوں کو جلا کر رکھ دے گا اور کھانے میں انہیں کانٹوں کی خوراک دی جائے گی جو پیٹ میں آگ لگا دے گی۔

یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا اور جن لوگوں کو عذاب دیا جائے گا اُن کے بہت سے طبقے ہوں گے بعض کو زَقُّوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غِسْلِیْن یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اَشیاء بیان کی گئی ہیں۔

نیز آیت نمبر 6 میں ضَرِیع کا لفظ ہے۔ ضَرِیع عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دِہ ہوتی ہے۔ کفار کے ساتھ اس خوراک کی مناسبت یہ ہے کہ چونکہ کفار دنیا میں سُور، سود، جوئے وغیرہ حرام کمائیوں کی پرواہ نہ کرتے تھے اور شریعت کی پابندیاں توڑ کر کھاتے تھے، اس لئے انہیں یہ کھانے دیئے جائیں گے۔

﴿لَا یُسْمِنُ: جو نہ موٹا کرے۔﴾ یعنی اُن سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف دور کرے، دوسرا یہ کہ بدن کو طاقت پہنچائے اور فربہ کرے تو یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ کھانا تو حقیقت میں شدید عذاب کی ایک قسم ہے۔

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے۔

﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ: بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کے لئے وعیدیں بیان کی گئیں اور اب یہاں سے ایمان والوں کے اَحوال بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے چہرے عیش وخوشی میں اور نعمت وکرامت میں ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیزگار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم، نہ رب عَزَّوَجَلَّ کا عتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں خدا عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے چین کا ذریعہ ہے۔

لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ۙ﴿۹﴾

**ترجمۂ کنزُالایمان:** اپنی کوشش پر راضی۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اپنی کوشش پر راضی ہوں گے۔

﴿ لِسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ: اپنی کوشش پر راضی ہوں گے۔﴾ یعنی قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔ [1] اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی ہے کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہوگی۔

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ۘ﴿۱۲﴾
فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾

1 ......مدارك، الغاشية، تحت الآية: ٩، ص ١٣٤٣.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: بلند باغ میں۔ کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں رواں چشمہ ہے۔ اس میں بلند تخت ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بلند باغ میں۔ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں جاری چشمے ہوں گے۔ اس میں بلند تخت ہوں گے۔

﴿فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ: بلند باغ میں۔﴾ نیک اعمال کرنے والے جنت میں ہوں گے جو کہ شان کے لحاظ سے بھی بلند ہے اور مکان و جگہ کے لحاظ سے بھی اونچی ہے۔ (1) مومنوں اور بلند جنت میں مناسبت یہ ہے کہ چونکہ مومن دنیا میں عاجز و مسکین بن کر رہے، تکبر اور غرور سے دور رہے، اس کے عوض رب تعالیٰ انہیں بلندی اور شان عطا فرمادے گا۔

﴿لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً: اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔﴾ جنتی لوگ جنت میں نہ تو ناجائز بات سنیں گے جیسے جھوٹ، غیبت اور نہ ہی تکلیف دہ باتیں جیسے لعن طعن اور تشنیع۔ یونہی جنتی نہ کوئی بے فائدہ بات سنیں گے اور نہ کوئی بیہودہ بات اور نہ دوزخیوں کی چیخ پکار جس سے ان کے عیش و آرام اور لذت و راحت میں خلل آئے۔ اس آیت سے اشارتاً یہ بھی سمجھایا گیا کہ بیہودہ باتوں سے بچنا نیک لوگوں کا شیوہ ہے جیسے یہاں اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کی فضیلت کے طور پر اسے بیان فرمایا۔

﴿فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ: اس میں بلند تخت ہوں گے۔﴾ جنت میں ایسے بلند تخت ہوں گے جن کی بلندی سو گز ہوگی مگر جب جنتی ان پر چڑھنا یا ان سے اترنا چاہیں گے تو وہ تخت خود بخود اوپر یا نیچے آجائیں گے۔ (2)

وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور چنے ہوئے کوزے۔ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین۔ اور پھیلی ہوئی چاندنیاں۔

(1) ……خازن، الغاشیة، تحت الآیة: ۱۰، ۴/۳۷۲۔

(2) ……روح البیان، الغاشیة، تحت الآیة: ۱۳، ۱۰/۴۱۵، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے۔ اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے۔

﴾ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ: اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے۔﴿ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ چشموں کے کناروں پر ترتیب سے گلاس رکھے ہوئے ہوں گے جن کی ترتیب کا حسن اور صفائی دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہوگی جیسے اگر کسی کے خوبصورت کچن میں جائیں جہاں ہر چیز نہایت ترتیب اور نفاست سے رکھی ہو تو اس منظر سے ہی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جنتی جب اُن گلاسوں سے دودھ، شہد، شراب وغیرہا پینا چاہیں گے تو وہ انہیں خود ہی بھرے ہوئے ملیں گے۔ کوزے تو چشموں کے کنارے چنے ہوئے ہوں گے جبکہ ان کے گھروں کا منظر بھی قابلِ دید ہوگا کہ وہاں قالین بچھے ہوں گے جو بہت آرام دہ اور نہایت ہی خوشنما ہوں گے اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔

یہاں جداگانہ عرض ہے کہ گھر کی اَشیاء کا نفاست و صفائی اور ترتیب سے ہونا ایک عمدہ خوبی ہے لہٰذا گھروں میں جو اشیاء موجود ہوں انہیں ترتیب اور ڈھنگ سے رکھنا چاہیے۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وقفۃ

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔

﴾ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے۔﴿ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور انہیں جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے کارخانۂ قدرت اور عجائباتِ عالَم میں نظر کرنے کی ہدایت فرمائی کہ وہ دیکھیں، غور کریں اور سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں، اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہو سکتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کیسا بنایا گیا ہے۔

## اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات

اونٹ قدرت کی عجیب صنعت ہے اور اس میں چند چیزیں بہت عجیب ہیں،

(1)……جانور زینت کے لئے پالے جاتے ہیں، یا کھیتی باڑی کے لئے، یا بوجھ لادنے، یا سواری کے لئے، یا دودھ یا گوشت کے لئے، اونٹ میں یہ ساری باتیں موجود ہیں۔

(2)……یہ ریت کا جہاز ہے اور یہ کانٹے اور معمولی چیزوں کو کھا کر گزارہ کر لیتا ہے اور دس پندرہ دن بغیر کھانے پانی کے نکال لیتا ہے۔

(3)……اونٹ میں اطاعت اور عشق کمال درجے کا ہے، چنانچہ ایک بچہ اس کو جہاں چاہے لے جائے اور حُدی کے اَشعار سن کر ایسی مستی میں آتا ہے کہ طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھا کر بہت زیادہ راستہ طے کر لیتا ہے۔[1]

وَ اِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا۔ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔

﴿وَ اِلَى السَّمَآءِ: اور آسمان کو۔﴾ یعنی کیا کفارِ مکہ نے آسمان کو اس طور پر نہیں دیکھا جس کا وہ دن رات مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ ستونوں اور کسی سہارے کے بغیر کیسا اونچا کیا گیا ہے۔[2]

﴿وَ اِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ: اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔﴾ یعنی کیا کافروں نے ان پہاڑوں کو نہیں دیکھا جنہیں زمین میں نصب کر دیا گیا کہ نہ وہ ہوا سے اڑتے ہیں اور نہ زلزلہ سے گرتے ہیں بلکہ زمین کیلئے سہارا اور اس کیلئے میخوں کے قائم مقام ہیں۔ نیز انسانوں کیلئے ہزارہا فوائد پر مشتمل ہیں چنانچہ ان میں سے لعل، ہیرے، مَعدنیات،

---

1……خازن، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱۷، ۴/۳۷۳، ملتقطاً.

2……روح البیان، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱۸، ۱۰/۴۱۷.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

چشمے دریا وغیرہ ہزار ہا قسم کی چیزیں نکلتی ہیں۔

## روحانی پہاڑ

صوفیاءِ کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِمْ روحانی پہاڑ ہیں جو کبھی راہِ حق سے نہیں بھٹکتے، اپنے معتقدین کو قائم رکھتے ہیں، ایمان وعرفان کے سرچشمے ہیں، اَسرارِ الٰہیہ کے خزانے اِن سے برآمد ہوتے ہیں جن کا سلسلہ تا قیامت قائم رہے گا۔

وَ اِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین کو کیسے بچھائی گئی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔

﴿وَ اِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ: اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔﴾ یعنی جس زمین پر کافر چلتے پھرتے ہیں، کیا اس کی طرف انہوں نے یوں نہیں دیکھا کہ یہ کیسے پانی پر بچھائی گئی ہے۔ اگر یہ انصاف کی نگاہ سے ان شاہکاروں کو دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے کی طرف کوئی راہ نہ پاتے۔

یاد رہے کہ اگر زمین کی ساخت اور اس کے فوائد واَسرار لکھنے بیٹھیں تو شاید ہزاروں کتابوں میں بھی نہ سما سکیں۔ اسی ایک زمین کے متعلق جدید علوم کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے جیسے علمِ جغرافیہ اور علمِ اَرضیات کی مختلف شاخیں۔ بظاہر ساری زمین یکساں ہے مگر اس میں بے حد تَنَوُّع ہے۔ پاک و ہند کی سرزمین اور طرح کی ہے اور عرب کی سرزمین اور طرح کی۔ کہیں سے سونا نکلتا ہے، کہیں سے تیل اور کہیں سے دیگر دھاتیں۔ ایسے ہی انسان بظاہر یکساں ہیں مگر درحقیقت بہت مختلف ہیں، کسی دل سے گندگی نکلتی ہے اور کسی سے معرفتِ الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

فَذَكِّرْ ﵕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﵕ ﴿۲۱﴾



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم نصیحت سناؤ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو تم نصیحت کروتم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو۔

﴿فَذَكِّرْ: تو تم نصیحت کرو۔﴾ اللّٰہ تعالٰی کی قدرت کے عجائبات بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ اللّٰہ تعالٰی کی نعمتوں اوراس کی قدرت کے دلائل بیان فرما کر لوگوں کو سمجھاؤ اور نصیحت کرو۔ اس آیت میں اوّلین خطاب تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہے لیکن آپ کے وسیلے سے سب مسلمانوں کو خطاب ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

## جدید علوم کو حاصل کرنا نفع بخش ہے

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جدید علوم کا حاصل کرنا نہایت نفع بخش ہے کہ مثلاً مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے صرف وہی چار آیتیں دہرا کر تو نہیں سمجھایا جائے بلکہ غور وفکر کے بعد جو معارِف واَسرار اور حکمتیں سمجھ آئیں گی ان کو بیان کرکے سمجھایا جائے گا اور ان حکمتوں کو سمجھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ مذکورہ چیزوں کے متعلق جدید علوم ہیں تو اگر انہیں سمجھ اور سیکھ لیا جائے تو عام آدمی کی بنسبت زیادہ اچھے طریقے سے قدرتِ الٰہی کا بیان کیا جاسکتا ہے۔

لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم کچھ ان پر کڑوڑا نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم کچھ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔

﴿لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ: تم کچھ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ انہیں مسلمان کرکے ہی چھوڑیں بلکہ اللّٰہ تعالٰی کا پیغام احسن طریقے سے پہنچادینا آپ کا کام ہے۔ اس کے بعد اگر سارے لوگ کافر رہیں تو آپ کا کچھ نہیں بگڑتا جیسے اگر سورج سے کوئی روشنی نہ لے یا بادل



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

سے فیض نہ لے تو اس سے سورج یا بادل کا نقصان نہیں ہے۔ یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ آپ انہیں جبراً مسلمان نہ کریں بلکہ اسلام کی تعلیمات پہنچا کر قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ان پر چھوڑ دیں۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَۙ(۲۳) فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَؕ(۲۴) اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْۙ(۲۵) ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ۠(۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں جو منہ پھیرے اور کفر کرے۔ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے۔ پھر بیشک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔ تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے۔ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے۔

﴿ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ: ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، انہیں مسلمان کر کے چھوڑنا یا مجبور کر کے مسلمان بنانا آپ کی ذمہ داری نہیں بلکہ پیغام پہنچانا آپ کی ذمہ داری تھی تو آپ کے سمجھانے اور نصیحت فرمانے کے بعد جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں بڑا عذاب دے گا کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا کیونکہ مرنے کے بعد انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور حشر کے میدان میں ان کا حساب بھی ہم نے ہی لینا ہے۔

یاد رہے کہ کفار کے لئے بہت سے عذاب ہیں: نزع کے وقت، قبر میں، محشر میں اور جہنم میں، ان سب میں بڑا عذاب دوزخ کا ہے، باقی اس کے مقابلے میں چھوٹے ہیں کیونکہ دوزخ کا عذاب دائمی ہے، اس میں سخت رسوائی بھی ہے، اس میں ہر طرح کا عذاب ہے: کھانے، پینے، رہنے سہنے، زہریلے جانور سب کا عذاب، ان وجوہات سے اسے بڑا عذاب کہا گیا۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْفَجْر

## سورۂ فجر کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ فجر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

### ''فجر'' نام رکھنے کی وجہ

فجر کا معنی ہے صبح، اور اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ''سورۂ فجر'' کہتے ہیں۔

### سورۂ فجر کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پانچ عظمت والی اشیاء کی قسم بیان کر کے کفار کو سمجھایا گیا ہے اور سمجھانے کے لئے گزشتہ اقوام کا اپنی قوت وطاقت کے باوجود عذابِ الٰہی کا شکار ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......غافلوں کی غفلت، ان کی فطرت اور کردار کا بیان ہے۔

(2)......برائیوں کی جڑ یعنی مال کی محبت اور اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔

(3)......پھر قیامت کی ہولناکیوں اور عذابِ الٰہی کی شدت کا بیان ہے۔

(4)......آخر میں مخلصین ومومنین کے انعام واکرام کا ذکر ہے۔

### سورۂ غاشیہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ فجر کی اپنے سے ماقبل سورت ''غاشیہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں وعدہ اور وعید کا



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

بیان ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی۔

﴾ وَالۡفَجۡرِ: صبح کی قسم۔﴿ اس صبح سے مراد یا تو یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے، یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں جن میں بطورِ خاص حج کے ایّام آتے ہیں، یا عید الاضحی کی صبح مراد ہے کہ یہ وہ صبح ہے جس میں حج کے اہم رکن طوافِ زیارت کا وقت شروع ہوتا ہے، اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مراد ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے، روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے رزق کی طلب کے لئے مُنتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ وقت مُردوں کے قبروں سے اُٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔(1)

﴾ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ: اور دس راتوں کی۔﴿ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ان سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے۔(2)

1 ......خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۷۴، ملتقطاً.

2 ......خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۷۴.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل

حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، یہاں ان میں سے دو فضائل ملاحظہ ہوں چنانچہ

(1)......حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں، البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہوگیا تو اس کا یہ عمل افضل ہے)۔[1]

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (ممنوع دنوں کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔[2]

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے یہ بھی مروی ہے کہ آیت میں مذکور ان راتوں سے رمضان کے آخری عشرے کی راتیں مراد ہیں کیونکہ ان میں (اعتکاف مسنون ہے اور انہی راتوں میں) لیلۃ القدر آتی ہے۔[3]

## رمضان کے آخری عشرے کی اہمیت

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں خاص طور پر اعتکاف فرماتے، اس کی طاق راتوں میں شبِ قدر تلاش کرنے کی ترغیب دیتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں خوب جدوجہد فرماتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور فرمایا کرتے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔[4]

---

1 ......ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۱۹۱/۲، الحدیث: ۷۵۷.

2 ......ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۱۹۱/۲، الحدیث: ۷۵۸.

3 ......خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۲، ۳۷۴/۴.

4 ......بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحرّی لیلۃ القدر فی الوتر... الخ، ۶۶۲/۱، الحدیث: ۲۰۲۰.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

نیز حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی بہ نسبت عبادت میں زیادہ جدوجہد کرتے تھے۔ [1]

بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت میں مذکوران راتوں سے مراد محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں ہیں (کہ ان دس دنوں میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے) اور اس عشرے میں عاشوراء کا دن بھی ہے۔ [2]

## عاشوراء کے فضائل

یہاں عاشوراء کے دو فضائل بھی ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھے ہوئے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا ''یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ ایک عظمت والا دن ہے اور یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تو اس دن (شکرانے کے طور پر) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے روزہ رکھا۔ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی موافقت کرنے میں تم سے زیادہ حقدار ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔ [3]

(2)......حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اللہ تعالٰی پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ [4]

نوٹ: یاد رہے کہ جو عاشوراء کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ 9 محرم یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی (اس طرح) مخالفت کرو کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا

---

1 ......مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر فی شهر رمضان، ص۵۹۹، الحدیث: ۸(۱۱۷۵).

2 ......خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۳۷۴.

3 ......بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، ۱/۶۵۶، الحدیث: ۲۰۰۴.

4 ......مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة ایام من کل شهر... الخ، ص۵۸۹، الحدیث: ۱۹۶(۱۱۶۲).



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

روزہ رکھو۔[1]

**وَّ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ۚ﴿۴﴾**

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور جُفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب چل دے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب وہ چل پڑے۔

﴿ **وَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ:** اور جفت اور طاق کی۔﴾ جفت اور طاق سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین کے متعدد اَقوال ہیں، ان میں سے چار اَقوال درج ذیل ہیں،

**(1)**……جفت سے مراد ذوالحجہ کی 10 تاریخ جس دن حج کے اہم اَفعال سرانجام دیئے جاتے ہیں اور طاق سے مراد 9 تاریخ جس دن میدانِ عرفات میں حج ہوتا ہے۔ اس دن کی فضیلت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، اللہ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں۔[2]

**(2)**……جفت سے مراد مخلوق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جیسے حدیث مبارک میں ہے: بیشک اللہ تعالیٰ وِتر ہے اور وِتر کو پسند کرتا ہے۔[3]

**(3)**……ہر چیز کے جفت اور طاق کی قسم ہے گویا جملہ مخلوقاتِ الٰہی کی قسم ہے۔

**(4)**……جفت سے مراد 2 اور 4 رکعت والی نمازیں اور طاق سے مراد 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب ہے۔[4]

﴿ **وَ الَّیْلِ اِذَا یَسْرِ:** اور رات کی جب وہ چل پڑے۔﴾ رات کے چلنے سے مراد ہے کہ گزرنے لگے۔ اس رات سے

---

1 ……مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس... الخ، ۱/۵۱۸، الحدیث: ۲۱۵۴.

2 ……مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، ص۷۰۳، الحدیث: ۴۳۶(۱۳۴۸).

3 ……مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، ص۱۴۳۹، الحدیث: ۵(۲۶۷۷).

4 ……خازن، الفجر، تحت الآیة: ۳، ۴/۳۷۴، مدارک، الفجر، تحت الآیة: ۳، ص۱۳۴۵، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

مراد کیا ہے؟ اس بارے میں مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص مُزدلفہ کی رات مراد ہے جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الٰہی کے لئے جمع ہوتے ہیں بلکہ اس رات اور مقامِ مزدلفہ کی فضیلت میں قرآن مجید کی آیت موجود ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو جب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعرِ حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے۔

نیز حدیث مبارک میں حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عرفات سے مُزدلفہ میں تشریف لائے، یہاں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی، جب صبح ہوئی تو اُس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نمازِ فجر پڑھی، پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر مَشْعَرِ حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا، تکبیر و تہلیل اور اللہ تعالٰی کی وحدانیت بیان کرنے میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اُجالا ہوگیا اور طلوعِ آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ (2)

بعض علماء کے بقول یہ رات حاجیوں کیلئے شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔

آیت میں مذکور رات کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو ثواب کی کثرت کے لئے مخصوص ہے اور جس کے بارے میں خود قرآنِ پاک کی پوری سورت موجود ہے۔ نیز ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے عام رات یعنی ہر رات مراد ہے کہ رات بذاتِ خود بہت سے عجائبات و اسرار پر مشتمل ہے۔

هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ؕ ۝۵

❶ ...... بقرہ: ۱۹۸.

❷ ...... مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۶۳۴، الحدیث: ۱۴۷ (۱۲۱۸).



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟

﴿هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ: کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟﴾ گزشتہ آیات میں پانچ قسمیں ارشاد ہوئیں اور ان کے بارے میں فرمایا کہ بیشک یہ مذکورہ بالا چیزیں عقل والوں کے نزدیک ایسی عظمت رکھتی ہیں کہ خبروں کو اُن کے ساتھ مُؤکَّد کرنا بہت مناسب ہے۔ ان ساری قسموں کا جواب یہ ہے کہ کافر کو ضرور عذاب دیا جائے گا۔ اس جوابِ قسم پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا۔ وہ اِرم حد سے زیادہ طول والے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ اِرم (کے لوگ)، ستونوں (جیسے قد) والے۔

﴿اَلَمْ تَرَ: کیا تم نے نہ دیکھا۔﴾ متعدد قسموں کے بعد جوابِ قسم یہ تھا کہ کافروں کو عذاب دیا جائے گا۔ کافروں کا آخرت کا عذاب تو قطعی ہے البتہ بار ہا دنیا میں انہیں عذاب دیا گیا چنانچہ اسی کی مثالوں کے طور پر یہاں سے متعدد قوموں کے عذابات کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے اصل مقصود اہلِ مکہ اور دیگر کفار کو خوف دلانا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ کیا تم نے قومِ عاد کو نہیں دیکھا۔ قومِ عاد کی دو قسمیں ہیں: (1) عادِ اُولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ اِرم بھی کہتے ہیں۔ کفار کو سمجھایا گیا کہ عادِ اُولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل تھے اور وہ خود نہایت قوی و توانا تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کفار اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذابِ الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں۔

الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالایمان: کہ اُن جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔

﴿ اَلَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ: کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔﴾ قومِ عاد کی قوت وطاقت اور قد وقامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت وطاقت اور قد کاٹھ والے تھے۔

## شداد کا بنایا ہوا شہر

زور وقوت اور طویل قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہوگئے اور اس نے جنت کا ذکر سن کر سرکشی کے طور پر دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادے سے ایک شہرِ عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے، سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے، ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حُسنِ تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اَعیانِ سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا، جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن قلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب وزینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا، تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے، یہ خبر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوئی تو اُنہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا، اُنہوں نے تمام قصہ سنایا تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت کعب احبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ اُنہوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوگئے ان میں سے کوئی باقی نہ رہا



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ والا، نیلی آنکھوں والا، چھوٹے قد کا جس کی اَبرو پر ایک تل ہوگا اپنے اونٹ کی تلاش میں اس شہر میں داخل ہوگا، پھر حضرت عبداللہ بن قلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے۔ [1]

وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۪ۙ (۹) وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۪ۙ (۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ثمود جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں۔ اور فرعون کہ چو میخا کرتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں۔ اور فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا۔

﴿وَثَمُوْدَ: اور ثمود۔﴾ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے قومِ ثمود کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے اپنی قوت وطاقت سے پہاڑ کاٹ کر مضبوط مکانات تعمیر کئے مگر اللہ تعالٰی نے انہیں بھی ہلاک کر دیا۔ قومِ ثمود قومِ عاد کے چچا زاد تھے، حجاز وشام کے درمیان آباد تھے، حجر سے وادیٔ قُریٰ تک بہت سے بڑے بڑے شہر آباد کئے تھے، سنگتراشی میں استاذ تھے، بہت قدآور اور مالدار تھے۔ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان میں نبی ہو کر تشریف لائے اور آپ کی مخالفت کی وجہ سے کفارِ ثمود ہلاک ہوئے۔

﴿وَفِرْعَوْنَ: اور فرعون۔﴾ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرعون کے ساتھ کیا کیا جو میخوں میں گاڑ کر سزائیں دینے والا تھا۔ فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۪ۙ (۱۱) فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۪ۙ (۱۲) فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ (۱۳)

---

1 ......خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۸، ۴/ ۳۷۵-۳۷۶.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالایمان: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا۔ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا بقوت مارا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا۔ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا۔

﴿اَلَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔﴾ اب اوپر بیان کردہ قومِ عاد، قومِ ثمود، فرعون کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے شہروں میں سرکشی کی اور مَعصیت و گمراہی میں انتہا کو پہنچے اور عَبْدِیَّت کی حد سے گذر گئے کہ فرعون نے تو بندگی کی حد سے گزر کر خدائی کا دعویٰ کر دیا نیز انہوں نے کفر، قتل اور ظلم کے ذریعے زمین میں فساد برپا کیا تو ان کا جو انجام ہوا وہ اگلی آیت میں مذکور ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے عذاب کا کوڑا برسایا اور مختلف طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا جنہوں نے انہیں ہلاک کر دیا۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ: بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے۔﴾ اس آیت میں گزشتہ قوموں کا اَحوال ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ تھے بلکہ ان کا ہر حال اللہ تعالیٰ پر کھلا ہوا تھا اور انہیں ان کی حرکات کی وجہ سے ہی عذاب دیا گیا اور یونہی موجودہ اور آئندہ کے سارے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں ہیں کہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں اور ہر ایک کا ہر عمل، ہر حال، ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ﳔ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾

ترجمۂ کنزالایمان: لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بہرحال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور بہرحال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کردے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا۔

﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ: تو بہرحال آدمی۔﴾ یہاں سے انسان کی آزمائش کا بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر بھی آزماتا ہے اور واپس لے کر بھی آزماتا ہے۔ اس میں مومن مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے کہ نعمت پر شکر کرتا ہے اور مصیبت پر صبر، لیکن غافل اور جاہل کا طرزِ عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اسے اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا ہے اور اپنا کمال قرار دیتا ہے اور اس دُنْیَوی مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اُسے رزق کی تنگی میں مبتلا کرکے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا ہے اور ہر ایک کے سامنے جا کر واویلا کرتا ہے اور مال و دولت کی اس کمی کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مَرْدُوْدِیَّت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ تمام کا تمام طرزِ عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے کہ سچے مسلمان کو اگر مال و دولت اور عزت ملتی ہے تو وہ اسے اپنا ذاتی استحقاق قرار دینے کی بجائے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کا فضل قرار دیتا ہے اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسے اپنے گناہوں کا نتیجہ یا خدائی آزمائش قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ یونہی سچے مسلمان مال و دولت کی کثرت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت اور قلت کو مَرْدُوْدِیَّت کی دلیل نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مقبولیت کا معیار



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

تقویٰ ہے اور مردودیت کا سبب نافرمانی ہے۔

ان آیاتِ مبارکہ میں جو طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے یہ حقیقتاً کفار کا ہے لیکن افسوس کہ آج کل کے بہت سے نام نہاد مسلمان بھی غیر مسلموں کی دُنیوی ترقی سے مرعوب ہو کر ایسی سوچ بنا لیتے ہیں کہ اگر کفار مردود ہیں تو اتنی نعمت و ترقی میں کیوں ہیں اور اگر مسلمان مقبول ہیں تو اتنی ذلت و پستی میں کیوں ہیں حالانکہ بات بالکل واضح ہے کہ مسلمان کی موجودہ پستی اسلام کی وجہ سے نہیں بلکہ ترکِ اسلام کی وجہ سے ہے یعنی اسلامی تعلیمات چھوڑنے کی وجہ سے ہے اور کفار کی ترقی ان کے کفر کی وجہ سے نہیں بلکہ زندگی گزارنے کی جو حقیقی اسلامی تعلیمات ہیں ان میں بہت ساری چیزوں پر عمل کی وجہ سے ہے۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یوں نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

﴿ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ: ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ ﴾ ارشاد فرمایا کہ عزت و ذلت کا معیار وہ ہرگز نہیں جو تم نے سمجھ رکھا ہے کہ عزت، دولت کی وجہ سے اور ذلت، غربت کی وجہ سے ہوتی ہے، مال و دولت کی یہ تقسیم تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ کبھی کسی حکمت سے دشمن کو دولت دے دیتا ہے اور کبھی مخلص بندے کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اصل عزت و ذلت کا معیار طاعت و معصیت پر ہے لیکن کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اور یونہی ان کے جاہل مقلد بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو ذلیل ہے وہ وہ نہیں جو مال کی کمی کا شکار ہے بلکہ اللہ



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

تعالیٰ کے ہاں تمہاری ذلت کا سبب یہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور دولت مند ہونے کے باوجود اُن کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں اُن کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ (1)

﴿وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ: اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔﴾ یعنی تمہاری ذلت کا دوسرا سبب یہ ہے کہ تم خود بھی کھانے کی خیرات نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی رغبت نہیں دیتے بلکہ اس سے روکتے ہو۔

**وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾**

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو۔ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور میراث کا سارا مال جمع کرکے کھاجاتے ہو۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔

﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا: اور میراث کا سارا مال جمع کرکے کھاجاتے ہو۔﴾ یہاں کفار کی تیسری خرابی اور ذلت کا بیان ہے کہ تم میراث کا مال کھاجاتے ہو اور حلال وحرام میں تمیز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے بلکہ اُن کے حصے خود کھاجاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔

اس بیان کردہ ظلم میں بہت سی صورتیں داخل ہیں اور فی زمانہ جو چچا تایا قسم کے لوگ یتیم بھتیجوں کے مال پر قبضہ کرلیتے ہیں یا روٹین میں جو بہنوں، بیٹیوں یا پوتیوں کو وراثت نہیں دی جاتی وہ بھی اسی میں داخل ہے کہ شدید حرام ہے۔

﴿وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا: اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔﴾ یہاں کفار کی ذلت اور چوتھی خصلت بیان کی گئی ہے اور یہ حقیقت میں بقیہ جملہ اَمراض کی جڑ اور بنیاد ہے اور وہ ہے مال اور دنیا کی محبت۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو کہ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے اور اسی سبب سے یتیموں کی عزت نہیں کرتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، دوسروں کو صدقہ وخیرات کی ترغیب نہیں دیتے بلکہ دوسروں کا مال کھاجاتے ہو، ان کی

1 ......خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۱۷، ۴/۳۷۷-۳۷۸۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

زمین، جائیداد، مال، وراثت اور ملکیت پر قبضے کرتے ہو بلکہ اسی سبب سے قتل و غارت گری کرتے ہو۔ الغرض فساد کی جڑ یعنی مال کی محبت کی وجہ سے ہر طرح کا بگاڑ پیدا کرتے ہو۔

## مال کی محبت انتہائی تباہ کن ہے

مال کی محبت نہایت تباہ کن ہے، اسی لئے قرآن و حدیث میں اس کی بکثرت مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِؕ-ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ-وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی محبت کو آراستہ کردیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کردیا گیا۔) یہ سب دنیوی زندگی کا سازوسامان ہے اور صرف اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖۚ-وَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کردیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

---

(1) …… اٰل عمران: ۱۴۔ (2) …… ھود: ۱۵۔ (3) …… شوریٰ: ۲۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور ارشاد فرمایا:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ(۱) حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ(۲) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ(۳) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَؕ(۴) كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِؕ(۵) لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَۙ(۶) ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِۙ(۷) ثُمَّ لَتُسْــٴَـلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠(۸) (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اور اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو (اس کے باوجود) وہ یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس تیسری سونے کی وادی (بھی) ہو، ابنِ آدم کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (2)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میدان بھر جائے تو وہ ضرور چاہے گا کہ اُس کے پاس اور مال ہو اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (3)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’دینار و درہم کے بندے نیز ریشمی چادروں اور اونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ اگر یہ چیزیں انہیں دے دی جائیں تو وہ راضی ہو گئے اور اگر نہ دی جائیں تو وہ راضی نہیں ہوتے۔ (4)

البتہ یہاں یہ یاد رہے کہ آیت میں فرمایا گیا کہ تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ

---

1 ...... تکاثر: ۱-۸۔

2 ...... مسند ابو یعلی، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۴/۸۲، الحدیث: ۴۴۴۳۔

3 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ المال، ۴/۲۲۹، الحدیث: ۶۴۳۷۔

4 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ المال، ۴/۲۲۸، الحدیث: ۶۴۳۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

مال کی محبت مُطْلَقاً بری نہیں بلکہ بہت گہری محبت بری ہے۔ گہری محبت کی کئی صورتیں ہیں: جہاں خرچ کرنا ضروری ہے وہاں بھی خرچ نہ کرے، حلال وحرام میں تمیز باقی نہ رکھے، سوتے جاگتے مال حاصل کرنے کی فکر میں رہے، مال کی طلب میں آخرت سے بے پرواہ اور اللہ ورسول سے غافل ہوجائے، مال طلبی میں فرائض وواجبات ترک کردے، وغیرہا۔

## كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔

﴿كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔﴾ یہاں سے قیامت آنے پر جو ہولناک واقعات رونما ہوں گے ان کا بیان کیا گیا ہے چنانچہ وہاں کے تفصیلی واقعات کُتبِ احادیث بلکہ خود قرآنِ پاک میں موجود ہیں جیسے سورۂ تکویر، سورۂ انفطار، سورۃ القیامہ، سورۂ زلزال وغیرہ میں وہ احوال موجود ہیں۔ یہاں فرمایا گیا کہ زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے گی اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام ونشان نہ رہے گا، نہ کوئی پہاڑ، نہ غار، نہ عمارت، نہ پلازے، نہ پل نہ کچھ اور یہ سب کچھ پہلے نفخے کے وقت ہوگا جبکہ دوسرے نفخہ پر زمین لوہے کی طرح سخت اور میدہ کی روٹی کی طرح چکنی وصاف ہوجائے گی۔

## وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے)۔

﴿وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا: اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار۔﴾ یہاں قیامت



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کا دوسرا منظر بیان فرمایا گیا کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے آنے کا بیان مُتشابہات میں سے ہے کہ اس کے لغوی معنی معلوم ہیں لیکن حقیقی مراد اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور علماءِ تاویل کے اعتبار سے رب عَزَّوَجَلَّ کے آنے سے مراد اس کے احکام کا آنا ہے، کیونکہ یہ قطعی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنے جانے اور اس جیسے تمام عوارض سے پاک ہے، وہ مکان سے مُنَزَّہ ہے۔ اور حکمِ الٰہی آنے سے مراد حساب وکتاب کا حکم، اور لوگوں کا فیصلہ ہے یعنی قیامت کے دن یہ احکام آئیں گے اور جہاں تک فرشتوں کے آنے کا تعلق ہے تو میدانِ محشر میں ہر آسمان کے فرشتوں کی علیحدہ قطار یا دوزخ کے ہر طبقہ اور جنت کے تمام طبقوں کی علیحدہ قطاریں یا مُقرَّب فرشتوں یا اور اقسام کے فرشتوں کی علیحدہ علیحدہ قطاریں ہوں گی۔

وَجِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰىؕ(۲۳) یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْۚ(۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس دن جہنم لائی جائے اس دن آدمی سوچے گا اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں۔ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں؟ وہ کہے گا: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی۔

﴿وَجِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ: اور اس دن جہنم لائی جائے گی۔﴾ قیامت کے دن جہنم کو لائے جانے کا منظر بڑا ہولناک ہے چنانچہ مفسرین فرماتے ہیں کہ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش وغضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے، اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے سوائے حضور پُر نور، حبیبِ خدا، سیدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ" فرماتے ہوں گے، جہنم حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کرے گی کہ اے سیدِ عالَم!



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کا میرا کیا واسطہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کر دیا ہے۔ [1] اس دن انسان سوچے گا اور اپنی غلطیوں، لغزشوں، خطاؤں اور گناہوں کو سمجھے گا لیکن وہ وقت سوچنے کا نہیں ہوگا اور اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور اس سوچنے سے صرف حسرت حاصل ہوگی اور اسی وجہ سے قیامت کا ایک نام یَوْمُ الْحَسْرَۃِ یعنی حسرت کا دن بھی ہے۔

﴿ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ: وہ کہے گا: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کہے گا کہ اے کاش! میں نے اپنی زندگی میں کوئی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔ یہاں زندگی سے مراد یا دنیوی زندگی ہے یا اُخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دُنْیَوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے اس دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا، ساری عمر فانی زندگی کے لئے کمائی کی اور خدا کو یاد نہ کیا۔ کفار کے لئے یہ پچھتانا بھی عذاب ہوگا، دنیا میں نیکوکار مومن کا نادم ہونا درجات کی ترقی کا سبب ہے اور گنہگار مومن کا پچھتانا توبہ ہے مگر کافر کا قیامت میں پچھتانا محض عذاب ہے۔

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس دن اس کا سا عذاب کوئی نہیں کرتا۔ اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اس دن اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا۔ اور اس کے باندھنے کی طرح کوئی نہ باندھے گا۔

﴿ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ: تو اس دن اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا شدید اور سخت عذاب کوئی نہ دے سکے گا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید کی طرح کوئی باندھ سکے گا کہ اللہ تعالیٰ آگ کی بیڑیوں میں باندھ کر، آگ کے گھر میں، آگ کے کوڑوں اور دیگر چیزوں کا عذاب دے گا۔

[1] ...... قرطبی، الفجر، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۰/۳۹، الجزء العشرون۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔

﴿ **يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ:** اے اطمینان والی جان۔ ﴾ کفار کے عذاب اور انجام کو بیان کرنے کے بعد اب ان لوگوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن کی زندگی اللہ تعالیٰ پر سچے ایمان اور اطاعت وعبادت میں گزری، یادِ الٰہی جن کے دلوں کا قرار تھا اور ذکرِ خدا سے جن کے دلوں کو سکون ملتا تھا، جو ایمان اور یقین پر ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم واطاعت خَم کرتے رہے۔ ان حضرات سے موت کے وقت کہا جائے گا: اے اطمینان والی جان! اور ایک قول کے مطابق یہ کلام آخرت میں ہوگا۔

﴿ **ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ:** اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ ﴾ مخلص مومن سے کہا جائے گا کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔

## انسانی نفس کے تین درجے

یاد رہے کہ نفسِ انسانی کے تین درجے ہیں: **نفسِ اَمّارہ:** جو انسان کو برائی کی رغبت دیتا ہے۔ **نفسِ لَوّامہ:** جو گنہگار کو گناہ کے بعد ملامت کر کے توبہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ **نفسِ مُطْمَئِنّہ:** جو بندگانِ خدا کو ذکرِ خدا سے سکون پہنچاتا ہے۔ چونکہ یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں پر صابر اور راحتوں پر شاکر رہ کر راضی برضا رہے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلبگار رہے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کے تھوڑے عمل پر ان سے راضی ہوتا ہے اور اپنے انعامات سے ان کو راضی کرتا ہے۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔ اور میری جنت میں آ۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہوجا۔ اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہوجا۔﴾ نفسِ مُطْمَئِنَّہ کو خاص بندگانِ خدا کے گروہ میں شامل ہوکر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا جائے گا۔ اس آیت میں نیک لوگوں کی مَعِیَّت وقرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسے نیک بندوں کی مَعِیَّت میں جانے کا فرمایا اور پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْبَلَد

## سورۂ بلد کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ بلد مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 20 آیتیں ہیں۔

### ”بلد“ نام رکھنے کی وجہ

بلد کا معنی ہے شہر، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ بلد“ کہتے ہیں۔

### سورۂ بلد کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کی سعادت اور بدبختی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ کی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ہے۔

(2)......بری جگہ اور بری نیت سے مال خرچ کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

(3)......یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ دیئے ہیں اور اس کے سامنے اچھائی اور برائی دونوں کے راستے واضح کر دیئے ہیں اب اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے جس

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ البلد، ۴/۳۷۹.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

راستے کو چاہے چن لے۔

**(4)**......اس سورت کے آخر میں مال خرچ کرنے کے مصارف بیان کئے گئے اور یہ بتایا گیا کہ ان جگہوں پر مال خرچ کرنے والا اگر ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں تو وہ عرش کی دائیں جانب ہوں گے اور ان کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، نیز یہ بیان کیا گیا کہ کافروں کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی۔

## سورۂ فجر کے ساتھ مناسبت

سورۂ بلد کی اپنے سے ماقبل سورت ''فجر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فجر میں مال کی محبت، وراثت کا سارا مال ہڑپ کر جانے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف راغب نہ کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور سورۂ بلد میں یہ بتایا گیا ہے کہ مالدار شخص کو اپنا مال کن کاموں میں خرچ کرنا چاہئے۔ (1)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: مجھے اِس شہر کی قسم۔ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

---

1 ......تناسق الدرر، سورة البلد، ص۱۳۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ: مجھے اِس شہر کی قسم۔﴾ اس آیت اوراس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مجھے اس شہر مکہ کی قسم! جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

## مکہ مکرمہ کے فضائل

یہاں اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کی فضیلت کی وجہ سے اس کی قسم ارشاد فرمائی اور مکہ مکرمہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم اور امن والی جگہ بنایا اور اس میں موجود مسجد کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔

اس مسجد کو پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے قبلہ بناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرلو۔

اور اس میں موجود مقامِ ابراہیم کے بارے میں مسلمانوں کو حکم دیا:

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

اور لوگوں کو خانہ کعبہ کا حج کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اور خانہ کعبہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

1 ۔۔۔ اٰل عمران: ۹۶، ۹۷۔ 2 ۔۔۔ بقرہ: ۱۴۴۔ 3 ۔۔۔ بقرہ: ۱۲۵۔ 4 ۔۔۔ اٰل عمران: ۹۷۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا (1) **ترجمۂ کنزالعرفان:** اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا۔

اور سورۂ بلد کی دوسری آیت میں گویا کہ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مکہ مکرمہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ (2)

حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورۂ مبارکہ "لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ" اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین" ہے، مُقیَّد فرمایا ہے اور جب سے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مبارک شہر میں نزولِ اجلال فرمایا تب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَكَانِ بِالْمَكِيْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر اَشیاء کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔ (3)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں،

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

## مدینہ منورہ کے فضائل

اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو اس مقام کو کیا کیا عظمتیں حاصل ہوئیں، ان میں سے 7 عظمتیں ملاحظہ ہوں،

1 ...... بقرہ: ۱۲۵۔
2 ...... تفسیر کبیر، البلد، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/۱۶۴۔
3 ...... مدارج النبوہ، باب سوم دربیان فضل و شرافت، ۶۵/۱۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

(1)…..حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے اور وہ بُرے لوگوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (1)

(2)…..حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ’’طابہ‘‘ رکھا ہے۔ (2)

(3)…..حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان کی جگہ کو میری زبان سے حرم قرار دیا گیا ہے۔ (3)

(4)…..حضرت سہل بن حنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ اقدس سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ’’بے شک یہ حرم ہے اور امن کا گہوارہ ہے۔ (4)

(5)…..حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی کہ ’’اے اللہ! جتنی برکتیں مکہ میں نازل کی ہیں اس سے دُگنی برکتیں مدینہ میں نازل فرما۔ (5)

(6)…..حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (6)

(7)…..حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آسکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہئے، کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔ (7)

---

1 …… بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب فضل المدینۃ وانّھا تنفی الناس، ۶۱۷/۱، الحدیث: ۱۸۷۱.

2 …… مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، ص۷۱۷، الحدیث: ۴۹۱(۱۳۸۵).

3 …… بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ، ۶۱۶/۱، الحدیث: ۱۸۶۹.

4 …… معجم الکبیر، باب السین، یسیر بن عمرو عن سھل بن حنیف، ۹۲/۶، الحدیث: ۵۶۱۱.

5 …… بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، ۱۱-باب، ۶۲۰/۱، الحدیث: ۱۸۸۵.

6 …… بخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ۴۰۲/۱، الحدیث: ۱۱۹۵.

7 …… ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۴۸۳/۵، الحدیث: ۳۹۴۳.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی۔ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

﴿وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ: اور باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی۔﴾ اس آیت کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور چونکہ نبی کریم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی بالواسطہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں اس لئے اولاد کی قسم میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی داخل ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں باپ سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور اولاد سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذُرِّیَّت مراد ہے، اور تیسرا قول یہ بھی ہے کہ یہاں والد سے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اولاد سے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت مراد ہے۔[1] اس کی تائید حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ سُنَن نسائی میں حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں، میں تمہیں (تمہارے دینی معاملات) سکھاتا ہوں۔''[2]

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ: یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔﴾ اللہ تعالٰی نے شہرِ مکہ کی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قسم یاد کر کے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی

1 ......روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۴۳۴۔
2 ......نسائی، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاستطابۃ بالروث، ص۱۵، الحدیث: ۴۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کو مشقت میں رہتا پیدا کیا کہ وہ حمل کے دوران ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے، ولادت کے وقت تکلیف اُٹھائے، دودھ پینے، دودھ چھوڑنے، مَعاش کے حصول اور زندگی و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے۔[1]

## مَصائب اور تکالیف میں بے شمار حکمتیں ہیں

یاد رہے کہ ان مَصائب اور تکالیف میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ہمارا نفس اَمّارہ مست گھوڑا ہے، اگر اس کے منہ میں ان تکالیف کی لگام نہ ہو تو یہ ہمیں ہلاک کر دے گا کیونکہ ان تکالیف کی لگام کے باوجود انسان کا حال یہ ہے کہ ظلم اور قتل و غارت گری انسان نے کی، چوری ڈکیتی کی وارداتوں کا مُرتکِب انسان ہوا، فحاشی و عُریانی کے سیلاب انسان نے بہائے، نبوت کا جھوٹا دعویٰ حتّٰی کہ خدائی تک کا دعویٰ انسان نے کیا اور اگر ان تکالیف کی لگام ہٹالی جائے تو انسان کا جو حال ہو گا وہ تصوُّر سے بالاتر ہے۔

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا۔

﴿ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔﴾ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوالاشد اُسید بن کلدہ کے بارے میں نازل ہوئی، یہ انتہائی مضبوط اور طاقتور شخص تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالَم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبالیتا اور اعلان کرتا کہ کون اس چمڑے کو میرے پاؤں کے نیچے سے نکالے گا، چنانچہ دس

[1] ...... خازن، البلد، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۸۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

دس آدمی اس چمڑے کو کھینچتے رہتے یہاں تک کہ وہ چمڑہ تو پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا وہ ہرگز نہ نکل سکتا تھا اور ایک یہ قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر غرور کرتا اور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے، یہ کس گمان میں پڑا ہوا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو نہیں جانتا جو کہ قادر برحق ہے۔ (1)

﴿یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا: کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کردیا۔﴾ یہاں سے اس کافر کا قول ذکر کیا گیا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کافر کہتا ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عداوت اور دشمنی میں (لوگوں کو دے کر) ڈھیروں مال ختم کردیا (تا کہ وہ لوگ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچائیں۔) کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال نہیں کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا اور کس کام پر خرچ کیا، ایسا ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ اس کی خبیث نیت اور باطنی فساد سے باخبر ہے اور وہ اسے اس کی سزا دے گا۔ (2)

## بُری نیت سے اور بُری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام

اس سے معلوم ہوا کہ بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے کے لئے اور شادی کی ناجائز رسموں کو پورا کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل دو اَحادیث میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

(1)......حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’قیامت کے دن انسان اپنے رب کی بارگاہ سے اس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اس سے ان پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے (1) اس کی زندگی کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں گزارا۔ (2) اس

1 ......ابو سعود، البلد، تحت الآیۃ: ۵، ۵/۸۷۳، مدارک، البلد، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۳۴۹، ملتقطاً۔

2 ......خازن، البلد، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۴/۳۸۰، روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۱۰/۴۳۵، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں صَرف کیا۔(4،3)اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے مال کمایا اور کہاں پرخرچ کیا۔(5)اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا۔ [1]

(2)......حضرت شداد بن اوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے،حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:''جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا،جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی تو اس نے شرک کیا اور جس نے ریاکاری کرتے ہوئے صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔ [2]

اللّٰہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں اپنی بگڑی عادتیں اور خراب حالات درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اٰمین۔

**اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ﴿۹﴾ وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ﴿۱۰﴾**

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔اور زبان اور دو ہونٹ۔اور اسے دو اُبھری چیزوں کی راہ بتائی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔اور ہم نے اسے دو راستے دکھائے۔

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔﴾ یہاں سے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی چند نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے تاکہ اس کافر کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے،چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا ہم نے اس کافر کی دو آنکھیں نہ بنائیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور کیا ہم نے اسے زبان نہ دی جس سے وہ بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے اور کیا ہم نے اسے دو ہونٹ نہ دیئے جن سے وہ اپنے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے،کھانے پینے اور پھونکنے میں اُن سے کام لیتا ہے اور کیا ہم نے اسے ماں کے دودھ سے بھرے پستانوں کی

1 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب فی القیامۃ، ۱۸۸/۴، الحدیث: ۲۴۲۴.

2 ......شعب الایمان، الخامس والاربعون من شعب الایمان... الخ، ۳۳۷/۵، الحدیث: ۶۸۴۴.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

راہ نہ بتائی کہ پیدا ہونے کے بعد وہ اُن سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا۔[1]

## زبان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان عطا کی اور اس میں گفتگو کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی اور اس نعمت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے ذریعے انسان کلام کرتا اور اپنے دل کی بات بیان کرتا ہے، اس کے ذریعے معاملات سرانجام دیتا اور کھانے والی چیزوں کے ذائقے معلوم کرتا ہے اور اگر انسان کی زبان نہ ہوتی یا زبان تو ہوتی لیکن اس میں گفتگو کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو انسان کو اپنے معاملات سرانجام دینے کے لئے اشارے اور تحریر کا سہارا لینا پڑتا اور اس سے جو دشواری ہوتی اس کا اندازہ گفتگو کرنے کی صلاحیت سے محروم لوگوں کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ حضرت علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’اس آیت میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ اچھی اور نیک باتوں کے علاوہ انسان کم کلام کیا کرے اور فضول و بے فائدہ کلام نہ کرے اور اللہ تعالیٰ نے جو زبان کو منہ کے اندر رکھا اور اس کے آگے دو ایسے ہونٹ بنا دیئے جنہیں کھولے بغیر کلام ممکن نہیں، اس میں یہی حکمت ہے تاکہ بندہ اپنے ہونٹوں کو بند کر کے ان سے کلام نہ کر سکنے پر مدد حاصل کرے۔[2]

اور بکثرت اَحادیث میں زبان کی حفاظت کرنے کی ترغیب اور خاموش رہنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے 5 اَحادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1)…… حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ’’اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تمہیں تمہارا گھر کافی رہے اور اپنی خطاؤں پر رو ؤ۔[3]

(2)…… حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

---

1 ……خازن، البلد، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ۴/۳۸۰، مدارک، البلد، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ص۱۳۵۰، جمل، البلد، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ۸/۳۲۵-۳۲۶، ملتقطاً.

2 ……روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۹، ۱۰/۴۳۶.

3 ……ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۲، الحدیث: ۲۴۱۴، مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثانی، ۲/۱۹۳، الحدیث: ۴۸۳۷.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

"جب انسان صبح کرتا ہے تو سارے اَعضا زبان کی خوشامد کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں "ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کہ ہم تیرے ساتھ ہیں، تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم ٹیڑھے ہوں گے۔[1]

**(3)**......حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جن چیزوں کا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں ان میں زیادہ خطرناک کیا چیز ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: یہ (یعنی تمہاری زبان سب سے زیادہ خطرناک ہے)۔[2]

**(4)**......حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جو خاموش رہا نجات پا گیا۔[3]

**(5)**......حضرت عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "انسان کا خاموشی پر ثابت رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔[4]

اللہ تعالیٰ ہمیں زبان جیسی عظیم نعمت کی اہمیت کو سمجھنے، اس نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے، فضول اور بیکار باتوں اور ناجائز کلام سے اس کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

﴿وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ: اور ہم نے اسے دو راستے دکھائے۔﴾ یہاں آیت میں "نَجْدَیْن" کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے ماں کی دونوں چھاتیاں مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔[5]

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِیْنًا

1 ......ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ۱۸۳/۴، الحدیث: ۲۴۱۵۔
2 ......ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ۱۸۴/۴، الحدیث: ۲۴۱۸۔
3 ......مسند امام احمد، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما، ۵۵۱/۲، الحدیث: ۶۴۹۱۔
4 ......مشکاة المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الثالث، ۱۹۷/۲، الحدیث: ۴۸۶۵۔
5 ......مدارك، البلد، تحت الآیة: ۱۰، ص ۱۳۵۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ؕ

**ترجمۂ کنزالایمان:** پھر بے تأمل گھاٹی میں نہ کودا۔ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن میں کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

﴿**فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ**: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا۔﴾ یعنی جب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر اور وافر ہیں تو اس پر لازم تھا کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرے لیکن اس نے نیک اعمال کر کے ان جلیل اور عظیم نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا۔ یہاں نیک اعمال کرنے کو گھاٹی میں کودنے سے اس مناسبت کی وجہ سے تعبیر کیا گیا کہ جس طرح گھاٹی میں چلنا اس پر دشوار ہے اسی طرح نیکیوں کے راستے پر چلنا نفس پر دشوار ہے۔[1]

﴿**وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ**: اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے اور اس میں کودنا کیا ہے، وہ گھاٹی اور اس میں کودنا یہ ہے (1) کسی بندے کی گردن غلامی سے چھڑانا۔ یہ عمل خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح ہو کہ مُکاتَب غلام کو اتنا مال دیدے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی قیدی یا قرض دار کو رہا کرانے میں ان کی مدد کرے۔ نیز اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ نیک اعمال اختیار کر کے اپنی گردن آخرت کے عذاب سے چھڑائے۔ (2) قحط اور تنگی کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو کھانا دینا جو کہ انتہائی تنگ دست اور مصیبت زدہ ہو، نہ اس کے پاس اوڑھنے کے لئے کچھ ہو اور نہ بچھانے کے لئے کچھ ہو، کیونکہ قحط کے دنوں میں مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم ملنے کا سبب ہوتا ہے۔[2]

---

1 ...... ابو سعود، البلد، تحت الآیۃ: ۱۱، ۵/۸۷۴، ملتقطاً.

2 ...... روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۶، ۱۰/۴۳۷-۴۳۸، خازن، البلد، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۶، ۴/۳۸۰-۳۸۱، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کے فضائل

غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کردیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے غلام آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کردے گا۔''(1)

اور حضرت معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی۔''(2)

اور حضرت سمرہ بن جندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھڑانے میں سفارش کی جائے۔''(3)

## بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کے فضائل

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیقِ مختوم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔''(4)

اور حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مغفرت لازم کردینے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔''(5)

## یتیم کی کفالت اور اس کے ساتھ احسان کرنے کے فضائل

یتیم کی کفالت کرنے، اس کے ساتھ احسان کرنے اور اسے کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت

1 ...... بخاری، کتاب العتق، باب فی العتق وفضلہ، ۲/۱۵۰، الحدیث: ۲۵۱۷.
2 ...... دارقطنی، کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ، ۴/۴۰، الحدیث: ۳۹۳۹.
3 ...... شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان... الخ، ۶/۱۲۴، الحدیث: ۷۶۸۳.
4 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۱۸-باب، ۴/۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷.
5 ...... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البلد، اطعام المسلم السغبان... الخ، ۳/۳۷۲، الحدیث: ۳۹۹۰.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غیر کا، میں اور وہ دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔ (1)

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا وہ گھر ہے، جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (2)

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ضرور جنت واجب کر دے گا مگر جبکہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو۔ (3)

## مسکین کی مدد کرنے اور اسے کھانا کھلانے کے فضائل

مسکین کی مدد کرنے اور اس کو کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ (4)

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’ایک لقمہ روٹی اور ایک مٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے۔ اُن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ (1) صاحبِ خانہ کو جس نے حکم دیا۔ (2) بیوی کو جو کہ اسے تیار کرتی ہے۔ (3) خادم کو جو کہ مسکین کو دے کر آتا ہے، پھر حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حمد ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ...... بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۴۹۷/۳، الحدیث: ۵۳۰۴، مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم، ص۱۵۹۲، الحدیث: ۴۲(۲۹۸۳).

2 ...... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۱۹۳/۴، الحدیث: ۳۶۷۹.

3 ...... مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، الفصل الثانی، ۲۱۴/۲، الحدیث: ۴۹۷۵.

4 ...... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم، ص۱۵۹۲، الحدیث: ۴۱(۲۹۸۲).



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔[1]

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہو ان سے جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں۔ یہ دہنی طرف والے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں۔ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔

﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: پھر ان میں سے ہو جو ایمان لائے۔﴾ یعنی یہ تمام عمل اُس وقت مقبول ہیں اور اُسی صورت یہ اعمال کرنے والے کے بارے کہا جائے گا کہ وہ گھاٹی میں کودا کہ جب یہ اعمال کرنے والا ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں گناہوں سے باز رہنے اور عبادات بجالانے اور ان مشقتوں کو برداشت کرنے پر صبر کی نصیحتیں کیں جن میں مومن مبتلا ہوں اور انہوں نے آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں اور اگر وہ ایمان دار نہیں تو اس کے لئے کچھ نہیں بلکہ اس کے سب عمل بیکار ہیں۔[2]

## ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا

اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا بلکہ ایمان قبول کرنے کے بعد جو مال راہِ خدا میں خرچ کیا جائے گا اسی کا ثواب ملے گا۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

1 ......معجم الاوسط، باب الميم، من اسمه: محمد، ۸۹/٤، الحديث: ٥٣٠٩.

2 ......خازن، البلد، تحت الآية: ۱۷، ۳۸۱/٤، مدارك، البلد، تحت الآية: ۱۷، ص ۱۳٥٠، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ [1]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ان کے صدقات قبول کیے جانے سے یہ بات مانع ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔

لہٰذا جو کافر یہ چاہتا ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور نیک اعمال کرنے پر ثواب ملے تو اسے چاہئے کہ پہلے توحید و رسالت پر ایمان لائے اور اس کے بعد مال خرچ کرے اور دیگر نیک اعمال کرے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب حاصل ہو۔

﴿اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ: یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔﴾ یعنی جن میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں یہ دائیں طرف والے ہیں جنہیں ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عرش کی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔[2]

اس سے معلوم ہوا کہ آپس میں صبر کی نصیحتیں اور مہربانی کی تاکیدیں کرنے والے مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقام، رتبہ اور درجہ بہت بلند ہے۔

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے۔ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی بائیں طرف والے ہیں۔ ان پر ہر طرف سے بند

1 ......توبہ: ۵۴۔

2 ......روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۱۸، ۱۰/ ۴۳۹۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کی ہوئی آگ ہوگی۔

﴿وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہ بائیں طرف والے ہیں کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے گی اور نہ اندر سے دھواں باہر جاسکے گا۔(1)

1 ......روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ١٩-٢٠، ١٠/٤٣٩-٤٤٠.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الشَّمْسِ

## سورۂ شمس کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ شمس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 15 آیتیں ہیں۔

### ''شمس'' نام رکھنے کی وجہ

سورج کو عربی میں شمس کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ''سورۂ شمس'' کہتے ہیں۔

### سورۂ شمس سے متعلق اَحادیث

(1)......حضرت بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عشاء کی نماز میں ''وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا'' اور اس کے مشابہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔[2]

(2)......حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی تو اس میں '' وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا '' اور '' وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ '' کی تلاوت فرمائی۔[3]

### سورۂ شمس کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون لوگوں کو نیک اعمال کرنے کی ترغیب دینا اور گناہ کرنے سے ڈرانا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

---

1......خازن، تفسیر سورۃ الشمس، ۳۸۱/۴۔

2......ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی القراءۃ فی صلاۃ العشاء، ۳۳۳/۱، الحدیث: ۳۰۹۔

3......معجم الکبیر، شریک بن عبد اللہ النخعی عن سماک، ۲۳۱/۲، الحدیث: ۱۹۵۸۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**(1)**......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین، انسانوں کے نفس اور اپنی ذات کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

**(2)**......کفارِ مکہ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا تا کہ ان پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے تو اسی طرح سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

## سورۂ بلد کے ساتھ مناسبت

سورۂ شمس کی اپنے سے ماقبل سورت ''بلد'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ بلد کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار کو آخرت میں جہنم کی سزا دی جائے گی اور اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ بعض کفار کو دنیا میں بھی سزا دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا ﴿۱﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

﴿ وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ ﴾ یعنی سورج کی قسم جبکہ اس کی روشنی ظاہر ہو۔ اس سورت



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی عظمت اور معبود ہونے میں اپنی وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور وفکر کرکے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔[1]

﴿وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا: اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔﴾ یعنی چاند کی قسم جب وہ سورج غروب ہونے کے بعد نکل آئے۔

**وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿۳﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ﴿۴﴾**

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور دن کی جب اسے چمکائے۔ اور رات کی جب اسے چھپائے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے۔ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے۔

﴿وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا: اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ دن کی قسم جب وہ سورج کو خوب واضح کردے۔ کیونکہ دن سورج کے نور کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی سورج کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال اثر کرنے والے کی قوت اور کمال پر دلالت کرتا ہے لہٰذا دن سورج کو ظاہر کردیتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دن کی قسم جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کردے یا رات کی تاریکی کو دور کردے۔[2]

﴿وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا: اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ رات کی قسم جب وہ سورج کو چھپادے اور آسمان کے کنارے ظلمت وتاریکی سے بھر جائیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رات کی قسم کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔

یہاں تک جو چار چیزیں بیان ہوئیں یہ سب درحقیقت سورج کے چار اوصاف ہیں کیونکہ سورج کے وجود سے ہی دن ہوتا ہے اور روشنی خوب واضح ہو جاتی ہے اور سورج کے غروب ہونے سے ہی رات ہوتی ہے اور اس کے

1 ……خازن، الشمس، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۸۱، صاوی، الشمس، تحت الآیۃ: ۱، ۶/۲۳۶۹، تفسیر کبیر، الشمس، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۱۷۳، ملتقطاً.

2 ……تفسیر کبیر، الشمس، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۱۷۴-۱۷۵، خازن، الشمس، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۸۱، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

بعد چاند نکل آتا ہے اور جو شخص سورج میں تھوڑا سا بھی غور کرے گا اور دل کی آنکھ سے اس کی بناوٹ اور تخلیق وغیرہ کا مشاہدہ کرے گا تو وہ اس کے خالق کی عظمت کو جان لے گا۔[1]

وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾ وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم۔ اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم۔ اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔

﴿وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا: اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم۔﴾ یعنی آسمان کی قسم اور اس کی قسم جس نے اسے انتہائی بڑا اور نہایت بلند بنایا ہے اور اسے بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔[2]

﴿وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا: اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔﴾ یعنی زمین کی قسم اور اس کی قسم جس نے اسے پانی پر پھیلایا تاکہ زمین پر موجود جانداروں کے لئے اس پر زندگی گزارنا ممکن ہو۔[3]

وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔

﴿وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ

---

1 ...... خازن، الشّمس، تحت الآية: ۴، ۳۸۱/۴-۳۸۲، تفسير كبير، الشّمس، تحت الآية: ۴، ۱۷۵/۱۱، ملتقطاً.
2 ...... روح البيان، الشّمس، تحت الآية: ۵، ۴۴۲/۱۰.
3 ...... روح البيان، الشّمس، تحت الآية: ۶، ۴۴۲/۱۰، ملخصاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

یہ ہے کہ جان کی اور اس کی قسم جس نے اسے ٹھیک بنایا اور اسے کثیر قوتیں عطا فرمائیں جیسے بولنے کی قوت، سننے کی قوت، دیکھنے کی قوت اور فکر، خیال، علم، فہم سب کچھ عطا فرمایا پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی اور اچھائی برائی، نیکی اور گناہ سے اسے باخبر کردیا اور نیک و بد کے بارے میں بتادیا۔[1]

## نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی ایک دعا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم (تلاوت کرتے ہوئے) ان آیات "وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا" پر پہنچتے تو رک جاتے، پھر فرماتے "اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا" یعنی اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو پاکیزہ کر، تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔[2]

**قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾**

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ستھرا کیا۔ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا: بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔﴾ اللہ تعالٰی نے اس سے پہلی آیات میں چند چیزوں کی قسمیں ذکر کرکے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں فرمایا کہ بیشک جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور بیشک جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا۔[3]

## نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اپنے نفس کو گناہوں

1 ...... خازن، الشمس، تحت الآية: ۷-۸، ۴/۳۸۲۔

2 ...... معجم الكبير، عمرو بن دينار عن ابن عباس، ۱۱/۸۷، الحديث: ۱۱۱۹۱، روح البيان، الشمس، تحت الآية: ۸، ۱۰/۴۴۳۔

3 ...... جلالين مع صاوي، الشمس، تحت الآية: ۹-۱۰، ۶/۲۳۷۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

میں چھپادینا ناکامی کا سبب ہے اور نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے اور اطاعت کرنے والوں کے بارے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

لہٰذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرکے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔ جبکہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے فرمایا اللہ کے ناقہ اور اس کی پینے کی باری سے بچو۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کردی۔ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ تو

1 ......النور: ۵۲۔

2 ......احزاب: ۷۱۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور اس کی پینے کی باری سے بچو۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر ان کی بستی کو برابر کر دیا۔ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں۔

﴿ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ: قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کئی قسموں سے اطاعت گزار کی کامیابی اور نافرمان کی ناکامی کو بیان کیا گیا، اب یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک رسول اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا ہے تاکہ کفارِ مکہ پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان کی قوم ہلاک کر دی گئی تو اسی طرح رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے اپنے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس وقت جھٹلایا جب ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کے درپے ہونے سے بچو اور جو دن اس کے لئے پانی پینے کا مقرر ہے اس دن پانی نہ لوتا کہ تم پر عذاب نہ آئے۔ تو انہوں نے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا، پھر اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب عَزَّوَجَلَّ نے، ان کے اس گناہ کے سبب تباہی ڈال کر اور ان کی بستی کو برابر کر کے سب کو ہلاک کر دیا اور ان میں سے کوئی باقی نہ بچا اور اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے، وہ جو چاہے کرے اور کسی کو اس کے آگے دَم مارنے کی مجال نہیں۔ (1)

﴿ وَ لَا یَخَافُ عُقْبٰهَا: اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں۔﴾ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔ (2)

❶ ...... صاوی، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۵، ۶/ ۲۳۷۰-۲۳۷۱، ابو سعود، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۵، ۵/ ۸۷۵-۸۷۶، خازن، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۵، ۴/ ۳۸۲-۳۸۳، ملتقطاً۔

❷ ...... خازن، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴/ ۳۸۳۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الَّيْل

## سورۂ لیل کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ لیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 21 آیتیں ہیں۔

### ''لیل'' نام رکھنے کی وجہ

رات کو عربی میں لیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ لیل'' کہتے ہیں۔

### سورۂ لیل سے متعلق حدیث

حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظہر کی نماز میں ''وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی'' پڑھا کرتے تھے۔[1]

### سورۂ لیل کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے عمل اور آخرت میں اس کی جزاء کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتدائی آیات میں رات، دن اور مذکر و مؤنث کو پیدا کرنے والے رب تعالیٰ کی قسم ذکر کرکے ارشاد فرمایا گیا کہ اے لوگو! بیشک تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کہ کوئی جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی جہنم کے

[1] ......سنن نسائی، کتاب الافتتاح، القراءة فی الرکعتین الاولیین من صلاة العصر، ص١٧٠، الحدیث: ٩٧٧.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

لئے عمل کرتا ہے۔

(2)……اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے، ممنوع وحرام کاموں سے بچنے والے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے والے کی فضیلت بیان کی گئی اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والے، ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔

(3)……یہ بتایا گیا کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہی دنیا وآخرت کا مالک ہے۔

(4)……اللہ تعالیٰ نے نارِ جہنم کے عذاب سے ڈرایا اور بتایا کہ یہ عذاب اسے ملے گا جس نے قرآنِ مجید اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا انکار کیا۔

(5)……اس سورت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا کہ جس نے کسی کا بدلہ اتارنے اور ریاکاری ونمائش کے طور پر مال خرچ نہیں کیا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی حاصل کرنے کے ارادے سے مال خرچ کیا تو اِسے اُس آگ سے دور رکھا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات پر خوش ہو جائے گا۔ ان آیات کا مصداق حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

## سورۂ شمس کے ساتھ مناسبت

سورۂ لیل کی اپنے سے ماقبل سورت ''شمس'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ شمس میں بتایا گیا کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا اور اس سورت میں وہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے وہ ناکامی کا سامنا کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىۙ(۱) وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰىۙ(۲) وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰۤىۙ(۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور رات کی قسم جب چھائے۔ اور دن کی جب چمکے۔ اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو۔ اور نر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی۔

﴿وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى: رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ رات کی قسم جب وہ جہان پر اپنی تاریکی سے چھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ وہ ساری مخلوق کے سکون کا وقت ہے اور رات میں ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور اس میں مخلوق حرکت و بے قراری سے پُرسکون ہوتی ہے اور ان پر نیند چھا جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدنوں کے لئے راحت اور ان کی اَرواح کے لئے غذا بنایا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول بندے سچی نیازمندی کے ساتھ مناجات میں مشغول ہوتے ہیں۔[1]

﴿وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى: اور دن کی جب وہ روشن ہو۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اور دن کی قسم جب وہ چمکے اور رات کے اندھیرے کو دور کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے دن کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ وہ رات کی تاریکی دور ہونے کا، سونے والوں کے بیدار ہونے کا، جانداروں کے حرکت کرنے کا اور معاش کی طلب میں مشغول ہونے کا وقت ہے۔[2]

## رات اور دن، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں

یاد رہے کہ رات اور دن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات

1 ...... خازن، واللیل، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۳۸۳، تفسیر کبیر، اللیل، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/ ۱۸۱، روح البیان، اللیل، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/ ۴۴۷، ملتقطاً.

2 ...... مدارک، اللیل، تحت الآیۃ: ۲، ص ۱۳۵۴، تفسیر کبیر، اللیل، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/ ۱۸۱، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ (1)

بنائی تاکہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا ہوا کیا اور دن کی نشانی کو دیکھنے والی بنایا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا۔

اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے سمجھنے کا مقام ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِلَیْلٍ

ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک ہمیشہ رات ہی بنا دے تو اللہ کے سوا کون دوسرا معبود ہے جو تمہارے پاس روشنی لائے گا تو کیا تم سنتے نہیں؟ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن ہی بنا دے تو اللہ کے سوا اور کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات

1 ...... یونس: ۶۷۔
2 ...... بنی اسرائیل: ۱۲۔
3 ...... النور: ۴۴۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

تَسْكُنُوْنَ فِیْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ [1] لے آئے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

﴿ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰۤى: اور مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی۔ ﴾ یعنی اس عظیم قدرت والے قادر کی قسم! جو ایک ہی پانی سے مذکر اور مؤنث پیدا کرنے پر قادر ہے۔ [2]

اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰىؕ(۴) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰىۙ(۵) وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰىۙ(۶) فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰىؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰىۙ(۸) وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰىۙ(۹) فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰىؕ(۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے۔ اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا۔ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا۔ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے۔ تو بہرحال وہ جس نے دیا اور پرہیزگار بنا۔ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا۔ تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے۔ اور رہا وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا۔ اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا۔ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔

﴿ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى: بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے۔ ﴾ شانِ نزول: اُمیہ بن خلف حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جو کہ اس کی غلامی میں تھے، دین سے مُنْحَرِف کرنے کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا۔ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ اُمیہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے سینے پر رکھے ہیں اور اس حال میں بھی ایمان کا کلمہ اُن کی زبان پر جاری ہے تو آپ رَضِی

1 ......قصص: ۷۱، ۷۲.

2 ......خازن، واللیل، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۸۳.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اللہ تعالٰی عنہ نے اُمیہ سے فرمایا ''اے بدنصیب! تو ایک خدا پرست پر ایسی سختیاں کر رہا ہے۔ اس نے کہا: آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہے تو اسے خرید لیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مہنگی قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے رات، دن اور اپنی ذات کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کوشش اور اُمیہ کی کوشش مختلف ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اللہ تعالٰی کی رضا کے طالب ہیں اور امیہ حق کی دشمنی میں اندھا ہے۔[1]

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: امام قفال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سورت اگرچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مسلمانوں پر اپنا مال خرچ کرنے اور امیہ بن خلف کے بخل اور اللہ تعالٰی کے ساتھ کفر کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے البتہ اس کے معانی تمام لوگوں کو عام ہیں۔[2] چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کہ کوئی اطاعت کر کے جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی نافرمانی کر کے جہنم کے لئے عمل کرتا ہے تو وہ شخص جس نے اپنا مال راہِ خدا میں دیا اور اللہ تعالٰی کے حق کو ادا کیا اور ممنوع و حرام چیزوں سے بچ کر پرہیزگار بنا اور سب سے اچھی اسلام کی راہ کو سچا مانا تو بہت جلد ہم اسے جنت کے لئے آسانی مہیا کر دیں گے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لئے آسانی اور راحت کا سبب ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہو، اور وہ شخص جس نے بخل کیا اور اپنا مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالٰی کے حق ادا نہ کئے اور ثواب اور آخرت کی نعمت سے بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی اسلام کی راہ کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے ایسی خصلت مہیا کر دیں گے جو اس کے لئے دشواری اور شدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچا دے۔[3]

## آیت ''اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى'' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

---

1 ......تفسیر بغوی، اللّیل، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۴۶۲، روح البیان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۲۰، ۱۰/۴۵۱، خزائن العرفان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۱۱۰۷۔

2 ......تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ اللّیل، ۱۱/۱۸۱۔

3 ......جلالین، واللّیل، تحت الآیۃ: ۴-۱۰، ص ۵۰۱، خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ۴-۱۰، ۴/۳۸۳، مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۴-۱۰، ص ۱۳۵۴، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**(1)**......حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ برحق مومن، صحابی اور بڑے متقی ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے کفار سے مختلف قرار دیا۔

**(2)**......تمام انسان یکساں نہیں ہیں بلکہ مومن اور کافر، متقی اور فاسق، دنیادار اور دیندار مختلف ہیں، ان کے اعمال اور ان کی کوششیں جداگانہ ہیں۔اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًاؔؕ لَا یَسْتَوٗنَ(۱۸) اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۱۹) وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہوجائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں۔بہرحال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں۔اور وہ جو نافرمان ہوئے تو ان کا ٹھکانا آگ ہے، جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کئے (کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

(1)......حشر: ۲۰۔ (2)......سجدہ: ۱۸-۲۰۔ (3)......جاثیہ: ۲۱۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘-اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کردیں گے؟ یا ہم پرہیزگاروں کو نافرمانوں جیسا کردیں گے؟

## راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے کے فضائل

آیت نمبر 5 اور 6 میں تین نیک کاموں کا بطورِ خاص ذکر فرمایا گیا، (1) اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا، (2) ممنوع و حرام کاموں سے بچنا، (3) دینِ اسلام کو سچا ماننا۔ اس مناسبت سے یہاں ان نیک کاموں کے فضائل ملاحظہ ہوں، چنانچہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ-وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ-وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ [2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔

اور ممنوع و حرام کاموں سے بچنے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا [3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِۙ-لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، تاکہ برائی کرنے والوں کو ان

[1] ص: ۲۸۔ [2] بقرہ: ۲۶۱۔ [3] النساء: ۳۱۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اَلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (1)

کے اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔ وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل (کی صورت میں) تھے تو تم خود اپنی جانوں کی پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہوا۔

اور دینِ اسلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللّٰہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ مَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا چہرہ اللّٰہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ ابراہیم کے دین کا پیروکار ہو جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللّٰہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنالیا۔

اور ارشاد فرمایا:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

---

(1) ......نجم: ۳۲،۳۱۔
(2) ......اٰل عمران: ۱۹۔
(3) ......النساء: ۱۲۵۔
(4) ......اعراف: ۱۵۷۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اور ارشاد فرمایا:

وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ(۵۴) وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ(۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔ اور تمہارے رب کی طرف سے جو بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کرلو کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے، حرام و ناجائز اور ممنوع کاموں سے بچنے کی اور دینِ اسلام پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

## بخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے کی وعیدیں

آیت نمبر 8 اور 9 میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والے، ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔ اس مناسبت سے یہاں ان برے کاموں سے متعلق چند وعیدیں ملاحظہ ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخل کرنے والوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ(2)

ترجمۂ کنزالعرفان: ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

1 ……زمر: ۵۴، ۵۵۔

2 ……سورۂ محمد: ۳۸۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ-سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ-وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جولوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔ عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۙ(۶) اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ(۷) اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ(۱۵) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ﳲ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہوگیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

اور دینِ اسلام کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور

---

1 ……اٰل عمران: ۱۸۰.

2 ……العلق: ۶-۸.

3 ……ھود: ۱۵، ۱۶.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (1)

دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے سے بچنے، اپنی آخرت کی پرواہ اور فکر کرنے اور دینِ اسلام کو مانتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ (۱۱) اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ۖ (۱۲) وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی (۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا۔ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اسے کام نہ آئے گا۔ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔

﴿وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی: اور جب ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اسے کام نہ آئے گا۔﴾ یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخل کر رہا ہے وہ جب مر کر قبر میں جائے گا یا جہنم کی گہرائی میں پہنچے گا تو اس کا مال اللہ

1 ...... اٰل عمران: ۸۵۔

2 ...... صف: ۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اسے کچھ کام نہ آئے گا۔ [1]

﴿اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى: بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا، حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ہمارے ذمۂ کرم پر ہے۔ [2]

دوسرا معنی یہ ہے کہ جو ہم سے ہدایت طلب کرے اور ہدایت طلب کرنے میں کوشش کرے تو اسے ہدایت دینا ہمارے ذمۂ کرم پر ہے۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا [3] ترجمۂ کنزالعرفان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔ [4]

﴿وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى: اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک تم یہ بات جانتے ہو کہ آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں اور پتھروں اور دیگر چیزوں سے بنے ہوئے جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ نہ آخرت کے مالک ہیں نہ دنیا کے مالک ہیں تو تم آخرت اور دنیا کے مالک کی عبادت چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کیسے کرنے لگ گئے جو آخرت اور دنیا میں سے کسی چیز کے مالک نہیں حالانکہ تمہیں یہ بات معلوم بھی ہے۔ [5]

دوسری تفسیر یہ ہے کہ بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں اور ہم ان میں سے جو چیز جسے چاہیں عطا کریں لہٰذا دنیا اور آخرت کی سعادتیں ہم سے ہی طلب کی جائیں۔ [6]

## دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ سے صرف دنیا کی بہتری کے لئے یا صرف آخرت کی بہتری کے لئے دعا نہیں مانگنی چاہئے

1 ......روح البیان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/ ۴۴۹، مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۱، ص ۱۳۵۴، ملتقطاً.
2 ......خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/ ۳۸۴، مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۲، ص ۱۳۵۴، ملتقطاً.
3 ......عنکبوت: ۶۹.
4 ......تاویلات اھل السنۃ، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۲، ۵/ ۴۷۱.
5 ......تاویلات اھل السنۃ، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۳، ۵/ ۴۷۱.
6 ......تفسیر کبیر، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۳، ۱۱/ ۱۸۶.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

بلکہ دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہیے، جیسا کہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ان لوگوں کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے ''رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ'' اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (2)

## اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دین و دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا جائز ہے

نیز یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ سے دین اور دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا بھی جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہ نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے دین اور دنیا کی بھلائیاں دے سکتے ہیں اور یہاں ہم صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی سیرت میں موجود اس کی بے شمار مثالوں میں سے چند مثالیں اِختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے دین یا دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا شرک ہرگز نہیں بلکہ یہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ

جب حضرت ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنت میں ان کی رفاقت مانگی تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں جنت میں اپنی رفاقت عطا کر دی۔ (3)

1 ...... بقرہ: ۲۰۰-۲۰۲۔
2 ...... بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربّنا آتنا فی الدنیا حسنۃ، ۴ / ۲۱۴، الحدیث: ۶۳۸۹۔
3 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، ص۲۵۲، الحدیث: ۲۲۶(۴۸۹)۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

حضرت عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بے حساب جنت میں جانے والوں میں شامل کر دے۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اے عکاشہ! تو انہی میں سے ہے۔[1]

اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا آخرت کی بھلائی طلب کرنا تو اپنی جگہ، جب کھجور کے ایک تنے سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے اس باغ میں لوٹا دوں جہاں تُو تھا اور اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں بو دوں تا کہ جنت میں تیرے پھل اللہ تعالیٰ کے اولیاء کھائیں اور اس نے عرض کی کہ: مجھے جنت میں لگا دیں تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''میں نے ایسا کر دیا'' (یعنی تجھے جنت میں لگا دیا)۔[2]

غزوۂ خیبر کے موقع پر جب حضرت سلمہ بن اکوع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پنڈلی پر چوٹ لگ گئی اور وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی پنڈلی کو درست کر دیا۔[3]

اور مدینہ منورہ میں رہنے والوں نے ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے قحط کے بارے میں عرض کی تو انہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کی چھت میں روشندان بنانے کا حکم دیا اور جب روشندان بنایا گیا تو اس قدر بارش برسی کہ گھاس اُگ آئی اور اونٹ موٹے تازے ہوگئے۔[4]

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔ نہ جائے گا اس میں مگر بڑا بدبخت۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

---

1 ......مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة...الخ، ص۱۳۷، الحديث: ۳۷٤(۲۲۰).

2 ......سنن دارمی، المقدمة، باب ما اكرم الله النبي صلى الله عليه وسلم بحنين المنبر، ۱/۲۹، الحديث: ۳۲.

3 ......بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة خيبر، ۳/۸۳، الحديث: ٤۲۰٦.

4 ......سنن دارمی، المقدمة، باب ما اكرم الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم بعد موته، ۱/۵٦، الحديث: ۹۲.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا جو بھڑک رہی ہے۔ اس میں بڑا بد بخت ہی داخل ہوگا۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

﴿فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى: تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا جو بھڑک رہی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے اہلِ مکہ! میں تمہیں اس قرآن کے ذریعے اُس آگ سے ڈراتا ہوں جو بھڑک رہی ہے، اس میں بڑا بد بخت ہی ہمیشہ کے لئے لازمی طور پر داخل ہوگا اور بڑا بد بخت وہ ہے جس نے میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا اور ان پر ایمان لانے سے اس نے منہ پھیرا۔[1]

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔

﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اور سب سے بڑے پرہیزگار کو اس بھڑکتی آگ سے دور رکھا جائے گا اور سب سے بڑا پرہیزگار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال ریاکاری اور نمائش کے طور پر خرچ نہیں کرتا بلکہ اس لئے خرچ ہے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی ملے۔[2]

## حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل

امام علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے

❶ ......روح البیان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۶، ۱۰/۴۵۰، مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۶، ص۱۳۵۵، جلالین، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۶، ص۵۰۱، ملتقطاً۔

❷ ......مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ص۱۳۵۵۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

پرہیز گار سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[1]

اس سے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے 6 فضائل معلوم ہوئے،

(1)...... دنیا میں ان سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوگا۔

(2)...... انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔

(3)...... جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔

(4)...... سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

(5)...... حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام صدقات وخیرات قبول ہیں۔

(6)...... حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی ربِّ تعالیٰ دے رہا ہے۔

نوٹ: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی افضلیت سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی اٹھائیسویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے رسالہ ’’اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَۃِ الْاَتْقٰی‘‘ (حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی افضلیت کا بیان) کا مطالعہ فرمائیں۔

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

[1] ...... خازن، واللیل، تحت الآیۃ: ١٩، ٤/٣٨٤۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔

﴿ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔﴾ شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔[1]

یاد رہے کہ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو اُن کے اسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا جیسے حضرت عامر بن فُہیرہ، حضرت اُمِّ عُمیس اور حضرت زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔

﴿ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى: اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔﴾ یعنی بیشک قریب ہے کہ وہ اُس نعمت و کرم سے خوش ہو جائے گا جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔[2]

## اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام

اس سے بھی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا مقام معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

---

1 ...خازن، واللیل، تحت الآیۃ: ۱۹-۲۰، ۴/۳۸۵۔

2 ...خازن، واللیل، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۳۸۵۔

3 ...والضحی: ۵۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے فرمایا:

وَلَسَوْفَ یَرْضٰی

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔

طرزِ کلام دونوں مقبولوں سے یکساں ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ۔ (1)

1 ......حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ''عاشقِ اکبر'' اور المدینۃ العلمیہ کی کتاب ''فیضانِ صدیق اکبر'' کا مطالعہ فرمائیں۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الضُّحٰی

## سورۂ وَالضُّحٰی کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ وَالضُّحٰی مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

### ”وَالضُّحٰی“ نام رکھنے کی وجہ

چاشت کے وقت کو عربی میں ”ضُحٰی“ کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے چاشت کے وقت کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ”سورۂ وَالضُّحٰی“ کہتے ہیں۔

### سورۂ وَالضُّحٰی کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شخصیت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے چڑھتے دن اور رات کی قسم ذکر کر کے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کئے گئے کفار کے اعتراض کا جواب دیا۔

(2)......نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ آپ کے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(3)......حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن میں اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات فرمائے وہ بیان کئے گئے۔

(4)......اس سورت کے آخر میں یتیم پر سختی کرنے اور سائل کو جھڑکنے سے منع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا خوب چرچا


www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

## سورۂ لیل کے ساتھ مناسبت

سورۂ وَالضُّحٰی کی اپنے سے ماقبل سورت ''لیل'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ لیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

**وَ الضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾**

ترجمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم۔ اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔

﴿وَالضُّحٰى: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔﴾ اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ان کے رب عَزَّوَجَلَّ نے چھوڑ دیا اور ناپسند جانتا ہے، اس پر سورۂ وَالضُّحٰی نازل ہوئی۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ''ضُحٰی'' سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَالسَّلَام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے، اور بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ''ضُحٰی'' سے پورا دن مراد ہے۔[1]

## چاشت کی نماز کے 3 فضائل

اس آیت میں چاشت کا ذکر ہے اس مناسبت سے یہاں چاشت کی نماز کے 3 فضائل ملاحظہ ہوں۔

**(1)**......حضرت ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اَللہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔[2]

**(2)**......حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[3]

**(3)**......حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار رکعت پڑھے گا وہ عبادت گزار لوگوں میں لکھا جائے گا اور جو چھ رکعت پڑھے گا اس دن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اُس کی کفایت کی جائے گی اور جو آٹھ رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے فرمانبردار لوگوں میں لکھے گا اور جو بارہ رکعت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان اور صدقہ نہ کرے اور اس بندے سے بڑھ کر کسی پر (اللہ تعالیٰ نے) احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔[4]

## چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل

یہاں چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل بھی ملاحظہ ہوں،

1. ......تفسیر بغوی، الضحی، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۶۵، مدارک، الضحی، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۳۵۶، ملتقطاً.
2. ......مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ الضحی... الخ، ص۳۶۳، الحدیث: ۸۴(۷۲۰).
3. ......ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضحی، ۲/۱۷، الحدیث: ۴۷۲.
4. ......الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی صلاۃ الضحی، ۱/۳۱۸، الحدیث: ۱۰۱۱.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

(1)……چاشت کی نماز مُستحب ہے اور اس کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

(2)……اس کا وقت سورج بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔[1]

﴿وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى: اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔﴾ یعنی رات کی قسم جب وہ اپنی تاریکی سے ہر چیز کو ڈھانپ دے۔ امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام فرمایا اور رات سے معراج کی رات مراد ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت سے جمالِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی طرف اشارہ ہے اور رات سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عنبرین گیسو کی طرف اشارہ ہے۔[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

## مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔

﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى: تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔﴾ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’(کفار کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے) حق جَلَّ وَعَلَا نے فرمایا: ’’وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى‘‘ قسم ہے دن چڑھے کی، اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے، یا قسم اے محبوب! تیرے روئے روشن کی، اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے ’’مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى‘‘ نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔‘‘ اور یہ اَشْقِیاء (بدبخت) بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر (یعنی رحمت) ہے، اس مہر

1……بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/۶۷۵-۶۷۶۔

2……روح البيان، الضحى، تحت الآية: ۲، ۱۰/۴۵۳.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(یعنی رحمت) ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں، مگر یہ خبر نہیں کہ ’’ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ‘‘ بے شک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔ وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے ’’ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ‘‘ قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔ اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر، اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو (اے پیارے حبیب!) تجھ پر خدا کی عظیم جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال انہوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظرِ عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے، ’’ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى۪ ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۪ ○ وَوَجَدَكَ عَآىٕلًا فَاَغْنٰىؕ ○ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ ○ وَاَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ‘‘ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ اور تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔ اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔[1]

کفار کے اعتراض سے معلوم ہوا کہ کفار اس بات کو جان گئے تھے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کیونکہ اگر انہیں یہ بات معلوم نہ ہوتی تو وہ اس طرح کا اعتراض نہ کرتے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنی طرف سے بنایا ہوا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسی کی طرف سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا ہے کیونکہ اگر قرآنِ مجید نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنی طرف سے بنایا ہوا کلام ہوتا تو آپ کا کلام مسلسل جاری رہتا اور اس میں وقفہ نہ آتا اور اس طرح کفار کو یہ اعتراض کرنے کا موقع نہ ملتا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ان کے رب عَزَّوَجَلَّ نے چھوڑ دیا اور ناپسند کیا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ ④

---

[1] ...فتاوی رضویہ، ۳۰/ ۱۶۵-۱۶۶، ملخصاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔

﴿ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى: اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔﴾ مفسرین نے اس آیت کا ایک معنی یہ بیان کیا ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بے شک تمارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے مقامِ محمود، حوضِ کوثر اور وہ بھلائی ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تمام اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر مُقَدَّم ہونا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت کا تمام اُمتوں پر گواہ ہونا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آسکتیں۔

نیز مفسرین نے اس آیت کے ایک معنی یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے اَحوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مَراتب ترقیوں میں رہیں گے۔[1]

## وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

﴿ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک قریب ہے کہ آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ آپ کو دنیا اور آخرت میں اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

[1] ......مدارک، الضحی، تحت الآیۃ: ٤، ص١٣٥٦، تفسیر کبیر، الضحی، تحت الآیۃ: ٤، ١١/١٩٣، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ وعدہ کریمہ اُن نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عطا فرمائیں جیسے کمالِ نفس، اَوّلین و آخرین کے علوم، ظہورِ اَمر، دین کی سربلندی اور وہ فتوحات جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عہد مبارک میں ہوئیں اور جو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے زمانے میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کا عام ہونا، اسلام کا مشرق و مغرب میں پھیل جانا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت کا تمام امتوں سے بہترین ہونا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ کرامات و کمالات جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور یہ وعدہ آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ [1]

## خدا چاہتا ہے رضائے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا پڑھی:

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [2]

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تو جو میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا پڑھی:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ [3]

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غلبے والا، حکمت والا ہے۔

---

1 ...... روح البیان، الضحی، تحت الآیۃ: ۵، ۱۰/۴۵۵، خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۳۸۶، ملتقطاً.

2 ...... ابراھیم: ۳۶.

3 ...... مائدہ: ۱۱۸.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دونوں دستِ مبارک اُٹھا کر اُمت کے حق میں رو کر دُعا فرمائی اور عرض کیا ''اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ'' اے اللہ میری امت میری امت۔ اللہ تعالٰی نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ تم میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جاؤ۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت جبریل نے حکم کے مطابق حاضر ہو کر دریافت کیا تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمت کا اظہار کیا۔ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی کہ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تیرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالٰی خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالٰی نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کے قلبِ مبارک کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔ (1)

ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا۔ (2)

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالٰی وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور اَحادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ اُمت بخش دیئے جائیں تو آیت و اَحادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضیٔ مبارک گنہگارانِ اُمت بخشے جائیں گے۔ سُبْحَانَ اللہ! کیا رتبۂ عُلیا ہے کہ جس پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے تمام مقرّبین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں وہ اس حبیبِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ (3)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم | خدا چاہتا ہے رضائے محمد

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لامتہ... الخ، ص ۱۳۰، الحدیث: ۳۴۶(۲۰۲).
2 ...مدارک، الضحی، تحت الآیۃ: ۵، ص ۱۳۵۶.
3 ...خزائن العرفان، الضحی، تحت الآیۃ: ۵، ص ۱۰۹۱.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶

**ترجمۂ کنزالایمان:** کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

**﴿ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ ﴾** سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے اور حمل شریف دو ماہ کا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والد صاحب نے مدینہ شریف میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی، ان کی وفات کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی ذمہ داری آپ کے دادا عبد المطّلب نے سنبھالی، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی اور جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا عبد المطّلب نے بھی وفات پائی، اُنہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابو طالب کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت و نگرانی کی وصیت کی جو کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حقیقی چچا تھا، ابو طالب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں سرگرم رہا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبوت کا اعلان فرمایا۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بھی بیان کیا ہے کہ یتیم کا مطلب ہے یکتا و بے نظیر، جیسے کہا جاتا ہے ''دُرِّ یتیم'' اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عزت و شرافت میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مقامِ قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے اندر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش فرمائی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نبوت و رسالت اور اپنا چنا ہوا بندہ ہونے کے ساتھ مشرف کیا۔[1]

---

[1] ……خازن، الضّحی، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۳۸۶، جمل، الضّحی، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۳۴۷، روح البیان، الضّحی، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/۴۵۶-۴۵۷، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۞

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

﴿ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى: اور اس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی اور غیب کے اَسرار آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کھول دیئے، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ما کان وما یکون کے علوم عطا کئے اور اپنی ذات وصفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسرین نے اس آیت کے ایک معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی ذات وصفات اور مَراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی۔

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سب اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نبوت سے پہلے بھی اور نبوت سے بعد بھی شرک، کفر اور تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کی ہمیشہ سے معرفت رکھتے ہیں۔[1]

# وَ وَجَدَكَ عَآىٕلًا فَاَغْنٰى ۞

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔

[1] ......خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۳۸۶-۳۸۷، خزائن العرفان، الضحی، تحت الآیۃ: ۷، ص۱۱۰۹۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کردیا۔

﴿وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى: اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کردیا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حاجت مند پایا تو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مال (پھر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مال، پھر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مال) اور پھر غنیمت کے مال کے ذریعے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غنی کردیا۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حاجت مند پایا تو قناعت کی دولت عطا فرما کر غنی کردیا۔[1]

## تین خوش نصیب حضرات

اس آیت کی پہلی تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

## حقیقی طور پر مالدار کون ہے؟

آیت کی دوسری تفسیر سے معلوم ہوا کہ حقیقی طور پر مالدار وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قناعت کی دولت سے نوازا ہے۔ یہاں اسی سے متعلق دو احادیث بھی ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1)……حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "مالداری کثرتِ مال سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ حقیقی مالداری نفس کا بے نیاز ہونا ہے۔"[2]

(2)……حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جس نے اسلام قبول کیا اور جسے ضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور جسے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں پر قناعت کرنے والا بنا دیا جو اسے دی گئی ہیں تو اس نے کامیابی حاصل کر لی۔"[3]

1 ……خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۳۸۷۔

2 ……بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۴/۲۳۳، الحدیث: ۶۴۴۶۔

3 ……مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۵۲۴، الحدیث: ۱۲۵(۱۰۵۴)۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قناعت کی عظیم دولت سے مالا مال فرمائے، اٰمین۔

## فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔

﴿ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ: تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔﴾ دورِ جاہلیت میں یتیموں کے بارے میں اہلِ عرب کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے، ان پر دباؤ ڈالتے اور ان کے حقوق کے معاملے میں ان کے ساتھ زیادتی کیا کرتے تھے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ فرمائیے گا۔[1]

### یتیموں سے متعلق دینِ اسلام کا اعزاز

دینِ اسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے یتیموں کے حقوق واضح کئے، ان کے چھینے ہوئے حق انہیں واپس دلائے اور عرصۂ دراز سے یتیموں پر جاری ظلم و ستم کا خاتمہ کیا۔ یتیموں کے بارے میں دینِ اسلام نے مسلمانوں کو کیسی عمدہ تعلیم دی ہے اس کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔

(1)......یتیموں کے مال کے بارے میں حکم، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کم عقلوں کو ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔ اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان

[1] ......خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۹، ۴/ ۳۸۷۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْاؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا (1)

کے مال ان کے حوالے کردو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے) جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کرلو اور حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

**(2)......یتیموں کے ساتھ سلوک کرنے کے بارے میں حکم:** چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔“ (4)

**(3)......یتیم کی کفالت کرنے کی ترغیب:** چنانچہ حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”میں اور یتیم کو پالنے والا (وہ یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر کا) جنت میں اس طرح ہوں

---

1 ......النساء: ۵، ۶.

2 ......النساء: ۲.

3 ......النساء: ۱۰.

4 ......ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۴/۱۹۳، الحدیث: ۳۶۷۹.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

گے (یہ فرما کر) آپ نے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ کشادگی فرمائی۔ (1)

سرِ دست یتیموں کے بارے میں اسلام کی یہ تین تعلیمات ذکر کی ہیں اور یتیموں کے متعلق اسلام کے مزید احکامات جاننے کے لئے سورۂ نساء کی ابتدائی آیات کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

## وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰)

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

﴿وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ: **اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔**﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ کے درِ دولت پر کوئی سوالی آ کر کچھ مانگے تو اسے کسی بھی صورت جھڑکنا نہیں بلکہ اسے کچھ دے دیں یا حسنِ اَخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کے سامنے نہ دینے کا عذر بیان کر دیں۔ (2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو | سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَانَھَر کی ہے

اور فرماتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے | سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے

## منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی

سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس شان کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو، چنانچہ

(1)......غارِ ثور میں حضرت صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے تو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا لعابِ دہن لگا کر زہر کا اثر دور کر دیا۔

---

1 ......بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۴۹۷/۳، الحدیث: ۵۳۰۴.

2 ......خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ۳۸۸/۴، مدارک، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ص۱۳۵۷، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(2)......غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت معوذ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا کٹا ہوا بازو لے کے حاضر ہوئے تو سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دہنِ اقدس سے مبارک لعاب لگا کر اسے جوڑ دیا۔

(3)......غزوۂ اُحد میں تیر لگنے سے حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھ نکل گئی اور وہ اپنی نکلی ہوئی آنکھ لے کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوگئے تو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لعابِ دہن لگا کر ان کی آنکھ کو درست کر دیا۔

(4)......غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے آشوبِ چشم کی شکایت کی تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا لعابِ دہن لگا کر ان کی بیماری دور کر دی۔

(5)......اسی غزوہ کے موقع پر حضرت سلمہ بن اکوع رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی زخمی پنڈلی لے کر حاضر ہوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے لعابِ دہن سے اسے درست کر دیا۔

(6)......حضرت عبداللّٰہ بن عتیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ لے کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ اقدس پھیر کر ان کی ٹانگ کو درست کر دیا۔

(7)......ایک موقع پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے پانی ختم ہو جانے پر فریاد کی تو انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیئے۔

یہ تو دُنْیَوی عطاؤں کی چند مثالیں بیان کی ہیں اور اب اُخروی عطا کے بارے میں سنئے، چنانچہ

(8)......حضرت ربیعہ اور حضرت عکاشہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے جنت مانگی تو اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں جنت دے دی۔

(9)......کھجور کے ایک تنے نے عرض کی کہ مجھے جنت میں بو دیا جائے تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے جنت میں بو دیا۔

اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں صرف انسان ہی فریاد نہیں کرتے تھے بلکہ جانور بھی اپنی فریادیں عرض کر کے اپنی دادرسی کرواتے تھے، چنانچہ

(10)......ایک اونٹ نے کام زیادہ ہونے اور چارہ کم ہونے کی فریاد کی تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ


www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

نے اس کی دادرسی کر دی۔

**(11)**......ایک شکاری کی قید میں موجود ہرنی نے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے جانے کی التجا کی تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی التجاء پوری کر دی۔

الغرض دو عالَم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سوال کر کے اپنی منہ مانگی مرادیں پانے والوں کی اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر ان سب کو تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں   دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اور فرماتے ہیں:

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی   دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سائل سے طالبِ علم مراد ہے لہٰذا اس کا اِکرام کرنا چاہیے اور جو اس کی حاجت ہو اسے پورا کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ تُرش روئی اور بد خُلقی سے نہیں پیش آنا چاہیے۔[1]

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

﴿ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔﴾ یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللّٰہ تعالٰی نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر

1 ......خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ۴/ ۳۸۸۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

گزاری ہے۔[1]

## آیت ” وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

(1)......مسلمانوں کو اپنی صورت وسیرت اسلامی رکھنی چاہیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت یعنی اسلام کا اظہار ہے۔

(2)......میلاد شریف، گیارہویں شریف اور بزرگانِ دین کا عرس منانا بہترین اعمال ہیں کہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اور میلا د و عرس میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء کا چرچا ہے۔

(3)......حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت گوئی بہترین عبادت ہے کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک اوصاف ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں کیونکہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کی بلندی سے امت کی شان بھی بلند ہوتی ہے تو سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف وکمالات کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا ہے۔

---

1 ......روح البیان، الضحی، تحت الآیة: ١١، ١٠/٤٥٩.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الَمْ نَشْرَح

## سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

### ”اَلَمْ نَشْرَحْ“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کے تین نام ہیں (1) سورۂ شرح۔(2) سورۂ انشراح۔(3) سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ، اور یہ تینوں نام اس سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

### سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شخصیت اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا کی گئی نعمتیں بیان کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم و حکمت کے لئے آپ کے سینۂ اقدس کو کشادہ اور وسیع کر دیا اور شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر آپ کے اوپر سے امت کے گناہوں کے غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑی تھی اور آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

(2)......مشکلات و مصائب کے بعد آسانیاں عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔

(3)......اس سورت کے آخر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخرت کے لئے دعا

1......خازن، تفسیر سورۃ الم نشرح، ۴/۳۸۸.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

نوٹ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سورۂ مبارکہ کی 445 صفحات پر مشتمل ایک تفسیر لکھی ہے جس کا عربی نام " اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ " اور اردو نام "انوارِ جمالِ مصطفیٰ" ہے۔ 8 آیات پر مشتمل اس سورت کی 445 صفحات تک پھیلی ہوئی اُس تفسیر کو پڑھ کر قرآنِ پاک کی جامعیت کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔[1]

## سورۂ وَالضُّحٰی کے ساتھ مناسبت

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی اپنے سے ماقبل سورت " وَالضُّحٰی " کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں بیان فرمائی ہیں جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائی ہیں۔

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

**اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾**

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟

﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟﴾ اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے

1 ...... یہ کتاب "انوارِ جمالِ مصطفیٰ" کے نام سے شبیر برادرز سے اور "الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح" کے نام سے ضیاء الدین پبلیکیشنز سے طبع ہو چکی ہے۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کہ ایک روز سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا خلیل ہونے کا شرف عطا فرمایا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے سرفراز کیا، حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلند مکان جنت تک رسائی دی، پہاڑوں اور لوہے کو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرمانبردار کر دیا، جنات، انسان اور تمام حیوانات حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تابع کر دیئے، تو مجھے کس شرف اور کرامت سے خاص فرمایا ہے؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی جس میں گویا کہ ارشاد فرمایا گیا ’’اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر ہم نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ کی خاطر ہم نے آپ کا سینہ علم وحکمت اور معرفت کے نور سے کھول دیا تاکہ مُناجات کی لذت، امت کا غم، اپنی بارگاہ میں حاضری کا ذوق اور آخرت کے گھر کا شوق آپ کے دل میں سما جائے، آسمانی وحی کو اٹھانا آپ کے دل پر آسان ہو جائے، اللہ تعالٰی کی طرف رغبت دینے کی تبلیغ کرنے پر آنے والے مصائب کو برداشت کر سکے اور ان خوبیوں اور کرامتوں کی بدولت آپ کو وہ مقام حاصل ہو کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خلیل ہونے کو اس سے کچھ نسبت نہ رہے اور اگر ہم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف عطا کیا اور حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلند مکان تک رسائی عطا کی ہے تو آپ کو اس غم سے نجات دی جو آپ کی پُشت پر بہت بھاری تھا اور آپ کو لامکاں میں بلا کر اپنے دیدار سے مشرف کیا یہاں تک کہ ہم میں اور آپ میں (ہماری شایانِ شان) دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور آسمانوں کی پوری سلطنت میں آپ کی قربت اور منزلت کا شہرہ ہو گیا۔ اگر ہم نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا کی چند چیزوں پر حکومت بخشی ہے تو آپ کو عالَمِ عُلوی یعنی آسمانوں پر قدرت دی ہے کہ وہاں کے فرشتے خادموں کی طرح آپ کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور آپ کے سپاہیوں کی طرح آپ کے دشمنوں سے لڑتے ہیں اور آسمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کی نبوت و رسالت سے واقف نہ ہو اور آپ کے حکم سے انحراف کرے۔‘‘ (1)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اللہ تعالٰی کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(1)……روح البیان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۴۶۱، الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح، ص۱۲، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اصالتِ کل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل حکومتِ کل، ولایتِ کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے
فرشتے خِدَم رسولِ حشم تمامِ اُمم غلامِ کرم وجود وعدم حدوث وقِدَم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ عُلا بھی دور رہا جہت سے وراوصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم نے آپ کی خاطر آپ کے سینۂ اقدس کو ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم وحکمت کے لئے کشادہ اور وسیع کر دیا یہاں تک کہ عالَمِ غیب اور عالَمِ شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور جسمانی تعلقات روحانی اَنوار کے لئے مانع نہ ہو سکے اور علومِ لدنیہ، حِکَمِ الٰہیہ، معارفِ ربانیہ اور حقائقِ رحمانیہ آپ کے سینۂ پاک میں جلوہ نُما ہوئے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ظاہری طور پر سینۂ مبارک کا کھلنا مراد ہے۔ اَحادیث میں مذکور ہے کہ ظاہری طور پر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارک کا کھلنا بھی بار ہا ہوا، جیسے عمر مبارک کی ابتداء میں سینۂ اقدس کھلا، نزولِ وحی کی ابتداء کے وقت اور شبِ معراج سینۂ مبارک کھلا اور اس کی شکل یہ تھی کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے سینۂ پاک کو چاک کر کے قلبِ مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور وحکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ (1)

## آیت '' اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ '' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)…… دنیا کی حقارت اور آخرت کے کمال کے علم سے سینے کا کھل جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِۚ وَ مَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی

1 …… خزائن العرفان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۱۱۰، خازن، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۸۸، روح البیان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۴۶۱-۴۶۲، ملتقطاً۔

2 …… انعام: ۱۲۵۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

آسمان پر چڑھ رہا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ’’تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اس کھولنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ’’اس سے مراد وہ نور ہے جو مومن کے دل میں ڈالا جاتا ہے جس سے اس کا دل کھل جاتا ہے۔ عرض کی گئی: کیا اس کی کوئی نشانی ہے جس سے اس کی پہچان ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: ’’ہاں، (اس کی تین علامتیں ہیں) (1) آخرت کی طرف رغبت (2) دنیا سے نفرت، اور (3) موت سے پہلے آخرت کی تیاری۔ [1]

(2)…… حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بن مانگے ان کا مقدس سینہ ہدایت اور معرفت کے لئے کھول کر انہیں یہ نعمت عطا کردی۔

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑ ی تھی۔

﴿ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ: اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ ﴾ اس بوجھ سے کیا مراد ہے اس کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ غم مراد ہے جو حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس بوجھ سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلب مبارک مشغول رہتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم نے آپ کو شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑ دی تھی۔ [2]

1 ……مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، ما ذکر عن نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الزھد، ۸/۱۲۶، الحدیث: ۱۲.

2 ……تفسیر کبیر، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۱۱/۲۰۷-۲۰۸، خازن، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۴/۳۸۸-۳۸۹، خزائن العرفان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۳، ص۱۱۱۰، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غمِ امت

کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رسولِ کریم صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنا غم ہوتا تھا اس کا اندازہ اس آیت سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا(1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو ختم کردو۔

اور امت کے بارے میں آپ صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کیا حال تھا اس کا اندازہ اس آیت سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ(2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

اور اس حدیث سے بھی اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ پاک میں سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس قول کی تلاوت فرمائی:

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ(3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تو جو میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ قول ہے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے

---

1 ……کہف: ۶۔
2 ……توبہ: ۱۲۸۔
3 ……ابراھیم: ۳۶۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (1) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غلبے والا، حکمت والا ہے۔

تو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر گریہ طاری ہو گیا اور اپنے دستِ اَقدس اٹھا کر دعا کی ''اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، میری امت، میری امت۔ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت جبریل سے فرمایا ''اے جبریل! میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جاؤ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ انہیں کیا چیز رُلا رہی ہے۔ حضرت جبریل علیہ السَّلام حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انہیں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی عرض معروض کی خبر دی۔ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت جبریل سے فرمایا: تم میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ''اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ'' آپ کی امت کی بخشش کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہ کریں گے۔ (2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جانِ برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ جس کو تجھ سے اُلفت صادِقہ ہے وہ تیری اچھی بات سن کر چیں بہ جبیں (یعنی ناراض) ہو اور اس کی مَحو (یعنی ختم کرنے) کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا، جانِ ایمان وکانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آراء کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت (یعنی تقدیر کے قلم) نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب، جس نے اپنے تن پر ایک عالَم کا بار اٹھا لیا، کیسا محبوب، جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں مُنْہَمِک اور لَہْو ولَعِب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب وروز گریاں وملول۔

شب، کہ اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آسائش کے لئے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے مَوقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی (چادر) میں دراز،

1 ......المائدۃ: ۱۱۸.

2 ......مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لامتہ... الخ، ص۱۳۰، الحدیث: ۳۴۶(۲۰۲).



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منہ موڑ، جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما، اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رأفت پیدا ہوا، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرماتے تھے۔ قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے، باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، ملکِ قہار کا سامنا، عالَم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کچھ جواب نہ پائیں گے۔ اس وقت یہی محبوبِ غمگسار کام آئے گا، قفلِ شفاعت اس کے زورِ بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اتاریں گے اور سربسجود ہو کر "یَا رَبِّ اُمَّتِیْ" فرمائیں گے۔ (تو ایسے محبوب، غم خوار اور غمگسار آقا کی سچی فضیلتوں کو مٹانا اور دن رات ان کے اوصاف کی نفی کی فکر میں رہنا اور ان کی اطاعت سے منہ موڑنا اور ان کی نافرمانی پر کمربستہ ہونا کتنی بڑی ناانصافی ہے)۔[1]

## وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

﴿ **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ:** اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔﴾ مفسرین نے سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔

(1)......حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتّٰی کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی

1 ......فتاوی رضویہ، ۳۰/ ۷۱۶-۷۱۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وحدانیت کا اقرار کرنا اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اور ارشاد فرمایا:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے اور وہ کافر ہی رہے گا۔

**(2)**...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان میں، اقامت میں، نماز میں، تشہد میں، خطبے میں اور کثیر مقامات پر اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے اس آیت کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔

اور حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا، ہر خطیب اور ہر تشہد پڑھنے والا "اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے ساتھ "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پکارتا ہے۔

(1) ...... النساء: ۸۰۔

(2) ...... النساء: ۶۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(3)......رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نام کی طرف ان کے نام کی نسبت کی ہے اور نبوت و رسالت کے وصف کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کیا جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر ان کے اَسماء کے ساتھ کیا ہے۔

(4)......سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت سے متعلق فرماتے ہیں: یعنی ارشاد ہوتا ہے اے محبوب ہمارے! ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہو گی تمہارا بھی چرچا ہو گا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہو گا، آسمانوں کے طبقے اور زمینوں کے پردے تمہارے نامِ نامی سے گونجیں گے، مؤذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے منابر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے۔ اشجار و احجار، آہُو و سوسمار (یعنی ہرن اور گوہ) و دیگر جاندار و اطفالِ شیرخوار و معبودانِ کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بہ زبانِ فصیح و بیانِ صحیح تمہارا منشورِ رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اَکنافِ عالَم میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا غلغلہ ہو گا، جز (سوائے) اشقیائے ازل ہر ذرہ کلمۂ شہادت پڑھتا ہو گا، مسبحانِ ملاءِ اعلیٰ کو ادھر اپنی تسبیح و تقدیس میں مصروف کروں گا اُدھر تمہارے محمود، دُرودِ مسعود کا حکم دوں گا۔ عرش و کرسی ہفت اوراقِ سدرہ، قصورِ جناں، جہاں پر اللّٰہ لکھوں گا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اور اولُو العزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں۔ جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح و ستائش اور جمالِ صورت و کمالِ سیرت ایسی تشریح و توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالَم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری تنقیصِ شان اور محوِ فضائل میں مشغول ہو تو میں قادرِ مطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا۔ آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود و نصاریٰ برسوں سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہلِ ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے بے ساختہ پکار

[1]......تاویلات اہل السنہ، الشرح، تحت الآیۃ: ۴، ۵/۴۸۲، تفسیر بغوی، الشرح، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۴۶۹، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اٹھے۔ لاکھوں بے دینوں نے ان کے محوِ فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی خوبی روز بروز مترقی رہی۔ (1)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصّہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں

اور فرماتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا
مِٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

## فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جو شدت اور سختی آپ کفار کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں، اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ مشرکین رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو فقر کی وجہ سے عار دلاتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ گمان ہوا کہ مسلمانوں کی تنگدستی ان کفار کے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان کافروں کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں عنقریب تنگدستی کی یہ دشواری ختم ہو جائے گی۔ (2)

---

1 ......فتاوی رضویہ، ۳۰/۷۱۸-۷۱۹۔

2 ......مدارك، الشرح، تحت الآية: ٦، ص ١٣٥٨، خازن، الم نشرح، تحت الآية: ٦، ٤/٣٨٩، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی مشکل، مصیبت یا دشواری کے آجانے کی وجہ سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ سے مشکل اور مصیبت دور ہوجانے اور دشواری آسان ہوجانے کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد آسانی مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَاؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے، جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا: بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔﴾ اس آیت کو دوبارہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک تنگی کے بعد دو سہولتیں اور آسانیاں ہیں۔ حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”ایک دن نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (اپنے کاشانۂ اقدس سے) خوشی اور سُرور کی حالت میں مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”ایک تنگی دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آئے گی، تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔“(2)

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْۙ ﴿۷﴾

1 ...... طلاق: ۷.

2 ...... مستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة الم نشرح، ۳/۳۸۰، الحديث: ۴۰۰۴.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جب تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو۔

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ: تو جب تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو آخرت کے لئے دعا کرنے میں محنت کریں کیونکہ نماز کے بعد دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس آیت میں مذکور دعا کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس سے کونسی دعا مراد ہے، بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ دعا مراد ہے جو نماز کے آخر میں نماز کے اندر مانگی جاتی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ دعا مراد ہے جو سلام پھیرنے کے بعد مانگی جاتی ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ مخلوق کو دین کی دعوت دینے سے فارغ ہو جائیں تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائیں۔[1]

## آیت ”فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں

(1)......نماز کے بعد خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نماز کے بعد کی گئی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

(2)......بندے کو فارغ نہیں رہنا چاہئے اور نہ ہی کسی ایسے کام میں مشغول ہونا چاہئے جس کا کوئی دینی یا دُنْیَوی فائدہ نہ ہو۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو اسے فائدہ نہ دے۔“[2]

(3)......جو خطیب، واعظ اور مُبَلِّغ حضرات رات گئے تک محافل اور اجتماعات میں عوامُ النّاس کے سامنے خطاب، تقریر اور بیان کرتے ہیں، انہیں بھی چاہئے کہ وہ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن افسوس کہ فی زمانہ ایسے حضرات کی ایک تعداد ایسی ہے کہ جو آدھی رات بلکہ اس سے بعد تک بھی محافل اور اجتماعات میں اپنے خطاب، تقریر اور بیان کرنے کے معاملے میں تو انتہائی چست نظر آتے ہیں اور ان کے

---

1 ......مدارك، الشرح، تحت الآية: ۷، ص۱۳۵۹، ملخصاً.

2 ......ترمذی، کتاب الزهد، ۱۱-باب، ۱۴۲/۴، الحديث: ۲۳۲۴.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

خطاب میں جوش اور ولولہ نمایاں نظر آتا ہے، جماعت چھوڑنے، نماز قضا کرنے یا بالکل ہی نہ پڑھنے کی سزاؤں پر مشتمل آیات و اَحادیث رو رو کر سنا رہے ہوتے ہیں لیکن اس سے فارغ ہونے کے بعد نماز کے معاملے میں ان کی اپنی سستی کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ فجر کی نماز جماعت کے بغیر یا قضا کر کے پڑھتے ہیں اور دیگر نمازوں کی ادائیگی میں بھی انتہائی سستی سے کام لیتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ ان آیات اور اَحادیث کو پڑھ کر اپنی عملی حالت اور اس کی جزاء کے بارے میں خود ہی غور کر لیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ(۲) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو نہ کرو۔

اور ارشاد فرمایا:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اور حضرت اسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی انتڑیاں دوزخ میں بکھر جائیں گی اور وہ اس طرح گردش کر رہا ہو گا جس طرح چکی کے گرد گدھا گردش کرتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر اس سے کہیں گے: اے فلاں! کیا بات ہے تم تو ہم کو نیکی کی دعوت دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے (اور تم یہاں عذاب میں مبتلا ہو)! وہ کہے گا: میں تم کو نیکی کی دعوت دیتا تھا اور خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں تم کو تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برے کام کرتا تھا۔ (3)

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

1 ……صف:۲، ۳.

2 ……بقرہ:۴۴.

3 ……بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ النار و انہا مخلوقۃ، ۲/۳۹۶، الحدیث: ۳۲۶۷.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ارشاد فرمایا: ”شبِ معراج میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، جب بھی ان کو کاٹا جاتا تو وہ دوبارہ جڑ جاتے اور پھر ان کو کاٹا جاتا۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کی دعوت دیتے تھے لیکن اپنی جانوں کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے، کیا وہ عقل نہیں رکھتے تھے۔“(1)

## وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو۔

﴿وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ: اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ خاص طور پر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف رغبت رکھیں، اسی کے فضل کے طالب رہیں اور اسی پر توکُّل کریں۔(2)

### اللّٰہ تعالیٰ پر توکُّل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ پر توکُّل کرے اور اللّٰہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگے۔ ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (3)

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور مسلمانوں کو اللّٰہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

اور حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللّٰہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کہ اللّٰہ تعالیٰ مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔“(4)

1 ......مسند ابو یعلی، مسند انس بن مالک، ما اسندہ علیّ بن زید عن انس، ۳/۳۷۰، الحدیث: ۳۹۷۹.

2 ......مدارک، الشرح، تحت الآیۃ: ۸، ص۱۳۵۹.

3 ......ابراھیم: ۱۱.

4 ......ترمذی، احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک، ۵/۳۳۳، الحدیث: ۳۵۸۲.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ التِّیْن

## سورۂ وَالتِّیْن کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ وَالتِّیْن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

### ''وَالتِّیْن'' نام رکھنے کی وجہ

انجیر کو عربی میں اَلتِّیْن کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ وَالتِّیْن'' کہتے ہیں۔

### سورۂ وَالتِّیْن سے متعلق حدیث

حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عشاء کی نماز میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ''وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ'' کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔[2]

### سورۂ وَالتِّیْن کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان اور اس کے عقیدے سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، مبارک پہاڑ طورِ سینا اور امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم کھا

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ والتین، ۴/۳۹۰.

2 ......بخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم الماھر بالقرآن... الخ، ۴/۵۹۳، الحدیث: ۷۵۴۶.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کہ ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

**(2)**...... یہ بتایا گیا کہ اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار نہیں کیا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق نہ کی تو اسے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو واحد معبود مانا، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق کی اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کیلئے بے انتہاء ثواب ہے۔

**(3)**......اس سورت کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب و جزاء کا انکار کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

## سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کے ساتھ مناسبت

سورۂ وَالتِّیْن کی اپنے سے ماقبل سورت "اَلَمْ نَشْرَحْ" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ میں تخلیق اور خُلق کے اعتبار سے سب سے کامل انسان کی شخصیت اور سیرتِ مبارکہ بیان کی گئی اور اس سورت میں نوعِ انسانی کا حال بیان کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: انجیر کی قسم اور زیتون۔ اور طور سینا۔ اور اس امان والے شہر کی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: انجیر کی قسم اور زیتون کی۔ اور طور سینا کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ: انجیر کی قسم اور زیتون کی۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر اور زیتون کی قسم ارشاد فرمائی کیونکہ ان چیزوں میں ایسے فوائد اور منافع موجود ہیں جو ان کے خالق، رب تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں، جیسے انجیر انتہائی عمدہ میوہ ہے جس میں فُضلہ نہیں اور یہ بہت جلد ہضم ہونے والا، زیادہ نفع والا، قبض دور کردینے والا، مثانے میں موجود ریت اور پتھری نکال دینے والا، جگر اور تلی میں پھنسی گندے مواد کی گانٹھ کو کھول دینے والا، بدن کو فربہ کرنے والا اور بلغم کو چھانٹنے والا ہے جبکہ زیتون ایک مبارک درخت ہے، اس کا تیل روشنی کے کام لایا جاتا ہے، سالن کی طرح کھایا بھی جاتا ہے اور یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں، اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں چکنائی کا نام ونشان نہیں، بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے اور ہزاروں برس باقی رہتا ہے۔(1)

## انجیر اور زیتون کے بارے میں اَحادیث

انجیر کے بارے میں حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’انجیر کھاؤ، اگر میں کہوں کہ یہ وہ پھل ہے جو کہ جنت سے نازل ہوا ہے تو کہہ سکتا ہوں کیونکہ جنت کے پھل میں گٹھلی نہیں ہوتی تو اسے کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کو ختم کرتا اور گٹھیا کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔(2)

اور زیتون کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (ہم نے) درخت (پیدا کیا) جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے، تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے۔

اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسواک ہے۔(4)

1 ...... خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۹۰، روح البیان، التین، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۴۶۶-۴۶۷، ملتقطاً.
2 ...... مسند فردوس، باب الکاف، ۳/۲۴۳، الحدیث: ۴۷۱۶.
3 ...... مؤمنون: ۲۰.
4 ...... معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ: احمد، ۱/۲۰۱، الحدیث: ۶۷۸.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ: اور طور سینا کی۔﴾ طور وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے مشرف فرمایا اور سینا اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے اور اس جگہ کو سینا اس کے خوش منظر ہونے یا مبارک ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک طورِ سینا سے مراد خوش منظر یا مبارک پہاڑ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر اس پہاڑ کو طورِ سینا کہتے ہیں جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ جس جگہ اور مقام کو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ساتھ نسبت حاصل ہو جائے وہ جگہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظمت والی ہو جاتی ہے۔

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ: اور اس امن والے شہر کی۔﴾ یعنی اور اس امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم! امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''انجیر، زیتون، طورِ سینا اور مکہ مکرمہ کی قسم ذکر فرمانے سے ان بابرکت مقامات کی عظمت و شرافت ظاہر ہوئی اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے ان مقامات پر رہنے کی وجہ سے ظاہر ہونے والی خیر و برکت واضح ہوئی، چنانچہ جس جگہ انجیر اور زیتون اُگتا ہے وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت گاہ ہے اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت اور پرورش بھی اسی جگہ ہوئی۔ طور وہ جگہ ہے جہاں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندا دی گئی اور مکہ مکرمہ میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی، اسی شہر میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا اور اسی شہر میں خانہ کعبہ ہے (جس کی طرف منہ کر کے پوری دنیا کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں)۔[2]

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔

---

1 ......تفسیر کبیر، التین، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/۲۱۱-۲۱۲۔

2 ......مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۳۶۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ: بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔﴾ اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہر مکہ کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی شکل وصورت میں پیدا کیا، اس کے اَعضاء میں مناسبت رکھی، اسے جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں بلکہ سیدھی قامت والا بنایا، اسے جانوروں کی طرح منہ سے پکڑ کر نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھانے والا بنایا اور اسے علم، فہم، عقل، تمیز اور باتیں کرنے کی صلاحیت سے مُزَیَّن کیا۔[1]

## اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تخلیق میں غور کرے تو اس پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسنِ صوری اور حسنِ معنوی کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اور اس چیز میں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی اور اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۟ۙ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی سی حالت کی طرف پھیر دیا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔﴾ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اَعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم اور بال سفید ہو جاتے ہیں، جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل وصورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جما

[1]……خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۹۱، مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۴، ص۱۳۶۰، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

رہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے درکات کو اس کا ٹھکانا کر دیا۔[1]

## آیت ”ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں

(1)......اللہ تعالیٰ کی عبادت پر کمربستہ ہونے کے لئے بڑھاپے کو منتخب کرنا عقلمندی نہیں کیونکہ بڑھاپے میں عبادت کے لئے اعضاء میں وہ طاقت باقی نہیں رہتی جو جوانی میں ہوتی ہے۔

(2)......اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسانی شکل وصورت کی جو نعمت عطا کی ہے اس کا شکر کرتے ہوئے ہمیں اس کی نافرمانی کرنے سے بچنا چاہئے۔

(3)......پیدائش کے بعد طاقت اور قوت دینا اور اس کے بعد کمزوری کی طرف لوٹا دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جو ذات اس چیز پر قادر ہے وہ ہماری موت کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِؕ-اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ[2]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو خلقت و بناوٹ میں ہم اسے الٹا پھیر دیتے ہیں، تو کیا وہ سمجھتے نہیں؟

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْؕ-وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْۚ-وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى وَ

ترجمۂ کنزالعرفان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اُٹھنے کے بارے میں کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کرلو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر پانی کی ایک بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے

---

(1)......خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۳۹۱، مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۳۶۰-۱۳۶۱، ملتقطاً.

(2)......یٰس: ۶۸.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْــٴًـا (1)

ہیں اسے ایک مقرر مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں پھر (عمر دیتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب سے نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ (بالآخر) جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍؕ(۶)

**ترجمۂ کنزالایمان:** مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب ہے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔

﴿اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: مگر وہ لوگ جو ایمان لائے۔﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کیلئے بے انتہا ثواب ہے اگرچہ بڑھاپے کی کمزوری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر عبادات بجانہ لاسکے اور ان کے عمل کم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم سے انہیں وہی اجر ملے گا جو جوانی اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور ان کے اتنے ہی عمل لکھے جائیں گے جتنے جوانی میں لکھے جاتے تھے اور جہنم کے سب سے نچلے درکات ان کا ٹھکانہ نہ ہو گا۔ (2)

اسی طرح کا معاملہ ایک حدیث پاک میں بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان بندہ جب بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو اس کے لئے ان اعمال کا ثواب لکھا جائے گا جو وہ تندرست اور مقیم ہونے کی حالت میں کیا کرتا تھا (لیکن بیماری یا سفر کی وجہ سے نہ کر پایا)۔ (3)

1 ......حج:۵.
2 ......خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۶، ۳۹۱/۴، مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۶، ص ۱۳۶۱، ملتقطاً.
3 ......مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ، ۱۷۷/۷، الحدیث: ۱۹۷۷۴.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## آیت ” اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں

(1)......ایمان، اعمال پر مقدم ہے اور ایمان کے بغیر کوئی نیکی درست نہیں۔

(2)......لمبی عمر ملنا اور اعمال کا نیک ہونا بہت بڑی نعمت ہے۔ حضرت ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”ایک اَعرابی نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ شخص سب سے بہتر ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں۔ اس نے عرض کی: لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ شخص سب سے برا ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔ (1)

**فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِؕ(۷) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ۠(۸)**

**ترجمۂ کنزالایمان:** تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟

﴿ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ: **تو اب کونسی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔**﴾ یعنی اے کافر انسان! کیا تو نے اپنی صورت میں، اپنی تخلیق کی ابتداء میں، اپنی جوانی اور بڑھاپے میں غور نہیں کیا تا کہ تو یہ کہہ دیتا کہ جو ذات ان چیزوں پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے اور مجھ سے میرے اعمال کا حساب لے اور اس قطعی دلیل اور روشن حجت کے بعد اب کونسی چیز تجھے انصاف کے دن کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں مرنے کے بعد اٹھائے جانے، قیامت کے دن حساب ہونے اور اعمال کی جزا ملنے کا انکار کرتا ہے۔ (2)

1 ......ترمذی، کتاب الزھد، ۲۲-باب منہ، ۴/۱۴۸، الحدیث: ۲۳۳۷.

2 ......خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۳۹۱، ملخصاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ: کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟﴾ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو سورۂ ’’وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ‘‘ پڑھتے ہوئے ’’اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ‘‘ پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے ’’بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ‘‘ یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔[1]

1 ……ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ والتین، ۵/ ۲۳۰، الحدیث: ۳۳۵۸۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْعَلَق

## سورۂ علق کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ علق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں "مَالَمْ یَعْلَمْ" تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔(1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

### "علق" نام رکھنے کی وجہ

خون کے لوتھڑے کو عربی میں "علق" کہتے ہیں، اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اس کی مناسبت سے اسے "سورۂ علق" کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام "سورۂ اِقراء" بھی ہے اور یہ نام اس کی پہلی آیت کے شروع میں موجود لفظ "اِقْرَاْ" کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

### سورۂ علق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ابوجہل کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے کمزوری سے قوت کی طرف منتقل فرمایا۔

(2)......قراءت اور کتابت کی فضیلت بیان کی گئی۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا اور مال و دولت کی وجہ سے تکبر کرتا ہے۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ العلق، ٤/٣٩١، جلالین، سورۃ اقرأ، ص٥٠٣۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(4)......اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکنے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی۔

(5)......اس سورت کے آخر میں ابوجہل کی مذمت بیان کی گئی اور اس کی دھمکیوں کا جواب دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا کہ آپ اس کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کریں۔

## سورۂ وَالتِّیْن کے ساتھ مناسبت

سورۂ علق کی اپنے سے ماقبل سورت ''وَالتِّیْن'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ وَالتِّیْن میں انسان کی تخلیق کی صورت بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا اور اس سورت میں انسان کی تخلیق کا مادہ بتایا گیا ہے کہ اسے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ(۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔﴾ شانِ نزول: حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں ''رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خلوت



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

پسند ہوگئے اور غارِ حرا میں جانے لگے اور کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے اور (اتنا عرصہ وہاں رہنے کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے کا بندوبست کردیا کرتیں یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حق آگیا جب کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہا: پڑھئے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں ''میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھئے۔ میں نے کہا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھئے۔ میں نے کہا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور تیسری بار دبایا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ(۲) اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ(۳) الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ(۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔ (1)

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نام کا ذکر کرو جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کی طرف جو قرآن نازل کیا گیا اسے اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتے ہوئے پڑھو جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ (2)

## تلاوت کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللہ'' پڑھنے کا شرعی حکم

یاد رہے کہ سورت کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا سنت، ورنہ مُستحب ہے اور اگر تلاوت کرنے والا جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اس کی ابتداء میں ضمیر اللہ تعالٰی کی طرف راجع ہے، جیسے ''هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ'' تو اس صورت

1 ......بخاري، كتاب بدء الوحي، ۳-باب، ۱/۷، الحديث: ۳، مسلم، كتاب الايمان، باب بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، ص۹٤، الحديث: ۲۵۲(۱٦۰).

2 ......خازن، العلق، تحت الآية: ۱، ٤/۳۹۳، قرطبي، العلق، تحت الآية: ۱، ۱۰/۸۵، الجزء العشرون، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

میں اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنے کے بعد بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا تاکید کے ساتھ مستحب ہے، اگر تلاوت کرنے والا تلاوت کے درمیان میں کوئی دُنْیَوی کام کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پھر پڑھ لے اور اگر اس نے دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سُبْحَانَ اللّٰہ اور کلمۂ طیبہ وغیرہ اَذکار پڑھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔[1]

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔

﴿ اِقْرَاْ: پڑھو۔﴾ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھے۔[2]

﴿ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ: اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ سب کریموں سے زیادہ کرم والا ہے، وہ اپنے بندوں کو نعمتیں عطا کرتا اور ان کی نافرمانیوں پر حلم فرماتا ہے، وہ اپنی نعمتوں کا انکار کرنے اور اپنے ساتھ کفر کرنے کے باوجود انہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا۔[3]

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

1 ......بہارِ شریعت، حصہ سوم، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ۱/۵۵۰-۵۵۱، ملخصاً۔
2 ......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۹۳۔
3 ......مدارک، العلق، تحت الآیۃ: ۳، ص۱۳۶۲۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔﴾ یعنی وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جس کے ذریعے غائب اُمور کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔[1]

## کتابت کی فضیلت

اس آیت سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے مَنافع اور فوائد ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں، ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں، اگر کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’علم کو قید کرلو۔ میں نے عرض کی: اسے قید کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ’’علم کو لکھ لینا (اسے قید کرنا ہے)۔[3]

﴿عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ: انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔﴾ ایک قول یہ ہے کہ یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اَشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا[4] ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اللّٰہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہاں انسان سے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مراد ہیں کہ انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے تمام اَشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ

---

1 ...... خازن، العلق، تحت الآية: ۴، ۴/ ۳۹۳.

2 ...... خازن، العلق، تحت الآية: ۴، ۴/ ۳۹۳.

3 ...... مستدرك، كتاب العلم، قيدوا العلم بالكتاب، ۱/ ۳۰۳، الحديث: ۳۶۹.

4 ...... بقرة: ۳۱.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

عَلَيْكَ عَظِيْمًا (1) نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ (2)

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بیشک آدمی سرکشی کرتا ہے۔ اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

﴿كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔﴾ ابو جہل کو کچھ مال ہاتھ آ گیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلُّفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں فرمایا کہ ہاں ہاں، بیشک آدمی اس بنا پر سرکشی کرتا ہے کہ مال و دولت کی وجہ سے اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ سمجھ لیا، اے انسان! تجھے یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے تو تیری سرکشی و نافرمانی اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہو گا۔ (3)

## سورۂ علق کی آیت نمبر 6 تا 8 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......مخلوق میں سے کوئی لمحہ بھر کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں اور پوری مخلوق اپنی ہر حرکت اور سکون میں

1 ......النساء: ١١٣۔

2 ......تفسیر بغوی، العلق، تحت الآیۃ: ٥، ٤/٤٧٥، ملخصاً۔

3 ......صاوی، العلق، تحت الآیۃ: ٦-٨، ٦/٢٣٩٤، خازن، العلق، تحت الآیۃ: ٦-٨، ٤/٣٩٣-٣٩٤، مدارک، العلق، تحت الآیۃ: ٦-٨، ص ١٣٦٢-١٣٦٣، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اپنے خالق و مالک کی محتاج ہے۔

(2)......دنیا کی محبت اور مال پر تکبر غفلت کا سبب ہے۔ حضرت عون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ دو حریص سیر نہیں ہوتے (1) علم والا۔ (2) دنیا والا۔ مگر دونوں برابر نہیں، علم والا تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی بڑھالیتا ہے اور دنیا والا سرکشی میں بڑھ جاتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى

ترجمۂ کنزالعرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔

اور دوسرے (یعنی علم والے) کے بارے میں یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا[1]

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔[2]

(3)......مال و دولت اور منصب پر تکبر و غرور کرتے ہوئے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے ان کا انجام بہت برا ہے۔

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے۔ بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔ بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔

﴿اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔﴾ شانِ نزول: یہ آیتیں بھی ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئیں، ابوجہل نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نماز پڑھنے سے منع کیا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر

1......فاطر: ۲۸.
2......دارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم والعالم، ۱/۱۰۸، الحدیث: ۳۳۲.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (مَعَاذَ اللہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا۔ ایک مرتبہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل اسی فاسد ارادے سے آیا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے (ایسے) پیچھے بھاگا (جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے، اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور اعضاء کانپنے لگے۔) لوگوں نے اس سے کہا: تجھے کیا ہوا ہے؟ ابوجہل کہنے لگا: میرے اور محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور وحشت ناک پرندے بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عُضْو عُضْو جدا کر ڈالتے۔[1]

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو میرے کامل بندے کو نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔

## اللہ تعالٰی کی اطاعت اور نماز پڑھنے سے روکنے کی وعید

بعض مفسرین فرماتے ہیں: اس وعید میں ہر وہ شخص داخل ہے جو اللہ تعالٰی کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکے۔[2]

ایک اور مقام پر اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَاؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ۬ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ[3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

1 ......خازن، العلق، تحت الآیة: ۱۰، ۴/ ۳۹۴، مسلم، کتاب صفة القیامة و الجنة و النار، باب قوله: انّ الانسان لیطغی... الخ، ص۱۵۰۳، الحدیث: ۳۸(۲۷۹۷).

2 ......خازن، العلق، تحت الآیة: ۹-۱۰، ۴/ ۳۹۴.

3 ......بقرة: ۱۱۴.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

یادرہے کہ اس میں وہ صورتیں داخل نہیں جن میں کسی کونماز پڑھنے یا عبادت کرنے سے روکنا جائز ہے جیسے غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنے والے کوروکنا، مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے والے کوروکنا، شوہر کا اپنی بیوی کونفل نماز پڑھنے، نفلی روزہ اور نفلی اعتکاف کرنے سے روکنا وغیرہ۔ یونہی مالک غلام کو، اور اجیرِ خاص کونوافل سے روک سکتا ہے۔ مگر فقہاء فرماتے ہیں کہ جو کراہت کے وقت نماز پڑھنے لگے، تو اسے نماز سے نہ روکو، بعد میں مسئلہ سمجھا دو، تا کہ اس آیت کی زد میں نہ آ جاؤ۔ مزید یہ کہ اور بھی کچھ لوگوں کو مسجد سے روکا جا سکتا ہے جیسے ناسمجھ بچہ، یا دیوانہ کو جسے پیشاب پاخانہ کی تمیز نہ ہو، جس کے منہ سے کچے پیاز یا لہسن یا حقہ کی بو آ رہی ہو، جس کے جسم پر بدبو دار زخم ہو، وہ بدمذہب جس کے مسجد میں آنے سے فساد ہو۔

**اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ؕ**

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا)۔

﴿اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، ذرا دیکھو تو اگر نماز سے روکنے والا وہ کافر ہدایت پر ہوتا اور دوسروں کو پرہیزگاری کا حکم دیتا تو وہ کتنے بلند مراتب حاصل کرتا۔[1] اگر ابوجہل ایمان قبول کر لیتا تو اسے یہ مراتب ملتے کہ وہ مومن ہوتا، پھر حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے دیدار سے صحابی بن جاتا، حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا عزیز ہو کر اللہ تعالیٰ کا پیارا بن جاتا، بیتُ اللہ شریف میں رہتا تھا اس لئے ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ پاتا، وہ قوم کا سردار تھا اور اس کی وجہ سے اس کے ماتحت لوگ بھی ایمان لے آتے تو ان سب کا ثواب بھی اسے ملتا۔

## سورۂ علق کی آیت نمبر 11 اور 12 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

1 ......تفسیر کبیر، العلق، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۱۱/۲۲۲۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(1)......گزشتہ لوگوں کی سرکشی میں غور کرنے سے بھی ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

(2)......نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ والوں کو ایمان کے ذریعہ جو درجے نصیب ہوسکتے تھے وہ بعد والوں کے لئے ممکن نہیں۔

(3)......بڑا بدنصیب وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اچھا موقع دے اور وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔

اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىؕ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ﳔ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِۙ ﴿۱۵﴾ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍۚ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے۔

﴿اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى: بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ذرا دیکھو تو، اگر اس کافر نے (مرتے دم تک) آپ کو جھٹلایا اور آپ پر ایمان لانے سے منہ پھیرا تو اس کا کیا حال ہوگا؟ کیا ابوجہل کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اس فعل کو دیکھ رہا ہے تو وہ اسے اس کی جزا دے گا، ہاں ہاں اگر وہ میرے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایذا دینے اور انہیں جھٹلانے سے باز نہ آیا تو ضرور ہم اسے پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ جھوٹے اور خطا کار شخص کی پیشانی ہے۔[1]

[1]......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۶، ۴/۳۹۴، ملخصاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## سورۂ علق کی آیت نمبر 13 تا 16 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)..... اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کا بدلہ خود لیتا ہے۔

(2)..... اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے جیسے پیشانی کے بالوں سے گھسیٹنا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اب پکارے اپنی مجلس کو۔ ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے۔ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

﴿ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ: تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے۔﴾ **شانِ نزول:** جب ابو جہل نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نماز سے منع کیا تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو سختی سے جھڑک دیا، اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں، خدا کی قسم! میں آپ کے مقابلے میں نوجوان، سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا، آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ ابو جہل اپنی مجلس والوں کو پکار لینے کی دھمکی لگا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں اپنی مدد کیلئے اپنی مجلس کو پکارے، اگر اس نے ایسا کیا تو ہم بھی جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے جن کا مقابلہ کرنے کی طاقت ان میں سے کسی کے پاس نہیں ہے۔(1)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اگر ابو جہل اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اسے اعلانیہ طور پر گرفتار کر لیتے۔''(2)

1 ......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ۴/۳۹۴، تفسیر کبیر، العلق، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ۱۱/۲۲۶، ملتقطاً.

2 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اقرأ باسم ربک، ۵/۲۳۰، الحدیث: ۳۳۵۹.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## سورۂ علق کی آیت نمبر 17 اور 18 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ آپ کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے کہ ابوجہل نے حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دھمکی لگائی کہ وہ اپنی مجلس کے لوگوں کو بلالے گا تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ نہ فرمایا کہ ہم صحابہ کی جماعت کو بلالیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانیہ فرشتوں کو بلالیں گے۔

(2)......نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان ظاہر کرنے کے لئے فرشتوں کی فوج آنے کو تیار ہے ورنہ کفار کی ہلاکت کے لئے تو ایک ہی فرشتہ کافی ہے۔

(3)......امر کا ہر صیغہ وجوب کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اور چیزوں کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے یہاں امر کا صیغہ تو ہے لیکن وجوب کے لئے نہیں بلکہ اظہارِ غضب کے لئے ہے۔

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہوجاؤ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہوجاؤ۔

﴿كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ: خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور قریب ہوجاؤ۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ نماز کے معاملے میں اس کافر کی بات نہ مانیں اور نماز پڑھتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے قریب ہوجائیں۔[1]

## آیت ”وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوئیں:

[1]......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ١٩، ٤/٣٩٤۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

(1)......حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادتیں سیّئات کی معافی کے لئے نہیں بلکہ اللّٰہ تعالیٰ کے قرب کے لئے ہیں۔

(2)......سجدہ بہترین عبادت ہے کہ اس میں بندہ زمین پر اپنا سر رکھ کر اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے اور زبان سے اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کرتا ہے، اسی لئے ہر رکعت میں سجدے دو ہیں۔

(3)......سجدے میں اللّٰہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔'' [1]

نوٹ: یاد رہے کہ یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم ہے۔

[1]......مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع و السجود، ص ۲۵۰، الحدیث: ۲۱۵(۴۸۲).



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الْقَدْرِ

## سورۂ قدر کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ قدر مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

### ”قدر“ نام رکھنے کی وجہ

قدر کے بہت سے معنی ہیں البتہ یہاں قدر سے عظمت و شرافت مراد ہے، اور چونکہ اس سورت میں لیلۃ القدر کی شان بیان کی گئی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ قدر“ کہتے ہیں۔

### سورۂ قدر کے مضامین

اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ابتدائی زمانے کے بارے میں بتایا گیا اور جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا اس کی فضیلت بیان کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں اور یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر سلامتی والی ہے۔

### سورۂ علق کے ساتھ مناسبت

سورۂ قدر کی اپنے سے ماقبل سورت ”علق“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ علق میں اللّٰہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا تھا کہ آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نام سے قرآن پڑھئے جس نے پیدا کیا اور اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کی ابتداء کا زمانہ بتایا گیا کہ اسے عظمت و شرافت والی رات لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔

1 ……خازن، تفسیر سورۃ القدر، ٤/٣٩٥.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

# اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** بیشک ہم نے اسے شبِ قدر میں اتارا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔

﴿اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔﴾ یعنی بے شک ہم نے اس قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یکبارگی شبِ قدر میں نازل کیا۔

## شبِ قدر کے فضائل

شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے، اس کو شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔[1]

احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

[1] ......خازن، القدر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۹۵۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

’’جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کرکے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔ ‘‘(1)

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بے شک تمہارے پاس یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور محروم وہی رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔(2)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ رات عبادت میں گزارے اور اس رات میں کثرت سے استغفار کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃُ القدر کون سی رات ہے تو اس رات میں مَیں کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: تم کہو ’’اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ‘‘ اے اللّٰہ! بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔(3)

نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ’’اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلۃُ القدر ہے تو میں اس رات میں یہ دعا بکثرت مانگوں گی ’’اے اللّٰہ میں تجھ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔(4)

## شبِ قدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے

یاد رہے کہ سال بھر میں شبِ قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور کثیر روایات سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہوتی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شبِ قدر ہوتی ہے اور یہی حضرتِ امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے۔(5)

## شبِ قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قدر کو چند وجوہ کی بناء پر پوشیدہ

---

1 ......بخاری، کتاب الایمان، باب قیام لیلة القدر من الایمان، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۵.
2 ......ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، ۲/۲۹۸، الحدیث: ۱۶۴۴.
3 ......ترمذی، کتاب الدعوات، ۸۴-باب، ۵/۳۰۶، الحدیث: ۳۵۲۴.
4 ......مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، الدعاء بالعافیة، ۷/۲۷، الحدیث: ۸.
5 ......مدارك، القدر، تحت الآیة: ۱، ص۱۳۶۴.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

رکھا ہے۔

(1)……جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رغبت حاصل کریں۔ اپنے غضب کو گناہوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ ہر گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں۔ دعا کی قبولیت کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا تاکہ وہ سب دعاؤں میں مبالغہ کریں۔ اسمِ اعظم کو اَسماء میں پوشیدہ رکھا تاکہ وہ سب اَسماء کی تعظیم کریں۔ اور نمازِ وُسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ تمام نمازوں کی پابندی کریں۔ توبہ کی قبولیت کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اختیار کرے اور موت کا وقت پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ خوف کھاتا رہے، اسی طرح شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔

(2)……گویا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اگر میں شبِ قدر کو مُعَیَّن کردیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جراءَت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شہوت تجھے اس رات میں گناہ کے کنارے لا چھوڑتی اور تو گناہ میں مبتلا ہوجاتا تو تیرا اس رات کو جاننے کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے زیادہ سخت ہوتا۔ پس اس وجہ سے میں نے اسے پوشیدہ رکھا۔

(3)……گویا کہ ارشاد فرمایا میں نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ شرعی احکام کا پابند بندہ اس رات کی طلب میں محنت کرے اور اس محنت کا ثواب کمائے۔

(4)……جب بندے کو شبِ قدر کا یقین حاصل نہ ہوگا تو وہ رمضان کی ہر رات میں اس امید پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں کوشش کرے گا کہ ہوسکتا ہے کہ یہی رات شبِ قدر ہو۔[1]

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

[1]……تفسیر کبیر، القدر، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۲۲۹-۲۳۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ﴾ یہاں سے شبِ قدر کے عظیم فضائل بیان کئے جارہے ہیں، چنانچہ شبِ قدر کی ایک فضیلت یہ ہے کہ شبِ قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شبِ قدر سے خالی ہوں اور اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

## ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات

حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جس نے ایک ہزار مہینے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کیا، مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔[2]

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اللّٰہ تعالیٰ نے میری امت کو شبِ قدر کا تحفہ عطا فرمایا اور ان سے پہلے اور کسی کو یہ رات عطا نہیں فرمائی۔[3]

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”یہ اللّٰہ تعالیٰ کا اپنے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر کرم ہے کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے اُمتی شبِ قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی اُمت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔[4]

اور مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”اس آیت سے دو فائدے حاصل ہوئے، ایک یہ کہ بزرگ چیزوں سے نسبت بڑی ہی مفید ہے کہ شبِ قدر کی یہ فضیلت قرآن کی نسبت سے ہے، اصحابِ کہف کے کتے کو ان بزرگوں سے منسوب ہو کر دائمی زندگی، عزت نصیب ہوئی، دوسرا یہ کہ تمام آسمانی کتابوں سے قرآن شریف افضل

---

1 ......خازن، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۹۷، مدارک، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۳۶۴، ملتقطاً.

2 ......سنن الکبری للبیہقی، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، ۴/۵۰۵، الحدیث: ۸۵۲۲.

3 ......مسند فردوس، باب الالف، ۱/۱۷۳، الحدیث: ۶۴۷.

4 ......خزائن العرفان، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۱۱۳۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ہے کیونکہ تورات وانجیل کی تاریخ نزول کو یہ عظمت نہ ملی۔ (1)

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْۚ-مِنْ كُلِّ اَمْرٍۙ(۴) سَلٰمٌ ﱡ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۠(۵)

**ترجمۂ کنزالایمان:** اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا: اس رات میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں۔﴾ شبِ قدر کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ اس رات میں فرشتے اور حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ہر اس کام کے لیے جو اللّٰہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے مقرر فرمایا ہے آسمان سے زمین کی طرف اترتے ہیں اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا اللّٰہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں۔ (2)

اور حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جب شبِ قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے کو دعائیں دیتے ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔ (3)

﴿سَلٰمٌ ﱡ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ: یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔﴾ شبِ قدر کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر بلاؤں اور آفتوں سے سلامتی والی ہے۔ (4)

1 ......نور العرفان، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ص۹۹۰۔
2 ......خازن، القدر، تحت الآیۃ: ٤، ٤/٣٩٧-٣٩٨ ملتقطاً.
3 ......شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون من شعب الایمان... الخ، فی لیلۃ العید و یومھا، ٣/٣٤٣، الحدیث: ٣٧١٧.
4 ......خازن، القدر، تحت الآیۃ: ٥، ٤/٣٩٨، مدارک، القدر، تحت الآیۃ: ٥، ص١٣٦٤، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَۃُ البَیِّنَۃ

## سورۂ بَیِّنَہ کا تعارف

### مقامِ نزول

جمہور مفسرین کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایک روایت یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

### ''بَیِّنَہ'' نام رکھنے کی وجہ

بینہ کا معنی ہے روشن اور بہت واضح دلیل، اس سورت کی پہلی آیت کے آخر میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ بَیِّنَہ'' کہتے ہیں۔

### سورۂ بَیِّنَہ سے متعلق حدیث

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورت ''لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا'' پڑھوں۔ حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔ (یہ سن کر) حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ (2)

### سورۂ بَیِّنَہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کا نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ......خازن، تفسیر سورۃ البیّنۃ، ۴/۳۹۸۔

2 ......بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ۲/۵۶۲، الحدیث: ۳۸۰۹۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت سے متعلق مؤقف بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)…… یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے مذہب کا باطل ہونا بیان فرمایا گیا۔

(2)…… یہ بتایا گیا کہ اہلِ کتاب میں دین کے معاملے میں پھوٹ کس وقت پڑی اور تورات و انجیل میں انہیں دیئے گئے اَحکام بیان کئے گئے۔

(3)…… کافروں کا انجام بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

(4)……اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، اس کے بعد ان کی جزاء بیان کی گئی۔

## سورۂ قدر کے ساتھ مناسبت

سورۂ بینہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''قدر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قدر میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ شبِ قدر میں قرآن مجید نازل فرمایا اور اس سورت میں یہ بیان کیا گیا کہ کتابی کافر یہودی اور عیسائی اور مشرک اس وقت تک اپنا دین چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے، تو گویا کہ اس سورت میں قرآن مجید نازل کرنے کی علت اور وجہ بیان کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُۙ(۱)



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزالایمان:** کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔

﴿لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ: کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے نہ تھے۔﴾ یعنی کتابی کافر یہودی اور عیسائی اور مشرک بت پرست اپنا دین چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس سیدالمرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جلوہ افروز نہ ہوں کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام لوگ یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ نبی تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت اور انجیل میں ہے اور جب وہ نبی تشریف لائے اور انہوں نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو اُن میں سے کچھ لوگ ان پر ایمان لائے اور کچھ نے ان کے ساتھ کفر کیا۔(1)

## سورۂ بیّنہ کی آیت نمبر 1 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......اگرچہ اہلِ کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہلِ کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے اَحکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دُگنا ثواب ملتا ہے، جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کا کیا عالَم ہو گا۔

(2)......حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ایسی قوم کو درست فرمایا کہ جس کی اصلاح بظاہر ناممکن تھی۔

(3)......آسمانی کتابوں پر عمل ان کے منسوخ ہونے سے پہلے ہدایت تھا اور ان کے منسوخ ہونے کے بعد ان پر عمل گمراہی ہو گیا۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ(۲) فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ(۳)

1 ......خازن، البیّنة، تحت الآیة: ۱، ۴/۳۹۸، صاوی، البیّنة، تحت الآیة: ۱، ۶/۲۴۰۳-۲۴۰۴، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**ترجمۂ کنزالایمان:** وہ کون وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** (یعنی) اللہ کا رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے۔ان صحیفوں میں سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

﴿رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ: (یعنی) اللہ کا رسول۔﴾ یعنی وہ روشن دلیل اللہ تعالیٰ کے انتہائی شاندار رسول ہیں جو کہ سب صحیفوں کے مضامین کی جامع پاک کتاب قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔[1]

قرآنِ مجید ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے پاک فرشتوں کے ذریعے پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، نیز ملاوٹ اور ردو بدل سے محفوظ ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاوت معجزہ ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مخلوق میں سے کسی سے سیکھے بغیر قرآن پڑھا اور پڑھایا، سمجھا اور سمجھایا جبکہ ہماری تلاوت معجزہ نہیں کیونکہ ہم حافظ، قاری اور عالم وغیرہ سے قرآن پاک کی تلاوت، قرآت، اس کے اَحکام اور اَسرار سیکھتے ہیں۔

﴿فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ: ان صحیفوں میں سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔﴾ یعنی ان صحیفوں میں حق اور عدل کی سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں جو درستی اور اصلاح پر دلالت کرتی ہیں۔[2]

**وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ(۴)**

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس تشریف لائے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگراس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی۔

---

1 ......خازن، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۳۹۹۔

2 ...... مدارک، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ۳، ص۱۳۶۶، سمرقندی، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ۳، ۳/۴۹۹، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ: اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں۔﴿ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔[1]

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

﴾ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں۔﴿ یہاں سے یہ بیان کیا جارہا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو توارت و انجیل میں کیا حکم دیا گیا تھا، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو توارت اور انجیل میں تو یہی حکم ہوا کہ تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے پیروکار ہو کر اخلاص کے ساتھ اور شرک و نفاق سے دور رہ کر صرف اللہ تعالٰی کی عبادت کریں اور فرض نماز کو اس کے اَوقات میں قائم کریں اور ان کے مالوں میں جو زکوٰۃ فرض ہوا سے دیں یہ سیدھا دین ہے۔[2]

## آیت " وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ " سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں:

❶......خازن، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ٤، ٤/٣٩٩، مدارک، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ٤، ص١٣٦٦، ملتقطاً.

❷......خازن، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ٥، ٤/٣٩٩، مدارک، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ٥، ص١٣٦٦، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

(1)……کفار اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

(2)……دین میں عقائد اور اعمال دونوں ہی ضروری ہیں۔

(3)……وہی عمل مقبول ہے جس میں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کی گئی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا کرتا ہے۔‘‘[1]

**اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِؕ(۶)**

**ترجمۂ کنزالایمان:** بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** بیشک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہوئے وہ اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ: بیشک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہوئے۔﴾ اس سے پہلے کافروں کا دُنْیَوی حال بیان کیا گیا اور اب یہاں سے کافروں کا اُخروی حال بیان کیا جا رہا ہے اور اہلِ کتاب کے ساتھ مشرکوں کا ذکر اس لئے کیا گیا تاکہ انہیں یہ وہم نہ ہو کہ آیت میں بیان کیا گیا حکم صرف اہلِ کتاب کے ساتھ خاص ہے۔[2]

## آیت ’’اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا‘‘ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوئیں:

1……مسلم، کتاب البر و الصلۃ و الآداب، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ… الخ، ص١٣٨٧، الحدیث: ٣٤(٢٥٦٤).

2……روح البیان، البیّنۃ، تحت الآیۃ: ٦، ١٠/٤٨٩.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(1)……اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جو اللّٰہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا بلکہ یہاں تو مشرکین سے پہلے اُن کے عذاب کا ذکر کیا۔

(2)……کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا اگرچہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے عذاب کی نوعیت جدا ہو۔

(3)……کفر جہنم میں داخل ہونے کا یقینی سبب ہے۔

(4)……کافر اگرچہ کتنی ہی بڑی کوئی خدمت انجام دے رہا ہو وہ بدتر ہی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ-اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِؕ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

﴿اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ: وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو وہ فرشتوں سے بھی افضل ہیں کیونکہ تمام مخلوق میں فرشتے بھی داخل ہیں البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ انسانوں میں سے جو حضرات نبوت و رسالت کے منصب پر فائز ہوئے وہ تمام فرشتوں سے افضل ہیں جبکہ فرشتوں میں جو رسول ہیں وہ اولیاء اور علماء سے افضل ہیں (اور اولیاء و علماء، عام فرشتوں سے افضل ہیں) جبکہ عام فرشتے گناہگار مومنین سے افضل ہیں کیونکہ فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔[1]

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ-ذٰلِكَ لِمَنْ

(1)……روح البیان، البینۃ، تحت الآیۃ: ۷، ۱۰/۴۹۰، شرح فقہ اکبر، ص۱۱۸، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# خَشِیَ رَبَّہٗ ﴿۸﴾ؑ

**ترجمۂ کنزالایمان:** ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

﴿جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس۔﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کا صلہ ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی اطاعت اور اخلاص سے راضی ہوا اور وہ اُس کے کرم اور اس کی عطا سے راضی ہوئے، یہ عظیم بشارت اس کے لیے ہے جو دنیا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔[1]

## آیت "جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)…… دنیا کی نعمتیں نیک لوگوں کی حقیقی جزا نہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کے صدقے ان سے بھی نوازدے۔

(2)…… دنیا منزل ہے اور جنت اصلی مقام ہے۔

(3)…… جزا کے لئے جنت میں داخل ہونے کے بعد نہ وہاں سے نکلنا ہے اور نہ موت کا آنا ہے۔

(4)…… ہر ولی اور بزرگ کو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ سے خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

---

1 ……خازن، البینۃ، تحت الآیۃ: ۸، ۴/ ۴۰۰، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوۡرَةُ الزِّلۡزَال

## سورۂ زِلزال کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ زِلزال مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

### ''زِلزال'' نام رکھنے کی وجہ

زلزال کا معنی ہے ہلا دینا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ زلزال'' کہتے ہیں۔

### سورۂ زِلزال کے فضائل

(1)......حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''سورۂ ''اِذَا زُلۡزِلَتۡ'' آدھے قرآن کے برابر ہے اور سورۂ ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۂ ''قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔[2]

(2)......حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی، جو سورۂ کافرون پڑھے تو یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے برابر ہے۔[3]

1 ......خازن، تفسیر سورة الزلزلة، ٤/٤٠٠.
2 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورة الاخلاص و فی سورة اذا زلزلت، ٤/٤٠٩، الحديث: ٢٩٠٣.
3 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی اذا زلزلت، ٤/٤٠٩، الحديث: ٢٩٠٢.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## سورۂ زِلزال کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں کے بارے میں خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کا وہ سب کچھ بیان کر دے گی جو اس پر انہوں نے کیا ہوگا۔

(2)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ مختلف حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور جس نے ذرہ بھر نیکی یا گناہ کیا ہوگا تو وہ اسے دیکھے گا۔

## سورۂ بَیِّنَہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ زلزال کی اپنے سے ماقبل سورت ''بَیِّنَہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ بَیِّنَہ کے آخر میں بیان کیا گیا کہ کافروں کی سزا جہنم ہے اور نیک مسلمانوں کی جزا جنت اور اس سورت میں یہ سزا و جزا ملنے کا وقت بتایا گیا ہے۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱

ترجمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔

1......تناسق الدرر، سورة الزّلزلة، ص ۱۴۲۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالعرفان: جب زمین تھرتھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے۔

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا: جب زمین تھرتھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ جب زمین اپنے زلزلے کے ساتھ تھرتھرا دی جائے گی اور زمین پر کوئی درخت، کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا حتّٰی کہ زلزلے کی شدت سے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ زمین کا یہ تھرتھرانا اس وقت ہوگا جب قیامت نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن زمین تھرتھرائے گی۔(1)

قیامت کا زلزلہ کتنا ہولناک ہے اس کے بارے میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہوگی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن ہے یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے۔

**وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳**

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔ اور آدمی کہے اسے کیا ہوا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔ اور آدمی کہے گا: اسے کیا ہوا؟

﴿وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔﴾ یعنی جب زمین اپنے اندر موجود خزانے اور مردے سب نکال کر باہر پھینک دے گی۔ یاد رہے انسان اور جنّات بوجھ والے وجود ہیں جب تک زمین کے اوپر

1 ……خازن، الزلزلۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۰۰۔
2 ……حج: ۱-۲۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

موجود ہیں تو وہ زمین پر بوجھ ہیں اور جب زمین کے اندر ہوں تو زمین کے لئے بوجھ ہیں اسی وجہ سے انسانوں اور جنّات کو ثَقَلَین کہا جاتا ہے کیونکہ یہ مردہ ہوں یا زندہ زمین ان کا بوجھ اٹھاتی ہے۔ (1)

زمین کے اس عمل کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی لائق ہے۔ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’زمین سونے چاندی کے ستونوں جیسے اپنے جگر پارے اگل دے گی، قاتل دیکھ کر کہے گا کہ اسی (مال) کی وجہ سے تو میں نے قتل کیا تھا، رشتہ داری توڑنے والا کہے گا: اسی وجہ سے تو میں نے رشتہ داری توڑی تھی، چور دیکھ کر کہے گا کہ اسی مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا پھر سب اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔ (3)

﴿ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا: اور آدمی کہے گا: اسے کیا ہوا؟ ﴾ یعنی اس زلزلے کے وقت جو لوگ موجود ہوں گے وہ حیرت سے کہیں گے: زمین کو کیا ہوا کہ ایسی مُضطرب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا اس نے سب باہر پھینک دیا۔ (4)

یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

1 ...... مدارک، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۲، ص۱۳۶۸، خازن، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۰۰-۴۰۱، ملتقطاً.
2 ...... الانشقاق: ۳-۶.
3 ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ قبل ان لا یوجد من یقبلھا، ص۵۰۵، الحدیث: ۶۲(۱۰۱۳).
4 ...... روح البیان، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۴۹۲.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ۔اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

﴿یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب یہ اُمور واقع ہوں گے تو اس دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کو اپنی خبریں بتائے گی اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی وہ سب بیان کرے گی اور اس سے مقصود یہ ہو گا کہ زمین نافرمانوں سے شکوہ کرسکے اور فرمانبرداروں کا شکریہ ادا کرسکے، چنانچہ وہ یہ کہے گی کہ ''فلاں شخص نے مجھ پر نماز پڑھی، فلاں نے زکوٰۃ دی، فلاں نے روزے رکھے اور فلاں نے حج کیا جبکہ فلاں نے کفر کیا، فلاں نے زنا کیا، فلاں نے چوری کی، فلاں نے ظلم کیا حتّٰی کہ کافر (یہ سن کر) تمنا کرے گا کہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔ (1)

## ہمارے اعمال کے گواہ

اس سے معلوم ہوا کہ زمین ہمارے اعمال پر گواہ ہے اور قیامت کے دن یہ ہمارے سامنے ہمارے اعمال بیان کر دے گی۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت ''یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا'' تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا ''تم جانتے ہو کہ اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ جانتے ہیں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (2)

لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ گناہ کرتے وقت زمین سے محتاط رہے۔ حضرت ربیعہ جرشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔ (3)

---

1 ...... خازن، الزلزلۃ، تحت الآیۃ: ۴-۵، ۴/۴۰۱، تفسیر کبیر، الزلزلۃ، تحت الآیۃ: ۴، ۱۱/۲۵۵، ملتقطاً.

2 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ و الرقائق و الورع، ۷-باب منہ، ۴/۱۹۴، الحدیث: ۲۴۳۷.

3 ...... معجم الکبیر، باب الراء، ربیعۃ بن الغاز الجرشی... الخ، ۵/۶۵، الحدیث: ۴۵۹۶.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اسی طرح ہمارے اعضاء جن سے ہم گناہ کرتے ہیں، یہ بھی ہمارے اعمال پر گواہ ہیں اور قیامت کے دن یہ وہ سب اعمال بیان کردیں گے جو ان سے کئے گئے ہوں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ جب اپنے کان، آنکھ، دل، زبان، ہاتھ اور پاؤں سے کوئی گناہ کرنے لگے تو وہ یہ بات پیشِ نظر رکھے کہ قیامت کے دن یہی اعضاء اس کے اُس گناہ کی گواہی دیں گے۔

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ ۶

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

﴿یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا: اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ حساب کی جگہ پر پیش ہونے کے بعد وہاں سے کئی راہیں ہوکر لوٹیں گے، کوئی دائیں طرف سے ہوکر جنت کی طرف جائے گا اور کوئی بائیں جانب سے ہوکر دوزخ کی طرف جائے گا تاکہ انہیں ان کے اعمال کی جزاء دکھائی جائے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جس دن وہ اُمور واقع ہوں گے جن کا ذکر کیا گیا تو اس دن لوگ اپنی قبروں سے حساب کی جگہ کی طرف

1 ......بنی اسرائیل: ۳٦.

2 ......نور: ٢٤.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

مختلف حالتوں میں لوٹیں گے کہ کسی کا چہرہ سفید ہوگا اور کسی کا چہرہ سیاہ ہوگا، کوئی سوار ہوگا اور کوئی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا پیدل ہوگا، کوئی امن کی حالت میں ہوگا اور کوئی خوفزدہ ہوگا تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔(1)

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ: اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہر مومن اور کافر کو قیامت کے دن اس کے نیک اور برے اعمال دکھائے جائیں گے، مومن کو اس کی نیکیاں اور برائیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ برائیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے ضائع ہو چکیں اور برائیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی برائیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی برائی نہ ہوگی۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس سے پہلی آیت مومنین کے بارے میں ہے اور یہ آیت کفار کے بارے میں ہے۔(2)

## نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی

1 ……خازن، الزلزلة، تحت الآیة: ۶، ۴/۴۰۱، روح البیان، الزلزلة، تحت الآیة: ۶، ۱۰/۴۹۳، ملتقطاً۔

2 ……خازن، الزلزلة، تحت الآیة: ۸، ۴/۴۰۱، مدارک، الزلزلة، تحت الآیة: ۸، ص۱۳۶۸، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔[1]

1 ……بخاری، کتاب الرّقاق، باب حفظ اللسان، ٤/٢٤١، الحدیث: ٦٤٧٨.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت

## سورۂ عادِیات کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ عادِیات حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قول کے مطابق مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

### ''عادِیات'' نام رکھنے کی وجہ

مجاہدین کے ان گھوڑوں کو عادیات کہتے ہیں جنہیں وہ دشمن کا پیچھا کرنے کیلئے تیزی سے دوڑاتے ہیں۔اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ عادیات'' کہتے ہیں۔

### سورۂ عادِیات کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے ناشکرا ہونے کو بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشکری اور انکار کرتا ہے اور وہ اپنے اس عمل پر خود بھی گواہ ہے۔

(2)......اس سورت کے آخر میں مال کی محبت میں مضبوط اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرادا کرنے میں کمزور انسان کی مذمت بیان کی گئی اور وہ اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حساب دیتے وقت

1......خازن، تفسیر سورۃ العادیات، ۴/۴۰۲۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کام آئیں گے۔

## سورۂ زِلزال کے ساتھ مناسبت

سورۂ عادِیات کی اپنے سے ماقبل سورت ''زِلزال'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ زِلزال کے آخر میں نیکی اور گناہ کی جزا بیان کی گئی اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے، دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے اور آخرت میں لئے جانے والے حساب کی تیاری نہ کرنے پر انسان کی سرزنش کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**ترجمۂ کنزالایمان** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی۔ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی۔

﴾ **وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا**: ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔﴿ اس آیت میں جن گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ان سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔[1]

## آیت ''وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا'' سے حاصل ہونے والی معلومات

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کیا پیارے نکتے بیان فرمائے کہ آیت سے معلوم ہوا،

[1] ...ابو سعود، العادیات، تحت الآیۃ: ۱، ۵/۸۹۶۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

(1)……غازیوں کی شان بہت اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی۔

(2)……جب غازی کے گھوڑے نے اپنی پشت پر غازی کو لیا تو اس گھوڑے کی شان اونچی ہوگئی، تو جب حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہجرت کی رات سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے کندھے پر لیا، حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صہباء کے مقام میں اپنے زانو پر سلایا اور حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سرِ مبارک اپنے سینہ پر لیا بلکہ وہ آمنہ خاتون اور حلیمہ دائی جنہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی گودوں میں کھلایا ان کی کیا شان ہوگی۔

(3)……یہ کہ جب غازی کے گھوڑے کی سانس برکت والی ہے، کہ اس کی قسم ارشاد ہوئی، تو ذاکر کی سانس بھی برکت والی ہے، جس سے شفا ہوتی ہے۔

﴿فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا: پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی۔﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو ان کے سُموں کی رگڑ سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔''[1]

## مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے

یہاں ایک نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ غازی کے گھوڑے کے سم سے اس پتھر اور شعلے کو نسبت ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا پیارا ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی قسم میں ذکر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے۔

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔ پھر دشمن کے بیچ لشکر میں

[1] ……تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/۲۵۹۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

جاتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر صبح کے وقت غارت کردینے والوں کی۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔

﴿ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا: پھر صبح کے وقت غارت کردینے والوں کی۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ان گھوڑوں کی قسم جو صبح کے وقت اسلام کے دشمنوں پر حملہ کردیتے ہیں، پھر اس وقت دوڑتے ہوئے غبار اڑاتے ہیں، پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں بے خوف گھس جاتے ہیں۔

مجاہدین جب اسلام کے کسی دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتے تو رات بھر سفر کرتے اور صبح کے وقت حملہ کردیتے اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ رات کے وقت اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے اور جس وقت وہ حملہ کرتے اس وقت لوگ غافل اور جنگ کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔[1]

## سورۂ عادیات کی آیت نمبر 3 تا 5 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے چند باتیں معلوم ہوئیں

(1)......صبح کے وقت عموماً جہاد بابرکت ہے بلکہ اس وقت کئے جانے والے ہر دینی اور دُنْیَوی کام میں برکت ہوتی ہے۔

(2)......جہاد کے وقت گھوڑوں کے دوڑنے سے جو غبار اڑتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اڑنے والا غبار ہے۔

(3)......دشمن کے لشکر میں بے خوف گھس جانا بھی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور بیشک وہ اس پر خود گواہ ہے۔

[1] ......تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۲۶۰، قرطبی، العادیات، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۱۱۴، الجزء العشرون، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک انسان ضرور اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے۔

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ: بیشک انسان ضرور اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔﴾ اللہ تعالیٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا: بیشک انسان اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا بڑا ناشکرا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ''ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ ناشکرے سے مراد گناہگار انسان ہے اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔[1]

﴿وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ: اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ بیشک وہ انسان ناشکرا ہونے پر خود اپنے عمل سے گواہ ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے ناشکرے ہونے پر خود گواہ ہے۔[2]

وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾
وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا ہے۔ تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔ اور کھول دی جائے گی جو سینوں میں ہے۔ بے شک ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے۔

**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور بیشک وہ مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے۔ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں؟ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی۔ بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے۔

﴿وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ: اور بیشک وہ مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک انسان مال کی محبت اور اس کی طلب میں تو بہت مضبوط اور طاقتور ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی

---

1 ......خازن، العادیات، تحت الآیۃ: ۶، ۴/ ۴۰۲۔
2 ......خازن، العادیات، تحت الآیۃ: ۷، ۴/ ۴۰۲۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

عبادت کرنے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کیلئے کمزور ہے تو کیا مال کی محبت میں مبتلا وہ انسان نہیں جانتا کہ جب وہ مردے اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا اور جو حقیقت سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ان کے نیک اور برے اعمال کا بدلہ دے گا، بے شک ان کا رب عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن جو کہ فیصلے کا دن ہے ان کے اعمال، ان کی نیتوں اور ان کی اطاعت و نافرمانی کی خوب خبر رکھنے والا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے ہے۔[1]

نور العرفان میں ہے: غافل انسان مال کی محبت کی وجہ سے سخت دل ہے کیونکہ مال کی محبت سختیِ دل کا باعث ہے، جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت نرمیِ دل کا سبب ہے دیکھو یزید، فرعون، شداد، جانوروں سے زیادہ سخت دل تھے، محض محبت مال سے یا غافل انسان مال کی محبت میں سخت دل ہے، دین میں نرم (یعنی دین میں سختی برداشت نہیں کرتے)، اسی لئے عام طور پر لوگ دنیا کے لئے وہ مشقتیں جھیل لیتے ہیں جو دین کے لئے نہیں جھیلتے۔

## مال سے محبت کی چار صورتیں

خیال رہے کہ محبتِ مال چار طرح کی ہے: (1) حُبِّ ایمانی جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت، (2) حُبِّ نفسانی جیسے اپنے آرام وراحت کے لئے مال سے رغبت، (3) حُبِّ طغیانی جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت، (4) حُبِّ شیطانی یعنی گناہ و سرکشی کے لئے مال کی محبت۔ یہاں آخری دو محبتیں مراد ہیں، پہلی قسم کی محبت عبادت ہے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا تھا: ''اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ'' حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جہاد کے گھوڑوں سے بڑی محبت تھی، چونکہ مال بہت خیر کا ذریعہ ہے، اسی لئے اسے خیر فرمایا گیا۔ صوفیاء کے نزدیک نعمت سے ایسی محبت بری ہے جو دل کو بھر دے کہ مُنعم کی محبت کی جگہ نہ رہے، وہی یہاں مراد ہے، اندرونِ دل صرف یار کی محبت ہو، وہاں اَغیار نہ ہوں، باقی محبتیں دل کے باہر رہیں، کشتی پانی میں رہے سلامت ہے، اگر پانی کشتی میں آجائے تو ڈوب جائے گی۔

[1]......تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیۃ: ۸-۱۱، ۲۶۲/۱۱، سمرقندی، العادیات، تحت الآیۃ: ۸-۱۱، ۳/۲، ۵-۵۰۴، مدارک، العادیات، تحت الآیۃ: ۸-۱۱، ص ۱۳۶۹، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ الْقَارِعَة

## سورۂ قارعہ کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ قارعہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

### ''قارعہ'' نام رکھنے کی وجہ

قارعہ کا معنی ہے دل دہلا دینے والی، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ قارعہ'' کہتے ہیں۔

### سورۂ قارعہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کی دہشت اور سختی سے تمام لوگوں کے دل دہل جائیں گے اور میدانِ قیامت میں لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر دُھنی ہوئی اون کے ریزوں کی طرح اڑیں گے۔

(2)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جس کی نیکیوں کا ترازو بھاری ہوگا وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کا ترازو ہلکا پڑے گا تو اس کا ٹھکانا شعلے مارتی آگ ہاویہ ہوگا جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

1 ......خازن، تفسير سورة القارعة، ۴/۴۰۳۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## سورۂ عادِیات کے ساتھ مناسبت

سورۂ قارعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''عادِیات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ عادِیات کے آخر میں قیامت کے اوصاف بیان کئے گئے اور سورۂ قارعہ میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلۡقَارِعَۃُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَۃُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡقَارِعَۃُ ؕ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: دل دہلانے والی۔ کیا وہ دہلانے والی۔ اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ دل دہلا دینے والی۔ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟

﴿اَلۡقَارِعَۃُ: وہ دل دہلا دینے والی۔﴾ قارعہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ اس کی دہشت، ہَولناکی اور سختی سے (تمام انسانوں کے) دل دہل جائیں گے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو ''قارعہ'' کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صُور میں پھونک ماریں گے تو ان کی پھونک کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔[1]

﴿وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡقَارِعَۃُ: اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟﴾ علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی

1 ...... خازن، القارعۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۰۳.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ قیامت کی ہَولناکی، شدت اور وحشت کو ہماری طرف سے آنے والی وحی کے ذریعے ہی جان سکتے ہیں۔ تو یہاں وحی کے بغیر قیامت کی ہَولناکی کے علم کی نفی ہے (نہ کہ مطلق علم کی نفی ہے)۔ [1]

## یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔

﴿یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ: جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔﴾ یعنی جس طرح پروانے شعلے پر گرتے وقت مُنْتَشِر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت مُعَیَّن نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال قیامت کے دن مخلوق کے اِنتشار کا ہوگا کہ جب انہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا تو وہ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح مُنْتَشِر ہوں گے اور ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت کی طرف جا رہا ہوگا۔ [2]

یاد رہے کہ اس آیت میں قبروں سے اٹھتے وقت مخلوق کے اِنتشار کو پھیلے ہوئے پروانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جبکہ ان آیات:

یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ [3]

**ترجمۂ کنزالعرفان:** جس دن پکارنے والا ایک سخت انجان بات کی طرف بلائے گا۔ (تو) ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی۔ قبروں سے یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

میں مخلوق کی کثرت کی وجہ سے انہیں پھیلی ہوئی ٹڈیوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

---

1 ……صاوی، القارعۃ، تحت الآیۃ: ۳، ۶/۲۴۱۳۔

2 ……خازن، القارعۃ، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۴۰۳۔

3 ……قمر: ۶، ۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور پہاڑ ہوں گے جیسے دُھنکی اون۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے۔

﴿ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے۔﴾ یعنی دل دہلا دینے والی قیامت کی ہولناکی اور دہشت سے بلند وبالا اور مضبوط ترین پہاڑوں کا یہ حال ہوگا کہ وہ ریزہ ریزہ ہوکر ہوا میں اس طرح اڑتے پھریں گے جس طرح رنگ برنگی اُون کے ریزے دُھنتے وقت ہوا میں اڑتے ہیں تو اس وقت کمزور انسان کا حال کیا ہوگا![1]

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ۠﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں۔ وہ تو من مانتے عیش میں ہیں۔ اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں۔ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے۔ اورتو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی۔ ایک آگ شعلے مارتی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

[1] ......خازن، القارعة، تحت الآية: ٥، ٤/٣، ٤، روح البيان، القارعة، تحت الآية: ٥، ١٠/٥٠٠، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ: تو بہرحال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔﴾ قیامت کا حال ذکر کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کے دن مخلوق کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن حق کی پیروی کرنے کی وجہ سے جس کی نیکیوں کے ترازو بھاری ہوں گے اور اس کے وزن دار نیک عمل زیادہ ہوں گے وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کے ترازو اس وجہ سے ہلکے پڑیں گے کہ وہ باطل کی پیروی کیا کرتا تھا تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ وہ ایک شعلے مارتی آگ ہے جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

یہاں اعمال کے وزن سے متعلق دو باتیں ذہن نشین رہیں:

(1)...... اعمال کا وزن کیے جانے کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے دن مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور اس کی تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے دن صرف مومنوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو جس مومن کی نیکیاں برائیوں پر غالب ہوئیں وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کے گناہ نیکیوں پر غالب ہوئے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اپنے گناہوں کی سزا پوری ہونے کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت سے اسے معاف کر کے جنت میں داخل کر دے گا جبکہ کفار کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (2)

البتہ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ جن کافروں کو اللہ تعالیٰ جلد دوزخ میں ڈالنا چاہے گا انہیں اعمال کے وزن کے بغیر دوزخ میں ڈال دے گا اور بقیہ کافروں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا اسی طرح بعض مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اعمال کا وزن کیے بغیر بے حساب جنت میں داخل کر دے گا۔

1 ...... کہف: ۱۰۵.

2 ...... خازن، القارعۃ، تحت الآیۃ: ۶-۱۰، ۴/۳/۴۰۱، مدارک، القارعۃ، تحت الآیۃ: ۶-۱۰، ص ۱۳۷۰، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**(2)**......قیامت کے دن میزان قائم کیا جانا اور اعمال کا وزن ہونا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْوَزْنُ یَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّۚ-فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۸) وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ(1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

(1)......اعراف: ۸، ۹۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ التَّكَاثُر

## سورۂ تکاثُر کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ تکاثُر مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

### ''تکاثُر'' نام رکھنے کی وجہ

تکاثُر کا معنی ہے مال، اولاد اور خادموں کی کثرت پر فخر کرنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ تکاثُر'' کہتے ہیں۔

### سورۂ تکاثُر کے فضائل

(1)……حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا ''کیا تم میں کوئی (روزانہ) ''اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ'' پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (یعنی یہ سورت پڑھنا ثواب میں ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)۔[2]

(2)……حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''میں تمہارے سامنے سورت ''اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ'' پڑھنے لگا ہوں تو (اسے سن کر) جو رو پڑا تو اس کے لئے جنت ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ سورت پڑھی تو بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ رو پڑے اور بعض کو رونا

---

1 ……خازن، تفسیر سورۃ التکاثر، ۴۰۳/۴۔

2 ……مستدرک، کتاب فضائل القرآن، ذکر فضائل سور... الخ، الہکم التکاثر تعدل الف آیۃ، ۲۷۶/۲، الحدیث: ۲۱۲۷.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

نہیں آیا۔ جن صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو رونا نہیں آیا تو انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم نے بہت کوشش کی لیکن رونے پر قادر نہیں ہوسکے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں دوبارہ تمہارے سامنے وہ سورت پڑھتا ہوں تو جو رو پڑا اس کے لئے جنت ہے اور جسے رونا نہ آئے تو وہ رونے جیسی صورت بنالے۔“(1)

## سورۂ تکاثر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں فقط دنیا کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور آخرت کے لئے تیاری نہ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتدا میں بتایا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے لوگوں کو آخرت کی تیاری سے غافل کردیا ہے اور یہ حرص ان کی دلوں میں رہی یہاں تک کہ انہیں موت آگئی۔

(2)......یہ بیان کیا گیا کہ نزع کے وقت زیادہ مال جمع کرنے کی حرص رکھنے والوں کو اس کا انجام معلوم ہوجائے گا اور اگر وہ اس کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال سے کبھی محبت نہ رکھتے۔

(3)......اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ مرنے کے بعد مال کی حرص رکھنے والے ضرور جہنم کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

## سورۂ قارعہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ تکاثر کی اپنے سے ماقبل سورت ”قارعہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قارعہ میں قیامت کی بعض ہولناکیاں بیان کی گئیں اور اس سورت میں جہنم کا مستحق ہونے کی وجہ بیان کی گئی کہ لوگ دنیا میں مشغول ہوکر دین سے دور ہوجائیں گے اور گناہ کرنے لگیں گے جس کی وجہ سے انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1......شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی البکاء عند قراءة القرآن، ۲/۳۶۳، الحدیث: ۲۰۵۴۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

﴿ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا۔ ﴾ ارشاد فرمایا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے اور اپنے مال اور اولاد پر فخر کرنے نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادات سے غافل کردیا۔ (1)

## کثرتِ مال کی حرص کی مذمت

اس سے معلوم ہوا کہ کثرتِ مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی اُخروی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔ (دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہو جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا (بھی ہے) اور

---

1 ......جلالین، التکاثر، تحت الآیۃ: ۱، ص۵۰۵۔

2 ......حدید: ۲۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۱۴) اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (۱۵) فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے۔ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہوسکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اور حضرت مُطَرِّف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ’’اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ‘‘ کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ’’ابنِ آدم کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اے ابنِ آدم! تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کرکے آگے بھیج دیا۔[3]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

1 ......منافقون: ۹۔

2 ......تغابن: ۱۴-۱۶۔

3 ......مسلم، کتاب الزھد و الرّقائق، ص۱۵۸۲، الحدیث: ۳-(۲۹۵۸)۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

”بندہ کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اس کے لئے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں (1) جو اس نے کھا کر فنا کر دیا۔(2) جو اس نے پہن کر بوسیدہ کر دیا۔(3) جو کسی کو دے کر (آخرت کے لئے) ذخیرہ کر لیا۔اس کے ماسوا جو کچھ بھی ہے وہ جانے والا ہے اور وہ اس کو لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔“[1]

حضرت عمرو بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”خدا کی قسم! مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں ہے، مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس میں رغبت کرجاؤ جیسے وہ لوگ رغبت کر گئے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کر دیا۔“[2]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مال و اسباب کی کثرت سے مالداری نہیں ہوتی بلکہ (اصل) مالداری تو دل کا غنی ہونا ہے، خدا کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں محتاجی کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا خوف ہے کہ تم کثرتِ مال کی ہوس میں مبتلا ہو جاؤ گے۔“[3]

حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اس سے زیادہ خراب نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔“[4]

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو مال کی حرص اور ہوس سے محفوظ فرمائے، آمین۔

﴿حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ: یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔﴾ یعنی کثرتِ مال کی حرص تمہارے دل میں رہی یہاں تک کہ تمہیں موت آگئی اور تم قبروں میں دفن ہو گئے۔[5]

---

1 ......مسلم، کتاب الزھد و الرّقائق، ص ۱۵۸۲، الحدیث: ۴-(۲۹۵۹).
2 ......بخاری، کتاب الجزیۃ و الموادعۃ، باب الجزیۃ و الموادعۃ مع اھل الذّمۃ و الحرب، ۲/۳۶۳، الحدیث: ۳۱۵۸.
3 ......مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ۳/۶۴۵، الحدیث: ۱۰۹۵۸.
4 ......ترمذی، کتاب الزّھد، ۴۳-باب، ۴/۱۶۶، الحدیث: ۲۳۸۳.
5 ......خازن، التّکاثر، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۰۴.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## مال اور اولاد کی حقیقت

یاد رہے جس مال کے زیادہ ہونے کی حرص کی جاتی ہے اور جس اولاد پر فخر و غرور کا اظہار کیا جاتا ہے ان کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت تک انسان کے ساتھ رہتے ہیں جب تک اس کے جسم میں روح باقی ہے اور جیسے ہی روح اس کے تن سے جدا ہوتی ہے اور اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو وہ مال اور اولاد اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور قبر میں اس کے ساتھ صرف اس کا عمل جاتا ہے لہٰذا ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کی بجائے نیک اعمال زیادہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ قبر میں اس کے بہترین ساتھی ہوں۔

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) رہ جاتی ہے۔ اس کے اہلِ خانہ، مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں، اہلِ خانہ اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔''[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے دریافت فرمایا ''تم جانتے ہو کہ تمہاری، تمہارے اہل وعیال، مال اور اعمال کی مثال کیسی ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا ''تمہاری، تمہارے اہل وعیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمارداری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی اور شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ یہ بھائی درحقیقت اس شخص کے اہل وعیال ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں

[1] بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، الحدیث: ۶۵۱۴.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

پاتے۔اس کے بعد ارشاد فرمایا’’ پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دنیا سے رخصت ہوگئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ یہ بھائی اصل میں اس شخص کا مال ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مزید ارشاد فرمایا’’ پھر وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل وعیال اور مال کا جواب بھی سن لیا ہے، بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کردوں گا۔ یہ اس کا عمل ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ تو بہت اچھا دوست ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا’’ حقیقت یہی ہے۔ [1]

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے۔ بیشک ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

[1] ...... کنز العمال، حرف المیم، کتاب الموت، قسم الافعال، ذیل الموت، ۸ / ۳۱۸، الجزء الخامس عشر، الحدیث: ۴۲۹۷۴۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ: ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! ہاں ہاں اب نزع کے وقت کثرتِ مال کی حرص اور اولاد پر فخر وغرور کرنے کے برے نتیجے کو جلد جان جاؤ گے، پھر یقیناً تم قبروں میں جلد جان جاؤ گے، یقیناً اگر تم مال کی حرص کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال کی حرص میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ بیشک تم مرنے کے بعد ضرور جہنم کو دیکھو گے، پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے، پھر بیشک ضرور قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں جیسے صحت، فراغت، امن، عیش اور مال وغیرہ جن سے تم دنیا میں لذتیں اُٹھاتے تھے اور ان کے بارے میں یہ پوچھا جائے گا کہ یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں؟ ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ان نعمتوں کا شکر ترک کرنے پر انہیں عذاب کیا جائے گا۔[1]

## قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا

اس سورت کی آیت نمبر 8 سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش وراحت کی حتّٰی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

---

1 ......خازن، التکاثر، تحت الآیۃ: ۳-۸، ۴/۴۰۴، مدارک، التکاثر، تحت الآیۃ: ۳-۸، ص ۱۳۷۱، جلالین، التکاثر، تحت الآیۃ: ۳-۸، ص ۵۰۶، ملتقطاً۔

2 ......بنی اسرائیل: ۳۶۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، جب یہ آیت ”ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ“ نازل ہوئی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا (حالانکہ) ہمارے پاس تو صرف یہی دو سیاہ چیزیں (یعنی کھجور اور پانی) ہیں، دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں؟ ارشاد فرمایا ”عنقریب ایسا ہی ہوگا۔“(1)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، اس سے پوچھا جائے گا: کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟“(2)

حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انسان کے قدم نہ ہٹیں گے حتّٰی کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (1) اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں خرچ کی۔ (2) اس کی جوانی کے بارے میں کہ کس کام میں گزری۔ (4،3) اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (5) اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔(3)

اللّٰہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ دعا مانگا کرے:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

---

1 ...... ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ الھٰکم التکاثر، ۵/۲۳۵، الحدیث: ۳۳۶۸۔

2 ...... ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ الھٰکم التکاثر، ۵/۲۳۶، الحدیث: ۳۳۶۹۔

3 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ و الرقائق و الورع، باب فی القیامۃ، ۴/۱۸۸، الحدیث: ۲۴۲۴۔

4 ...... احقاف: ۱۵۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْعَصْرِ

## سورۂ عصر کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ عصر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مدنیہ ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

### ''عصر'' نام رکھنے کی وجہ

عربی میں زمانے کو عصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ''سورۂ عصر'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔

### سورۂ عصر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کا دستور بیان کیا گیا ہے اور اس میں زمانے کی قسم کھا کر بتادیا گیا کہ اسلام قبول کر کے نیک اعمال کرنے والے، ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید کرنے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرنے والے کے علاوہ آدمی ضرور نقصان میں ہے کیونکہ اس کی عمر لمحہ بہ لمحہ کم ہوتی چلی جارہی ہے۔

### سورۂ تکاثر کے ساتھ مناسبت

سورۂ عصر کی اپنے سے ماقبل سورت ''تکاثر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تکاثر میں لوگوں کی دُنْیَوی اُمور میں حد سے زیادہ مشغولیت اور آخرت کی تیاری سے غفلت کا ذکر ہے اور اس سورت میں وہ چیز بیان کی گئی ہے جس میں انسان کو مشغول ہونا چاہئے۔

---

1 ...... خازن، تفسیر سورة العصر، ٤/٤٠٥.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: زمانے کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

﴿وَ الۡعَصۡرِ: زمانے کی قسم۔﴾ اس آیت میں مذکور لفظ ''عصر'' کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے زمانہ مراد ہے اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اور اس میں احوال کا تبدیل ہونا دیکھنے والے کے لئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ یہاں آیت میں زمانے کی قسم مراد ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ''عصر'' اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو سورج غروب سے پہلے ہوتا ہے، اس لئے ہوسکتا ہے کہ نقصان اٹھانے والے کے بارے میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی گئی ہو جیسا کہ نفع اٹھانے والے کے بارے میں ''ضحی'' یعنی چاشت کے وقت کی قسم ذکر فرمائی گئی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ''عصر'' سے نمازِ عصر مراد ہوسکتی ہے جو کہ دن کی عبادتوں میں سب سے آخری عبادت ہے اور اس کی فضیلت کی وجہ سے یہاں اس کی قسم ارشاد



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

فرمائی گئی ہو۔ چوتھا قول یہ ہے اور اسی کی طرف دل جھکتا ہے کہ یہاں زمانے سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مخصوص زمانہ مراد ہے جو کہ بڑی خیر و برکت کا زمانہ ہے، تو جس طرح اللّٰہ تعالیٰ نے ''لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ'' میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مَسکن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جس طرح ''لَعَمْرُكَ'' فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی تو اسی طرح یہاں ''وَالْعَصْرِ'' فرما کر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس زمانے کی قسم ارشاد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا زمانہ سب زمانوں سے افضل، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا شہر سب شہروں سے افضل اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمرِ مبارک سب کی عمروں سے افضل ہے۔(1)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ: بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پُونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔(2)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جو اللّٰہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

1 ......خازن، العصر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۰۵، صاوی، والعصر، تحت الآیۃ: ۱، ۶/۲۴۱۹، ملتقطاً۔

2 ......روح البیان، العصر، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۱۰/۵۰۵-۵۰۶، خازن، العصر، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۴/۴۰۵، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (1)

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے ثواب بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے۔

## سورۂ عصر کی آیت نمبر 2 اور 3 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)……انسان کی زندگی اس کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اور اس سرمائے سے وہ اُسی صورت میں نفع اٹھا سکتا ہے جب وہ اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ کرے اور اگر وہ یہ سرمایہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے، اس کی نافرمانی کرنے اور گناہوں میں خرچ کرتا رہا تو اسے کوئی نفع نہ ہوگا بلکہ بہت بڑا نقصان اٹھائے گا، لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں مصروف ہو جائے۔

(2)……انسان کی زندگی کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرے وہ سب سے بہتر ہے۔

(3)……دنیا سے اعراض کرنا اور آخرت کی طلب میں اور اس سے محبت کرنے میں مشغول ہونا انسان کے لئے سعادت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

## سورۂ عصر کی آیت نمبر 3 سے معلوم ہونے والے مسائل

نور العرفان میں ہے کہ اس آیت سے کئی مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ پہلے خود نیک بنے، پھر دوسروں کو ہدایت کرے جیسا کہ آیت میں ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمیشہ تبلیغ کرے جیسا کہ وَتَوَاصَوْا کے

1 ……فاطر: ۲۹، ۳۰۔

2 ……بنی اسرائیل: ۱۹۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اِطلاق سے معلوم ہوا۔ تیسرے یہ کہ ہر مسلمان کو مُبلِّغ ہونا چاہیے، جسے جو مسئلہ صحیح طور پر معلوم ہو، وہ لوگوں کو بتا دے، صرف علما پر تبلیغ نہیں، جیسا کہ وَتَوَاصَوْا کے فاعل کے عموم سے پتہ لگا۔ چوتھے یہ کہ ہر حال میں تبلیغ کرے، صرف جلسہ یا اسٹیج پر مَوقوف نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ نماز روزے کی طرح تبلیغ بھی ضروری ہے۔ چھٹے یہ کہ عوام دل و زبان سے اور علماء زبان و قلم سے جبکہ حُکّام زور و طاقت سے تبلیغ کریں اور اصل یہ کہ ہر کوئی اپنی حسبِ اِستطاعت نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش کرے۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ

## سورۂ ھُمَزَہ کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ ھُمَزَہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 9 آیتیں ہیں۔

### ”ھُمَزَہ“ نام رکھنے کی وجہ

ھُمَزَہ کا معنی ہے لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ ھُمَزَہ“ کہتے ہیں۔

### سورۂ ھُمَزَہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں غیبت کرنے والے اور منہ پر عیب نکالنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتدا میں غیبت کرنے والے اور عیب نکالنے والے کے لئے آخرت میں شدید عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

(2)......ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو دنیا کا مال جمع کرنے کے ایسے حریص ہیں جیسے انہوں نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے اور یہ بتایا گیا کہ انہیں جہنم کے اس دَرَکہ (یعنی طبقے) میں پھینکا جائے گا جہاں آگ ان کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔

### سورۂ عصر کے ساتھ مناسبت

سورۂ ھُمَزَہ کی اپنے سے ماقبل سورت ”عصر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ عصر میں بتایا گیا تھا کہ نیک



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اعمال کرنے والے مسلمانوں کے علاوہ ہر انسان خسارے میں ہے اور اس سورت میں اس شخص کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جو آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔

﴿ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ: اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔﴾ یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر اعتراضات کرتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے، جیسے اَخنس بن شَرِیق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ اور اس آیت میں مذکور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔[1]

## غیبت اور عیب جوئی کی مذمت

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان

[1] ......جلالین، الھمزۃ، تحت الآیۃ: ۱، ص۵۰۶، مدارک، الھمزۃ، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۳۷۳، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ [1]

کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللّٰہ سے ڈرو بیشک اللّٰہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

اور حضرتِ انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’میں معراج کی رات ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور ان کی عزت خراب کرتے تھے۔[2]

حضرت راشد بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’معراج کی رات میں ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے، تو میں نے پوچھا: اے جبریل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ’’وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ‘‘ اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔[3]

اللّٰہ تعالٰی ہمیں غیبت اور عیب جوئی جیسے مذموم اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ (۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا۔

1 ......حجرات: ١٢.

2 ......ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبة، ٤/٣٥٣، الحدیث: ٤٨٧٨.

3 ......شعب الایمان، الرابع و الاربعون من شعب الایمان ... الخ، فصل فیما ورد من الاخبار فی التشدید ... الخ، ٥/٣٠٩، الحدیث: ٦٧٥٠.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**ترجمۂ کنزالعرفان**: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔

﴿اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔﴾ اس سے معلوم ہوا کہ مال جوڑنا اور گن گن کر رکھنا لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے کے مذموم اَوصاف پیدا ہونے کا ایک سبب ہے، ہمارے معاشرے میں مالدار لوگوں کی ایک تعداد ایسی ہے جو اس مرض میں بری طرح مبتلا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

## مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے کی مذموم صورتیں

یاد رہے کہ مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کیے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۠﴿۹﴾

**ترجمۂ کنزالایمان**: کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تو نے کیا جانا کیا روندنے والی۔ اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر بند کردی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

**ترجمۂ کنزالعرفان**: وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں، وہ ضرور ضرور چورا چورا کردینے



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

والی میں پھینکا جائے گا۔اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چورا چورا کردینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر بند کردی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

﴿یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ: وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے، پیٹھ پیچھے برائی کرنے، مال جوڑنے اور گن گن کر رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا اور مرنے نہیں دے گا جس کی وجہ سے وہ مال کی محبت میں مست ہے اور نیک عمل کی طرف مائل نہیں ہوتا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ وہ ضرور ضرور جہنم کے چورا چورا کردینے والے طبقے میں پھینکا جائے گا جہاں آگ اس کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چورا چورا کردینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کبھی سرد نہیں ہوتی اور اس کا وصف یہ ہے کہ وہ جسم کے ظاہری حصے کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی۔ بیشک انہیں آگ میں ڈال کر دروازے بند کردیئے جائیں گے اور دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کردی جائے گی تاکہ کبھی دروازہ نہ کھلے اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کرکے آتشیں ستونوں سے اُن کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔[1]

## جہنم کی آگ دوسری آگوں کی طرح نہیں

سورۂ ھُمَزَۃ کی آیت نمبر 6 سے معلوم ہوا کہ جہنم کی آگ دوسری آگ کی طرح نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتّٰی کہ وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔''[2]

﴿اَلَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ: وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔﴾ دل ایسی چیز ہیں جن میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔[3]

1 ...... خازن، الھمزۃ، تحت الآیۃ: ۳-۹، ۴/۶، ۴۰۴، ملخصاً۔

2 ...... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، ۸-باب، ۴/۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰۔

3 ...... خازن، الھمزۃ، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۶، ۴۰۴-۴۰۷، مدارک، الھمزۃ، تحت الآیۃ: ۷، ص۱۳۷۳، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْفِيْل

## سورۂ فیل کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ فیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

### ”فیل“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ فیل“ کہتے ہیں۔

### سورۂ فیل کے مضامین

اس سورت میں یمن کے بادشاہ ابرہہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی قوت اور مال پر بھروسہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج پر اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

### سورۂ ھُمَزَہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ فیل کی اپنے سے ماقبل سورت ”ھُمَزَہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ھُمَزَہ میں بتایا گیا تھا کہ منہ پر عیب نکالنے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کافروں نے جو مال جمع کیا تھا وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور اس سورت میں اس پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ابرہہ جو کہ مال و دولت، طاقت و قوت اور جاہ و حشمت میں کفارِ مکہ سے بڑھ کر تھا، جب وہ کعبہ شریف پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کمزور اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اسے ہلاک کر دیا اور ان کا مال، تعداد اور قوت انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی۔

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الفیل، ۴/۴۰۷۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ ① اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ
تَضْلِيْلٍ ۙ ② وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ ③ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۠ ⑤

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں۔ کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے۔ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ کیا اس نے ان کے مکرو فریب کو تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے۔ جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے۔ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا۔

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ﴾ اس سورت میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے جب حج کے موسم میں لوگوں کو بیتُ اللہ کا حج کرنے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے اس غرض سے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا۔ جب ابرہہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے بہت طیش آیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ کعبہ معظمہ کو گرا دے گا، چنانچہ وہ اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر چلا۔ اس لشکر میں بہت سے ہاتھی بھی تھے اور ان کا پیش رو ایک بڑے جسم والا کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ ابرہہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا تو اس نے اہلِ مکہ کے جانور قید کر لئے اور ان میں حضرت عبد المطلب کے دو سو اونٹ بھی تھے۔ حضرت عبد المطلب ابرہہ کے پاس آئے تو اس نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ آپ کس مقصد سے یہاں آئے ہیں اور آپ کا کیا مطالبہ ہے۔ آپ نے فرمایا: میرا مطالبہ یہ ہے کہ میرے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے آپ کی بات سن کر بہت تعجب ہوا ہے کہ میں اس خانۂ کعبہ کو ڈھانے کے لئے یہاں آیا ہوں جو آپ کا اور آپ کے باپ دادا کا معظّم و محترم مقام ہے، آپ اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اور اپنے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں اس لئے انہی کے بارے میں کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ سن کر ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے، حضرت عبد المطلب نے واپس آ کر قریش کو صورتِ حال سے آگاہ کیا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہو جائیں، چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور حضرت عبد المطلب نے کعبہ کے دروازے پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ بھی اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو اس وقت محمود نامی ہاتھی کی حالت یہ تھی کہ جب اسے کسی اور طرف چلاتے تو چلتا تھا لیکن جب کعبہ کی طرف اس کا رُخ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا تھا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر پر سمندر کی جانب سے پرندوں کی فوجیں بھیجیں اور ان میں سے ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں اور ایک چونچ میں تھی، وہ پرندے آئے اور کنکر کے پتھروں سے انہیں مارنے لگے، چنانچہ جس شخص پر وہ پرندہ سنگریزہ چھوڑتا تو وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے نکلتا ہوا، جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزرتا ہوا زمین پر پہنچ جاتا اور ہر سنگریزے پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس سنگریزے سے اسے ہلاک کیا گیا، اس طرح ان پرندوں نے ابرہہ کے لشکریوں کو جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔ جس سال یہ واقعہ رونما ہوا اسی سال سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی۔[1]

1 ......خازن، الفیل، تحت الآیۃ: ۱-۵، ۴/۴۰۷-۴۱۰، ملخصاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ قُرَيْش

## سورۂ قریش کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ قریش زیادہ صحیح قول کے مطابق مکیہ ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

### ’’قریش ‘‘نام رکھنے کی وجہ

قریش ایک قبیلے کا نام ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ قریش‘‘ کہا جاتا ہے۔

### سورۂ قریش کے مضامین

اس سورت میں بیان کیا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے قریش کو تجارت کے لئے ہر سال میں دو سفر کرنے کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈال دی اس لئے انہیں چاہئے کہ بتوں کی بجائے اس رب تعالیٰ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں کئی قسم کے خوف سے امن عطا کیا۔

### سورۂ فیل کے ساتھ مناسبت

سورۂ قریش کی اپنے سے ماقبل سورت ’’فیل‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے دونوں سورتوں میں اللّٰہ تعالیٰ نے اہلِ مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، چنانچہ سورۂ فیل میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دشمن ابرہہ کو ہلاک کیا جو کعبہ معظمہ کو گرانے آیا تھا اور سورۂ قریش میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا فرمائی اور سردی، گرمی کے موسم میں انہیں دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا۔

---

1 ……خازن، تفسیر سورۃ قریش، ۴/۴۱۰۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ
ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس لیے کہ قریش کو میل دلایا۔ ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا۔ تو انہیں چاہیے اس گھر کے رب کی بندگی کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے۔ تو انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہئے۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا۔

﴿ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں، ان میں سے ایک ظاہری نعمت یہ ہے کہ اُس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈالی، چنانچہ قریش تجارت کے لئے سردی کے موسم میں یمن کا اور گرمی کے موسم میں شام کا سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہلِ حرم کہتے تھے اور اُن کی عزت و حرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے، ان تجارتوں سے فائدے اُٹھاتے اور مکہ مکرمہ جہاں نہ کھیتی ہے اور نہ معاش کے اسباب، وہاں رہائش رکھنے کیلئے مسلسل سرمایہ پہنچاتے، ان پر اللّٰہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور یہ لوگ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، تو انہیں چاہئے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے کعبہ معظمہ کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں ان سفروں کے ذریعے بھوک کی اس



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

حالت میں کھانا دیا جس میں وہ ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں یکجا نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے اور انہیں حرم شریف کے سبب اور مکہ والے ہونے کی وجہ سے خوف سے امن بخشا کہ کوئی ان کے ساتھ مزاحمت نہیں کرتا حالانکہ ان کے اطراف اور قرب وجوار میں قتل و غارت گری ہوتی رہتی ہے، قافلے لٹتے ہیں اور مسافر مارے جاتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ خوف سے امن بخشنے سے مراد یہ ہے کہ انہیں جذام کے مرض سے امن دیا کہ ان کے شہر میں انہیں جذام کا مرض نہ ہوگا اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے انہیں عظیم خوف سے امان عطا فرمائی۔[1]

## قریش کا تعارف

قریش اس قبیلے کا نام ہے جس میں سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ اس قبیلے کے اس نام کی مختلف وجوہات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آباؤ اجداد میں سے ایک باکمال ہستی فِہر بن مالک ہیں، ان کا لقب ''قریش'' ہے اور ان کی اولاد ''قریشی'' یا ''قریش'' کہلاتی ہے۔ فِہر بن مالک ''قریش'' اس لئے کہلاتے ہیں کہ ''قریش'' ایک سمندری جانور کا نام ہے جو بہت ہی طاقتور ہوتا ہے اور وہ سمندری جانوروں کو کھا ڈالتا ہے، یہ جانور تمام جانوروں پر ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور چونکہ فِہر بن مالک اپنی شجاعت اور خداداد طاقت کی بنا پر عرب کے تمام قبائل پر غالب تھے اس لئے تمام عرب والے ان کو ''قریش'' کے لقب سے پکارنے لگے۔[2]

## قریش کے بارے میں احادیث

یہاں قریش سے متعلق تین احادیث ملاحظہ ہوں

(1)......حضرت واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ سے قریش کو چن لیا اور

1 ......خازن، قریش، تحت الآیۃ: ۱-۴، ۴/۴۱۰-۴۱۲۔

2 ......زرقانی علی المواھب، المقصد الاوّل فی تشریف اللہ تعالی لہ علیہ الصلاۃ والسلام، ۱/۱۴۳-۱۴۵، سیرتِ مصطفٰی، ص۵۱-۵۲۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

قریش میں سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے چن لیا۔ [1]

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''لوگ اس معاملۂ حکمرانی میں قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔ [2]

(3)......حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''خلافت قریش میں رہے گی جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔ [3]

## سورۂ قریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(1)......کفار بھی شرعی عبادات کے مُکلَّف ہیں کہ ایمان لائیں اور عبادت کریں۔

(2)......کفر کی حالت میں کوئی نیکی، صحیح عبادت نہیں کیونکہ کفارِ مکہ طواف، حج، عمرہ اور حاجیوں کی خدمت کرتے تھے، مگر انہیں کالعدم قرار دیا گیا۔

(3)......کعبہ معظمہ عظمت و جلال والے رب تعالیٰ کی ذات کا مَظْہَر ہے۔

(4)......اللہ تعالیٰ اگرچہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کا رب ہے لیکن اس کی رَبُوبیَّت کو اس کی اعلیٰ مخلوق کی طرف منسوب کرنا چاہیے، جیسے یوں کہنا چاہیے اے محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رب! اے کعبہ معظمہ کے رب!

## لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے

آیت نمبر 4 میں بھوک کی حالت میں کھانا دیئے جانے اور خوف کی حالت میں امن دیئے جانے کا ذکر ہے، یاد رہے کہ بھوک اور خوف دو ایسی چیزیں ہیں جو معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافہ کرنے، جرائم کی شرح بڑھانے، بے امنی اور بدسکونی پھیلانے میں انتہائی اہم اور مرکزی کردار ادا کرتی ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن و امان کی فضا قائم کرنے میں بہت بڑے معاون ہیں۔ اسے

1......مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص۱۲۴۹، الحدیث: ۱(۲۲۷۶)۔

2......بخاری، کتاب المناقب، باب قول اللہ تعالی: یا ایہا الناس... الخ، ۲/۴۷۳، الحدیث: ۳۴۹۵۔

3......بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، ۲/۴۷۴، الحدیث: ۳۵۰۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

دوسرے انداز میں یوں سمجھ لیجئے کہ جہاں لوگوں کو سہولیات دی جاتی ہیں اور ان کی ضروریاتِ زندگی پورا کرنے کے خاطر خواہ انتظامات ہوتے ہیں وہاں گناہوں اور بدکاریوں کی شرح کم ہوگی اور جہاں امن وامان قائم ہے وہاں جرائم کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگی اور لوگ پُرسکون زندگی بسر کریں گے۔ اگر موجودہ دور میں عالمی سطح پر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ چیز واضح ہوگی کہ ان میں زنا، چوری، ڈاکے، لوٹ مار، چھینا جھپٹی، قتل وغارت گری، بے امنی، بدسکونی، بے چینی اور ان کے علاوہ طرح طرح کے جرموں، گناہوں اور خوفوں کے عام ہونے کا بنیادی سبب بھوک ختم کرنے کے قابل قدر ذرائع کا نہ ہونا، زندگی گزارنے کے لئے بنیادی سہولیات سے محروم ہونا اور امن وامان قائم کرنے کے لئے ضروری انتظامات کا نہ ہونا ہے اور دینِ اسلام کے احکامات اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، جیسے دینِ اسلام میں مالدار مسلمانوں پر زکوۃ فرض کی گئی اور بعض اعمال پر صدقات دینے کا حکم دیا گیا اور ان کا حق دار ان لوگوں کو ٹھہرایا گیا جو انتہائی ضرورت مند ہیں اور فقیری و مسکینی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ ان کی ضرورت پوری ہونے اور فقر و مسکینی دور ہونے کا باقاعدہ انتظام ہو۔

اگر آج بھی لوگ دینِ اسلام کے احکام پر صحیح طریقے سے عمل کرنا شروع کر دیں اور اس کی تعلیمات کو اپنے اوپر نافذ کرلیں تو یہ دنیا میں بھی زندگی کی بنیادی اور ضروری سہولیات پالیں گے، پاکیزہ اور پر امن معاشرے میں زندگی بسر کرنے لگیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخرت میں بھی چین، سکون، راحتوں، نعمتوں اور آسائشوں میں ہمیشہ کے لئے زندگی گزاریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ اسلام کے احکام اور اس کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

## سورۂ ماعون کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ ماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سورت آدھی عاص بن وائل کے بارے میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور آدھی عبداللہ بن ابی سلول منافق کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 7 آیتیں ہیں۔

### ''ماعون'' نام رکھنے کی وجہ

ماعون کا معنی ہے استعمال کی معمولی چیز، اور اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ ماعون'' کہتے ہیں۔

### سورۂ ماعون کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کافروں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتدائی آیات میں ان کافروں کی مذمت کی گئی جو حساب اور جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے۔

(2)......آخری آیات میں ان منافقوں کی مذمت کی گئی جو لوگوں کے سامنے نمازی بنتے اور تنہائی میں نمازیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کے سامنے بھی جو نمازیں ادا کرتے ان سے اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو یہ دکھانا مقصود ہوتا تھا کہ ہم بھی نمازی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بری خصلت یہ تھی کہ اگر ان سے کوئی استعمال کی

(1)......خازن، تفسیر سورة الماعون، ۴/۴۱۲۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

معمولی چیز مانگتا تو وہ اسے منع کر دیتے تھے۔

## سورۂ قریش کے ساتھ مناسبت

سورۂ ماعون کی اپنے سے ماقبل سورت ’’قریش‘‘ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قریش میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قریش میں خانہ کعبہ کے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ (۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

﴿ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔﴾ **شانِ نزول:** اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے بارے میں نازل ہوئی، وہ قیامت کے دن کا انکار کرتا تھا اور برے کام بھی کیا کرتا تھا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

**تیسرا قول** یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی، مروی ہے کہ ابوجہل نے ایک یتیم کی پرورش کی ذمہ داری لی، ایک دن وہ یتیم ننگے بدن اس کے پاس آیا اور اپنے مال میں سے کچھ طلب کیا، اُس نے اسے دھکے دے کر نکال دیا۔ قریش کے سرداروں نے اس سے کہا کہ تم محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پاس جاؤ وہ تمہاری سفارش کردیں گے، اس سے ان لوگوں کا مقصد نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑانا تھا لیکن یتیم کو یہ چیز معلوم نہ تھی، چنانچہ وہ یتیم تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی فریاد پیش کی اور سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کسی محتاج کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے، چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس یتیم کے ساتھ ابوجہل کے پاس گئے، اس نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر مرحبا کہا اور فوراً یتیم کا مال اس کے حوالے کردیا۔ یہ دیکھ کر قبیلہ قریش کے لوگوں نے اسے عار دلایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ ابوجہل نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں اپنے دین سے پھرا نہیں، اصل بات یہ ہے کہ میں نے اُن کی دائیں اور بائیں طرف ایک نیزہ دیکھا اور مجھے یہ ڈر لگا کہ اگر میں نے ان کی بات نہ مانی تو یہ نیزہ مجھے پھاڑ ڈالے گا۔

**چوتھا قول** یہ ہے کہ یہ آیت کسی خاص آدمی کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ اس میں ہر وہ شخص داخل ہے جو قیامت کے دن کا انکار کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا نیک اعمال کرنا اور ممنوعات سے رکنا ثواب میں رغبت اور عذاب کے ڈر سے ہوتا ہے تو جب وہ قیامت کا ہی منکر ہوگا تو وہ نفسانی خواہشات اور لذتوں میں سے کچھ نہ چھوڑے گا، اس سے ثابت ہوا کہ قیامت کا انکار کفر اور گناہوں کی تمام اَقسام کی بنیاد کی طرح ہے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے انسان! کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو جو دلائل واضح ہونے کے باوجود حساب اور جزا کا انکار کرتا ہے، اگر نہیں پہچانتے تو سنو! یہ وہ شخص ہے جو اپنے کفر کی وجہ سے یتیم کو دھکے دیتا، ڈانٹتا اور مارتا ہے اور اس کے ساتھ ظلم کرتے ہوئے اس کا حق اور اس کا مال اسے نہیں دیتا اور اپنے انتہا درجے کے بخل، دل کی سختی اور کمینے پن کی وجہ سے مسکین کو کھانا نہیں دیتا اور نہ ہی وہ کسی اور کو یتیم کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ وہ اس عمل پر ثواب ملنے کا اعتقاد نہیں رکھتا، اگر وہ جزا پر ایمان لاتا اور وعید پر یقین رکھتا تو اس سے یہ افعال صادر نہ ہوتے۔ (1)

1 ...... تفسیر کبیر، الماعون، تحت الآیۃ: ۱-۳، ۱۱/۳۰۰-۳۰۳، خازن، الماعون، تحت الآیۃ: ۱-۳، ۴/۴۱۲، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ؕ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

﴿ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔﴾ یعنی دین کو جھٹلانے والے شخص کا اخلاقی حال یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

## یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں کفار کا یتیموں کے ساتھ سلوک بیان کیا گیا جبکہ اس کے مقابلے یتیموں کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی یتیموں کے سرپرستوں سے ارشاد فرماتا ہے:

وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور کم عقلوں کو ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ ۪ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے تو ان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا

1 ...... النساء: ۲۔
2 ...... النساء: ۵۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (1)

شکار ہوتے ۔تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور درست بات کہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ-وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

اور حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (3)

اور حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو کسی یتیم کے سر پر اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو اس کے لیے ہر اس بال کے عوض نیکیاں ہوں گی جس پر اس کا ہاتھ پھرے اور جو اپنے پاس رہنے والے یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی سے بھلائی کرے تو جنت میں مَیں اور وہ ان کی طرح ہوں گے، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی دو انگلیاں ملائیں۔ (4)

کفار کے طرزِ عمل اور اسلام کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو اِقدامات دینِ اسلام نے کئے اور جو احکامات دینِ اسلام نے دیئے ان کی مثال کسی اور دین میں نہیں مل سکتی۔

## وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِؕ(۳)

❶......النساء: ۹.

❷......النساء: ۱۰.

❸......ابن ماجه، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۱۹۳/٤، الحدیث: ۳٦۷۹.

❹......مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامة الباهلی... الخ، ۳۰۰/۸، الحدیث: ۲۲۳٤۷.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

﴿وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ: اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔﴾ یعنی دین کو جھٹلانے والے کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے گھر والوں اور دیگر مالداروں کو اس بات کی ترغیب نہیں دیتا کہ وہ مسکین کو کھانا دیں۔ (1)

## مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں مسکین سے کفار کا سلوک بیان کیا گیا، اب مسکین کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ ہوں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (2)

**ترجمۂ کنزالعرفان:** تو رشتے دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا (3)

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

اور حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''مسکین لوگ جنت میں مالداروں سے چالیس برس پہلے جائیں گے، اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مسکین کو خالی نہ پھیرو اگرچہ کھجور کی قاش ہی ہو اسے دے دو۔ اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مسکینوں سے محبت کرو، انہیں قریب رکھو تا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہیں قریب کرے۔ (4)

---

1 ......روح البیان، الماعون، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۵۲۲۔
2 ......روم: ۳۸۔
3 ......دھر: ۸، ۹۔
4 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء انّ فقراء المھاجرین یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم، ۱۵۷/۴، الحدیث: ۲۳۵۹۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

﴿فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ اس سے مراد منافقین ہیں کہ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں تو نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اس کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور جب وہ لوگوں کے سامنے ہوتے ہیں تو نمازی بنتے، اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے اور انہیں دکھانے کے لئے اُٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ نماز سے غافل ہیں۔ (1)

## نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام

نماز سے غافل رہنے والوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ غَیًّا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ یُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمۡ ۚ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ

1 ……مدارك، الماعون، تحت الآية: ٤-٥، ص١٣٧٧.

2 ……مریم: ۵۹.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۟ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا [1]

کوفریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں۔ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ ان کی طرف ہیں نہ ان کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

یاد رہے کہ نماز سے غفلت کرنے یعنی کبھی نماز پڑھ لینے اور کبھی چھوڑ دینے سے بھی بچنا ضروری ہے اور یہ خاص منافقوں کا وصف ہے اور نماز میں غفلت کرنا یعنی نماز کے دوران دیگر کاموں کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگ جانا یا شیطان کے وسوسوں کو قبول کر لینا وغیرہ اس سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اگرچہ اس کی شناعت یعنی برائی کم ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ: جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔﴾ نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ، یہ سب صورتیں وعید میں داخل ہیں جبکہ شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، توجہ سے نہ پڑھنا بھی نماز سے غفلت میں داخل ہے البتہ یہ صورتیں اس وعید میں داخل نہیں جو ماقبل آیت میں بیان ہوئی ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ: وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔﴾ یعنی منافقین فرائض کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔[2]

## ریاکاری کی تعریف اور اس کی مذمت

ریاکاری کی تعریف یہ ہے کہ اپنے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری

---

1 ...... النساء: ۱۴۲، ۱۴۳۔

2 ...... مدارک، الماعون، تحت الآیۃ: ۶، ص ۱۳۷۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کی تعریف کریں۔ (1)

کثیر اَحادیث میں ریاکاری کی مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے دو اَحادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے؟ ہم نے عرض کی: ہاں، یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ارشاد فرمایا'' وہ شرکِ خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس وجہ سے طویل کرتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتا دیکھ رہا ہے۔ (2)

(2)......حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ تمام اوّلین و آخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک مُنادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔ (3)

یاد رہے کہ اپنی نیت کو درست رکھتے ہوئے فرض عبادات کی بجا آوری اعلانیہ کرنی چاہئے تاکہ لوگ فرض عبادات چھوڑنے کی اس پر تہمت نہ لگائیں اور نفلی عبادات پوشیدہ کرنی چاہئیں کیونکہ ان میں تہمت لگنے کا اندیشہ نہیں۔

## وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۟ؑ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔

﴿وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ: اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں خالق کے ساتھ منافقین

---

1 ......قرطبی، الماعون، تحت الآیۃ: ٦، ١٠/١٥٤، الجزء العشرون.

2 ......ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الریاء والسمعۃ، ٤/٤٧٠، الحدیث: ٤٢٠٤.

3 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، ٥/١٠٥، الحدیث: ٣١٦٥.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کا معاملہ بیان کیا گیا اب یہاں سے مخلوق کے ساتھ ان کا طرزِ عمل بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر ان سے برتنے کی کوئی معمولی چیز جیسے سوئی، ہنڈیہ یا پیالہ وغیرہ مانگے تو بخل کرتے ہوئے اسے نہیں دیتے۔[1]

## گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے زیادہ رکھیں

علماء فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیز اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔[2]

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کون سی چیز ہے جس کا منع کرنا حلال نہیں؟ ارشاد فرمایا" پانی، نمک اور آگ۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، پانی کو تو ہم سمجھ گئے مگر نمک اور آگ کا یہ حکم کیوں ہے؟ ارشاد فرمایا: اے حمیراء! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا اس نے گویا سارا وہ کھانا خیرات کیا جسے اس نمک نے لذیذ بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔[3]

1 ...... جلالین، الماعون، تحت الآیۃ: ۷، ص۵۰۷۔
2 ...... خازن، الماعون، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۴۱۳۔
3 ...... ابن ماجہ، کتاب الرھون، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، ۳/۱۷۷، الحدیث: ۲۴۷۴۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْكَوْثَر

## سورۂ کوثر کا تعارف

### مقامِ نزول

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’سورۂ کوثر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک مدنیہ ہے۔‘‘[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

### ’’کوثر‘‘ نام رکھنے کی وجہ

کوثر سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں اور جنت کی ایک نہر کا نام بھی کوثر ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ کوثر‘‘ کہتے ہیں۔

### سورۂ کوثر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدحت بیان فرمائی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)……اس کی پہلی آیت میں اللہ تعالٰی کے اس فضل و احسان کا بیان ہے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فرمایا۔

(2)……دوسری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ اللہ تعالٰی کے فضل و احسان کے شکریے میں نماز پڑھتے رہیں اور قربانی کریں۔

(3)……تیسری آیت میں فرمایا گیا کہ جو اللہ تعالٰی کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے

[1]……خازن، تفسیر سورۃ الکوثر، ۴/۴۱۳۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

محروم ہے۔

## سورۂ ماعون کے ساتھ مناسبت

سورۂ کوثر کی اپنے سے ماقبل سورت ''ماعون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ماعون میں کافروں اور منافقوں کی جو صفات بیان کی گئیں ان کے مقابلے میں سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف سورۂ کوثر میں بیان کیے گئے۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۳

**ترجمۂ کنزالایمان:** اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

﴿ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔﴾ کوثر کی تفسیر میں مفسرین

1 ......تفسیر کبیر، الکوثر، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۳۰۷۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کے مختلف اَقوال ہیں، ان سب اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں اور کثیر فضائل عنایت کر کے تمہیں تمام مخلوق پر افضل کیا، آپ کو حُسنِ ظاہر بھی دیا حُسنِ باطن بھی عطا کیا، نسبِ عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، امت کی کثرت بھی، دین کے دشمنوں پر غلبہ بھی، فتوحات کی کثرت بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں عطا کیں جن کی انتہا نہیں۔ (1)

## آیت ''اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ'' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے 5 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوثر عطا کر دی ہے کیونکہ یہاں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہم آپ کو کوثر عطا کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا کردی۔

(2)......اللّٰہ تعالیٰ کی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ عطا ان کے نبی اور رسول ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کی وجہ سے ہے جو شانِ محبوبیت کی صورت ہے کیونکہ یہاں یہ فرمایا ''اَعْطَیْنٰكَ'' ہم نے آپ کو عطا فرمائی، یہ نہیں فرمایا کہ ''اَعْطَیْنَا الرَّسُوْلَ'' یا ''اَعْطَیْنَا النَّبِیَّ''۔

(3)......تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ عطا کسی عبادت اور ریاضت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان پر یہ عطا اللّٰہ تعالیٰ کے عظیم فضل اور احسان کی وجہ سے ہے کیونکہ یہاں عطا کا ذکر پہلے ہوا اور عبادت کا ذکر بعد میں ہوا۔

(4)......اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو کوثر کا مالک بنا دیا ہے تو آپ جسے چاہیں جو چاہیں عطا کر سکتے ہیں۔

(5)......سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مِدحت خود ربّ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

اور فرماتے ہیں:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسولُ اللّٰہ کی

(1)......خازن، الکوثر، تحت الآیۃ: ۱، ٤/٤١٣-٤١٤ ملتقطاً۔


www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ: توتم اپنے رب کے لیے نماز پڑھواور قربانی کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہاں کی بے شمار بھلائیاں عطا کی ہیں اور آپ کو وہ خاص رتبہ عطا کیا ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیا، تو آپ اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھتے رہیں جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوثر عطا کر کے عزت و شرافت دی تاکہ بتوں کے پجاری ذلیل ہوں اور بتوں کے نام پر ذبح کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور اس کے نام پر قربانی کریں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔[1]

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ: بیشک جوتمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔﴾ شانِ نزول: جب سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو اَبتر یعنی نسل ختم ہو جانے والا کہا اور یہ کہا کہ اب اُن کی نسل نہیں رہی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر یہ سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کفار کا بلیغ رد فرمایا اور اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک تمہارا دشمن ہی ہر بھلائی سے محروم ہے نہ کہ آپ، کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کی پیروی کرنے والوں سے دنیا بھر جائے گی، آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا، قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے اور آخرت میں آپ کے لئے وہ کچھ ہے جس کا کوئی وصف بیان ہی نہیں کر سکتا تو جس کی یہ شان ہے وہ اَبتر کہاں ہوا، بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔[2]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس سورت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادۂ سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انتقال پُر ملال پر حضور کو اَبتر یعنی نسل بُریدہ کہا۔ حق جَلَّ وَعَلَا نے فرمایا: "اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" بیشک ہم نے تمہیں خیرِ کثیر عطا فرمائی۔ کہ اولاد سے نام چلنے کو تمہاری رفعت ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحبِ اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمہاری ثنا کا ڈنکا تو

1 ...... مدارك، الكوثر، تحت الآية: ۲، ص۱۳۷۸، خازن، الكوثر، تحت الآية: ۲، ۴/۴۱۶-۴۱۷، ملتقطاً.

2 ...... مدارك، الكوثر، تحت الآية: ۳، ص۱۳۷۸، خازن، الكوثر، تحت الآية: ۳، ۴/۴۱۷، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

قیامِ قیامت تک اَکنافِ عالَم واطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمہارے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اَطباقِ فلک آفاقِ زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس وطیب عطا ہوگی جن کی بقاء سے بقائے عالَم مَربوط رہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں اور تم سا مہربان ان کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقتِ کار کو نظر کیجیے تو تمام عالَم تمہاری اولادِ معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابوالبشر آدم تمھیں یاد کرتے تو یوں کہتے: ''یَا ابْنِیْ صُوْرَۃً وَّاَبَایَ مَعْنًی '' اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایتِ بے غایت تم پر مبذول ہو تو تم ان اَشقیاء کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ '' فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ '' رب کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ '' اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ '' جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز ہے یعنی عمرو وہشام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، وہی اُس کے دشمن ہوجائیں گے اور تمہارے دینِ حق میں آکر بوجہ اختلافِ دین اس کی نسل سے جدا ہوکر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کیے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نامِ بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی ونفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روزِ قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔ (1)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مقام اتنا بلند ہے کہ ان کے گستاخ کو اس کی گستاخی کا جواب خود ربِّ تعالٰی دیتا ہے۔

(1) …فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۶۷-۱۶۸۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْن

## سورۂ کافرون کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ کافرون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

### ''کافرون'' نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ کافرون'' کہتے ہیں۔

### سورۂ کافرون کے فضائل

(1)......حضرت فروہ بن نوفل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت نوفل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ''تم '' قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ '' پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بَری کرتی ہے۔ (2)

(2)......حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے سورت '' قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ '' پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآنِ مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔ (3)

### سورۂ کافرون کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں مشرکوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے اور کافروں کی اس امید کو ختم کر دیا گیا ہے کہ مسلمان اپنے دین اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملے میں کبھی ان سے سمجھوتہ کریں گے۔

(1)......خازن، تفسیر سورۃ قل یا ایہا الکافرون، ۴۱۷/۴۔

(2)......ابو داؤد، کتاب الادب، ابواب النوم، باب ما یقال عند النوم، ۴۰۷/۴، الحدیث: ۵۰۵۵۔

(3)......معجم صغیر، باب الالف، من اسمہ: احمد، ص۶۱، الجزء الاول۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## سورۂ کوثر کے ساتھ مناسبت

سورۂ کافرون کی اپنے سے ماقبل سورت ''کوثر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کوثر میں حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنے کا حکم دیا گیا اور سورۂ کافرون میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافروں کو مُخاطَب کر کے یہ اعلان فرما دیں کہ میں صرف اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں گا اور جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی (کبھی بھی) پوجا نہیں کروں گا۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ
اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۵﴾
لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

**ترجمۂ کنزالایمان:** تم فرماؤ اے کافرو۔ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا۔ اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں۔ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** تم فرماؤ! اے کافرو!۔ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو۔ اور تم اس کی عبادت کرنے

[1] ...تناسق الدرر، سورۃ الکافرون، ص ۱٤٥.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ: تم فرماؤ! اے کافرو!۔﴾ شانِ نزول: قریش کی ایک جماعت نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا ''اس بات سے اللّٰہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجد حرام میں تشریف لے گئے، وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی جس نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ گفتگو کی تھی۔ حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور انہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اور حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو اَذِیَّتیں پہنچانا شروع کر دیں۔ یاد رہے کہ اس آیت میں وہ کفار مراد ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ کے علم میں ایمان سے محروم تھے اور کفر پر ہی مرنے والے تھے۔[1]

## سورۂ کافرون کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... کفار سے دینی صلح حرام بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔

(2)...... کفار کے بتوں اور ان کے مذہبی ایام کی قابلِ تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا کفر ہے۔

(3)...... مومن کے دل میں کفار کی ہیبت نہیں ہونی چاہیے۔

(4)...... کفار کو شرعی عذر کے بغیر اچھے القاب سے یاد نہ کیا جائے۔

(5)...... کافر کو بوقتِ ضرورت موقع محل کی مناسبت سے کافر کہنا درست بلکہ اسلوبِ قرآنی کے موافق ہے۔

---

[1]...... خازن، قل یا ایها الکافرون، ۴/۴۱۷-۴۱۸۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ :اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔﴾ اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:
(1) انسان دُنْیَوی معاملات میں نرم ہو، مگر دین میں انتہائی مضبوط ہو، تا کہ کفار اس سے مایوس ہوں۔ (2) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے مستقبل کی خبر تھی کہ وہ کبھی کفر، شرک اور فسق نہیں کر سکتے۔ (3) مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بارے میں کفار کو مایوس کر دے کہ وہ اسے دین سے پھیر سکیں۔

﴿وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ: اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔﴾ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کے اچھے برے خاتمہ کی خبر دی ہے کہ کون کفر پر مرے گا اور کسے ایمان پر موت آئے گی کیونکہ یہاں کلام ان کفار سے ہو رہا ہے جو کفر پر مرنے والے تھے۔

﴿لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ :تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔﴾ یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص ہے۔ اس کلام سے مقصود کفار کو ڈرانا ہے نہ کہ ان کے کفر سے راضی ہونا۔[1]

1 ......خازن، الکافرون، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۴۱۸۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ النَّصْرِ

## سورۂ نصر کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ نصر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

### ”نصر“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں مدد کو نصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ نصر“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

### سورۂ نصر کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فتحِ مکہ کی بشارت دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ عنقریب لوگ گروہ در گروہ دینِ اسلام میں داخل ہوں گے اور آخری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرتے رہنے اور امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔

### سورۂ کافرون کے ساتھ مناسبت

سورۂ نصر کی اپنے سے ماقبل سورت ”کافرون“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کافرون میں یہ بتایا گیا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس دین کی دعوت دیتے ہیں وہ کافروں کے دین کے خلاف ہے اور اس سورت میں خبر دی گئی ہے کہ کافروں کا دین مٹ جائے گا اور دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1 ......خازن، تفسیر سورۃ النصر، ٤/٤١٨.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ
اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۠﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور تم لوگوں کو دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

﴿ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے اور تم لوگوں کو دیکھو کہ پہلے وہ ایک ایک دو دو کر کے اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور اب وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرنا اور اس سے اپنی امت کے لئے بخشش چاہنا، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ یاد رہے کہ اس آیت میں فتح سے اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ مراد ہے۔(1)

1 ......خازن، النصر، تحت الآیۃ: ۱-۳، ۴/۴۲۳-۴۲۴، مدارک، النصر، تحت الآیۃ: ۱-۳، ص۱۳۸۰، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## سورۂ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 6 باتیں معلوم ہوئیں

(1)……صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُمْ کی تعداد پانچ یا سات نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔

(2)……فتحِ مکہ کے موقع پر اور فتحِ مکہ کے بعد ایمان لانے والوں کا ایمان قبول ہوا، اس میں حضرت ابوسفیان، حضرتِ امیرِ معاویہ اور حضرتِ وحشی رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُمْ سب ہی شامل ہیں۔

(3)……یہ لوگ بعد میں بھی دین پر قائم رہے کیونکہ ان کا دین میں داخل ہونا اس آیت سے ثابت ہے، لیکن دین سے نکل جانا کسی دلیل سے ثابت نہیں، نیز اگر یہ لوگ مُرتد ہونے والے ہوتے تو اللہ تعالٰی ان کے ایمان کو اس شاندار طریقہ سے بیان نہ فرماتا۔

(4)……اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتحِ مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی کے شوق میں گروہ در گروہ چلے آتے اور شرفِ اسلام سے مشرف ہوتے جاتے تھے۔

(5)……حضور پُر نور صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی زندگی کی خبر تھی کہ فتحِ مکہ اور ان واقعات کو بغیر دیکھے ختم نہ ہوگی۔

(6)……رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں بڑی سعادت مندی یہ تھی کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لایا جائے۔

﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ: تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو۔﴾ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' کی بہت کثرت فرمائی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں مِنیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد آیت '' اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ '' نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد 80 دن حضور پُر نور صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں تشریف رکھی، پھر آیۂ '' اَلْكَلٰلَةِ '' نازل ہوئی، اس کے بعد حضورِ اقدس



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ 50 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔ پھر آیت ” وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ “ نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ 21 دن یا 7 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔[1]

اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا تو اب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا میں زیادہ عرصہ تشریف نہ رکھیں گے، چنانچہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے۔ مروی ہے کہ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ میں فرمایا ”ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی ملاقات قبول فرمائے، اس بندہ نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات اختیار کر لی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء اور ہماری اولادیں سب قربان ہیں۔[2]

---

1 ......جلالین مع جمل، النصر، تحت الآیة: ۳، ۸/۴۲۶.

2 ......تفسیر کبیر، النّصر، تحت الآیة: ۳، ۱۱/۳۴۶، روح البیان، النّصر، تحت الآیة: ۳، ۱۰/۵۳۱، مدارک، النّصر، تحت الآیة: ۳، ص۱۳۸۰، ملتقطاً.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَۃُ اللَّھَب

## سورۂ لہب کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ لہب مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

### ”لہب“ نام رکھنے کی وجہ

لہب کا معنی ہے آگ کا شعلہ، عبدالمُطَّلِب کا ایک بیٹا عبدالعُزّٰی جو کہ بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا اس کی کنیت ابولہب ہے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ ”اَبِیْ لَهَبٍ“ موجود ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ ابی لہب یا سورۂ لہب کہتے ہیں۔

### سورۂ لہب کا شانِ نزول

جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ”اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ“ اس پر ابولہب نے حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا، اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے جواب دیا۔[2] اس سورہ مبارکہ کے شانِ نزول سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللّٰہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخوں کو اللّٰہ تعالیٰ نے خود جواب دیا بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دشمنانِ خدا کو جواب دینا سنتِ رسول ہے،

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ ابی لھب، ۴/۴۲۴۔

2 ......خازن، ابولھب، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۴۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنتِ الٰہیہ ہے۔

(2)……جس قسم کی بکواس کفار نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کی کہ معاذَاللہ آپ تباہ ہو جائیں، اسی قسم کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا اور خبیثوں کو اس انجام تک بھی پہنچایا، یہ بھی حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبوبیّت کی دلیل ہے۔

(3)……قرآنِ کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں، جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخ کی ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کے متعلق کبھی فرمایا، زَنِیۡمٍ یعنی ''بدکاری کی پیداوار'' اور کبھی فرمایا، اَبۡتَرُ یعنی خیر سے کٹا ہوا اور محروم اور کبھی فرمایا تَبَّتۡ یَدَاۤ، تباہ ہو جائے اور کبھی فرمایا۔ ''لَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ'' اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یونہی جیسے انعام حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب اور تعظیم پر دیئے گئے، ایسے کسی اور عبادت پر نہ دیئے گئے۔

(5)……بڑی شرافت، عزت ونسب والے اور مال والے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت سے ذلیل وخوار ہو گئے، تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

## سورۂ لہب کے مضامین

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی رکھنے اور انہیں ایذا پہنچانے کی وجہ سے ابولہب دنیا میں ذلت ورسوائی کے ساتھ ہلاک ہو گا اور آخرت میں اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی طرح اس کی بیوی بھی اس عذاب میں اس کے ساتھ ہو گی کیونکہ وہ اس دشمنی میں اس کی مددگار تھی۔

## سورۂ نصر کے ساتھ مناسبت

سورۂ لہب کی اپنے سے ماقبل سورت ''نصر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نصر میں اطاعت گزاروں کی جزاء بیان کی گئی کہ انہیں دنیا میں مدد اور فتح حاصل ہو گی اور آخرت میں عظیم ثواب ملے گا اور اس سورت میں نافرمانوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دنیا وآخرت دونوں میں نقصان اٹھائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّؕ(۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوجائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

﴿ تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ: ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوجائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔﴾ ابولہب کا نام عبدالعزّیٰ ہے، یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چچا تھا، بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا، اسی لئے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ اس کے بیٹوں عتبہ اور عُتَیبہ کے نکاح میں حضورِ پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھیں، اس سورت کے نزول کے بعد ابولہب نے ان صاحبزادیوں کو طلاق دلوادی، عتبہ کا واقعہ بھی بڑا عبرتناک ہے کہ اس نے حضورِ پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادی کو طلاق دینے کے ساتھ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گستاخی بھی کی جس پر سرورِ دو عالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے لئے ہلاکت کی دعا کی، چنانچہ ایک سفر میں بڑی حفاظتوں کا انتظام کر لینے کے باوجود ایک شیر نے اسے پھاڑ ڈالا۔

آیت میں ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہونے سے مراد اس کی ذات کی ہلاکت ہے اور آیتِ مبارکہ میں ابولہب کی ہلاکت کی پیشین گوئی کی گئی چنانچہ وہ بدترین موت مرا اور وہ جنگِ بدر کے ایک ہفتے بعد کالے دانے کی بیماری سے مرا، جسے عرب میں عدسہ کہتے ہیں، اہلِ عرب اسے متعدی بیماری سمجھ کر اس سے بہت بچتے تھے، اس لئے تین دن تک اس مردود کی لاش پڑی رہی، پھول پھٹ کر بدبو دینے لگی، تب اجرت دے کر مزدوروں سے پھینکوائی گئی۔[1]

[1]......روح البیان، المسد، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۵۳۴۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی ۔ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔

﴿ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ: اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی ۔﴾ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال واولاد کو فدیہ کردوں گا۔ اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔[1]

﴿ سَیَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ: اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔﴾ یعنی ابولہب قیامت کے بعد دوزخ میں داخل ہو کر آگ کا عذاب پائے گا، اس سے معلوم ہوا کہ ابولہب کا دوزخی ہونا یقینی ہے۔

وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۠﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔

﴿ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔﴾ اُمِّ جمیل بنتِ حرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہایت عناد اور عداوت رکھتی تھی اور بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی عورت ہونے کے باوجود رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عداوت میں اس انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ……مدارک، المسد، تحت الآیۃ: ۲، ص ۱۳۸۱، خزائن العرفان، اللھب، تحت الآیۃ: ۲، ص۱۱۲۴۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

وَسَلَّمَ کو اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اصحاب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُم کو ایذا و تکلیف ہو اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ (1)

﴿فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ: اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔﴾ اُمِّ جمیل کے گلے میں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی رسی ہوتی جس سے وہ کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی۔ ایک دن یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا، وہ گرا اور اُمِّ جمیل کو رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مرگئی۔ (2)

اس گستاخ، خبیث نے دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چکھا اور آخرت میں بھی عذاب میں جائے گی۔ آخرت میں آگ کی زنجیریں اس کے گلے میں ہوں گی اور جہنم کی لکڑیوں کا گٹھا اس کی پشت پر لدا ہوا ہوگا۔

---

1 ...... بیضاوی، المسد، تحت الآیۃ: ۴، ۵/۵۴۵، خازن، ابولھب، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۴۲۵، ملتقطاً۔

2 ...... خازن، ابو لھب، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۴۲۵۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْاِخْلَاص

## سورۂ اِخلاص کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۂ اِخلاص ایک قول کے مطابق مکی اور ایک قول کے مطابق مدنی ہے۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

### ''سورۂ اِخلاص'' کے اَسماء اور ان کی وجہِ تسمیہ

مفسرین نے اس سورت کے تقریباً 20 نام ذکر کئے ہیں ان میں سے 4 نام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

(1)......اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کا بیان ہے، اس وجہ سے اسے ''سورۂ اخلاص'' کہتے ہیں۔

(2)......اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے بری اور ہر شریک سے پاک ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورۂ تنزیہ'' کہتے ہیں۔

(3)......جس نے اس سورت سے تعلق رکھا وہ غیروں سے الگ ہو جاتا ہے اس لئے اسے ''سورۂ تجرید'' کہتے ہیں۔

(4)......اسے پڑھنے والا جہنم سے نجات پا جاتا ہے اس بنا پر اسے ''سورۂ نجات'' کہتے ہیں۔[2]

### سورۂ اِخلاص کے فضائل

اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے تین اَحادیث اور ایک وظیفہ یہاں درج ذیل ہے۔

(1)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ رات میں قرآن مجید کا تہائی حصہ پڑھ لے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الاخلاص، ۴/۴۲۵۔

2 ......صاوی، سورۃ الاخلاص، ۶/۲۴۴۹-۲۴۵۰، ملتقطاً۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔''[1]

(2)......حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو ایک لشکر میں روانہ کیا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو (سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کے بعد) سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ بات ذکر کی تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اس وجہ سے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔''[2]

(3)......حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے سیّد عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی کہ ''مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے۔ ارشاد فرمایا ''اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔''[3]

(4)......تفسیر صاوی میں لکھا ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور اگر گھر خالی ہو تو حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کرے اور ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا[4] اور یہ بہت مُجرَّب عمل ہے۔

## سورۂ اخلاص کا شانِ نزول

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ کفار نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ رَبُّ العزّت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و

1 ......بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ہو اللہ احد، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۱۵.
2 ......بخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۴/۵۳۱، الحدیث: ۷۳۷۵.
3 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، ۴/۴۱۳، الحدیث: ۲۹۱۰.
4 ......صاوی، سورۃ الاخلاص، ۶/۲۴۵۰، ملخصاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واَوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار کے بیان سے محو کر دیا۔[1]

## سورۂ اخلاص کے مضامین

اس سورت میں اسلام کے سب سے اہم عقیدے اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اللّٰہ تعالیٰ کے صفاتِ کمال کے ساتھ متّصف ہونے کا ذکر اور عیسائیوں اور مشرکوں کا رد کیا گیا ہے۔

## سورۂ ابولہب کے ساتھ مناسبت

سورۂ اخلاص کی اپنے سے ماقبل سورت ''لہب'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی آیات کے آخر کا وزن ایک جیسا ہے۔[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**ترجمۂ کنزالایمان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

**ترجمۂ کنزالعرفان:** اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ(۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ(۲) لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ(۳) وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠(۴)

**ترجمۂ کنزالایمان:** تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

❶ ......خازن، الاخلاص، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲٦، ملخصاً.

❷ ......تناسق الدرر، سورۃ الاخلاص، ص۱٤٦.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔﴾ عرب میں کفار کی بہت سی قسمیں تھی، دہریہ، مشرک، اللہ تعالیٰ کی صفات کے منکر اور اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ماننے والے وغیرہ، اس سورت میں ان سب کی تردید ہے، ”هُوَ اللّٰهُ“ فرمانے میں دہریوں کی تردید ہے۔ ”اَحَدٌ“ فرمانے میں مشرکین کا مکمل رد ہے اور اگلی آیات میں بقیہ کفار کا رد ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اللہ ایک ہے یعنی رُبُوبِیَّت اور اُلُوہِیَّت میں عظمت وکمال کی صفات کے ساتھ موصوف ہے۔ اس کی نہ کوئی مثل ہے، نہ نظیر اور نہ شبیہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔

﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ: اللہ بے نیاز ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز ہے، نہ کھائے، نہ پیئے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کسی کام میں کسی کا حاجت مند نہیں۔

﴿لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ: نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔﴾ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد باپ کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے یونہی وہ خود کسی سے پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور پیدا ہونا اس چیز کی صفت ہے جو پہلے نہ ہو اور پھر وجود میں آئے۔ اس میں مشرکین اور یہود و نصاریٰ سب کی تردید ہے۔ مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی لڑکیاں کہتے تھے، یہودی حضرت عزیر عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جبکہ عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔

﴿وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ: اور کوئی اس کے برابر نہیں۔﴾ یعنی نہ ذات میں نہ صفات میں، کیونکہ وہ واجب ہے، خالق ہے، باقی سب ممکن مخلوق اور حادث ہیں۔ اس کی صفات ذاتی قدیم، غیر محدود ہیں جبکہ مخلوق کی صفات عطائی، حادث اور محدود ہیں۔


www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

# سُوْرَةُ الْفَلَق

## سورۂ فلق کا تعارف

### مقامِ نزول

ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فلق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے (کیونکہ اس کے شانِ نزول سے اسی کی تائید ہوتی ہے)۔[1]

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

### ''فلق'' نام رکھنے کی وجہ

فلق کے کئی معنی ہیں اور یہاں اس سے مراد ''صبح'' ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ فلق'' کہتے ہیں۔

### سورۂ فلق اور سورۂ والناس کے فضائل

اَحادیث میں سورۂ فلق اور سورۂ والناس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 3 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)......حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئی، (وہ آیتیں) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورت کے آخر تک) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورت کے آخر تک) ہیں۔''[2]

(2)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جِنّات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۂ فلق اور سورۂ وَالنّاس نازل ہوئیں، پھر آپ نے ان سورتوں

1 ......خازن، تفسیر سورة الفلق، ٤/٤٢٨.

2 ......مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة المعوّذتين، ص٤٠٦، الحديث: ٢٦٤(٨١٤).



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دیگر وظائف) کو چھوڑ دیا۔[1]

(3)......حضرت عابس جُہَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو (شرِ جنات اور نظرِ بد سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیے۔) ارشاد فرمایا: ''وہ کلمات یہ دونوں سورتیں ہیں: (1) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (2) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔[2]

## سورۂ فلق اور سورۃُ النّاس کا شانِ نزول

یہ سورت اور سورۃُ النّاس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کیا اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مبارک اور ظاہری اَعضا پر اس کا اثر ہوا، البتہ دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند دنوں بعد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور انہوں نے عرض کی: ایک یہودی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہوا ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو بھیجا اور انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اس کے نیچے سے کھجور کے درخت کے نرم حصے سے بنی ہوئی تھیلی برآمد ہوئی جس میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ موئے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلّہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پُتلہ تھا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں، ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں، پانچ سورۂ فلق میں اور چھ سورۂ ناس میں۔ ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بالکل تندرست ہو گئے۔[3]

---

1 ......ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، ۱۳/۴، الحدیث: ۲۰۶۵.

2 ......سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ۱-باب، ص۸۶۲، الحدیث: ۵۴۴۲.

3 ......خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴۲۸/۴-۴۲۹، ملخصاً.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

## تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ وہ تعویذ اور عملیات جن میں کفر یا شرک کا کوئی کلمہ نہ ہو جائز ہیں، خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا اَحادیث میں وارد ہوئے ہوں۔ [1] حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اَسماء بنت عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں؟ حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت دی۔ [2]

## سورۂ فلق اور سورۂ الناس کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سورت اور اس کے شانِ نزول سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)...... جادو اور اس کی تاثیر حق ہے۔

(2)...... نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے، جیسے تلوار، تیر اور نیزہ کا، یہ اثر شانِ نبوت کے خلاف نہیں ہاں ایسا اثر نہیں ہوسکتا کہ جس سے نبوت کے متعلق اُمور میں خَلل آئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں جادوگر با لآخر اس لئے فیل ہوئے کیونکہ وہاں جادو سے معجزے کا مقابلہ تھا ورنہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خیال پر بھی اس جادو نے اثر کیا کہ ان کو خیال ہوا کہ یہ لاٹھیاں رسیاں چل رہی ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے۔

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ [3] ترجمۂ کنزالعرفان: ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خیال پر بھی یہی اثر ہوا تھا۔

(3)...... جادو کو دور کرنے میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس میں خصوصی تاثیر ہے۔

(4)...... جادو ٹونہ اور عملیات واثرات اور بیماریوں کو ختم کرنے کیلئے قرآنِ پاک کی سورتوں اور آیتوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور خود بخاری شریف میں سورۂ فاتحہ کو اس مقصد کیلئے استعمال کرنے کا بیان موجود ہے۔ [4]

---

1...... خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ١، ٤/٤٢٩.

2...... ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الرقیۃ من العین، ٤/١٣، الحدیث: ٢٠٦٦.

3...... طٰہٰ: ٦٦.

4...... صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فاتحۃ الکتاب، ٣/٤٠٤، الحدیث: ٥٠٠٧.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

## سورۂ فلق کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں تمام مخلوق کے شر سے، رات کے اندھیرے کے شر سے، جادوگروں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

## سورۂ اخلاص کے ساتھ مناسبت

سورۂ فلق کی اپنے سے ماقبل سورت ''اخلاص'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور یہ بتایا گیا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں وہ ان سے پاک اور بری ہے اور ان دونوں سورتوں میں بتایا گیا کہ دنیا میں موجود ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اسی طرح ان شیاطین، جنات اور انسانوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ(۱) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ(۲) وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ(۳) وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ(۴) وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی سب مخلوق کے شر سے۔ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ اور حسد والے



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ۔اس کی تمام مخلوق کے شر سے ۔اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ۔اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ۔اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ: تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ۔﴾ پناہ مانگنے میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف ''صبح کے رب'' کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے رات کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے سے وہ حالات دور فرما دے جن سے اسے خوف ہو، نیز جس طرح تاریک رات میں آدمی صبح طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اسی طرح خوف زدہ آدمی امن اور راحت کا منتظر رہتا ہے ۔اس کے علاوہ صبح مجبور ولاچار لوگوں کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو اس آیت سے مراد یہ ہوئی کہ جس وقت کرب اور غم والوں کو آسانیاں دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں ، میں اُس وقت کو پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں ۔ایک قول یہ بھی ہے کہ ''فلق'' ، جہنم میں ایک وادی ہے۔[1]

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: اس کی تمام مخلوق کے شر سے ۔﴾ اس آیت میں ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے ، خواہ جاندار ہو یا بے جان ، مُکَلَّف ہو یا غیر مُکَلَّف اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے ، جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں ۔[2]

﴿وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ: اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ۔﴾ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا، اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ، یہ جب ڈوب جائے تو اندھیرا ہو جاتا ہے۔[3] اس سے مراد مہینے کی آخری راتیں ہیں جب چاند چھپ جاتا ہے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں

1 ...... خازن ، الفلق ، تحت الآیۃ : ۱ ، ۴ / ۴۲۹-۴۳۰ .
2 ...... خازن ، الفلق ، تحت الآیۃ : ۲ ، ۴ / ۴۳۰ .
3 ...... ترمذی ، کتاب التفسیر ، باب ومن سورۃ المعوذتین ، ۵ / ۲۴۰ ، الحدیث : ۳۳۷۷ .



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

کئے جاتے ہیں۔[1]

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ: اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔﴾ یعنی جادوگر عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں، جیسا کہ لبید کی لڑکیوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کرنے کیلئے کیا تھا۔[2]

## تعویذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ

یاد رہے کہ ناجائز کاموں کیلئے تعویذ گنڈے ناجائز و حرام ہیں جبکہ جائز مقصد کیلئے گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، قرآن مجید کی آیات یا اللہ تعالیٰ کے اَسماء پڑھ کر دم کرنا، جائز ہے۔ جمہور صحابۂ کرام اور تابعین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسی پر ہیں۔[3] اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عملِ مبارک اور ارشاد سے بھی یہ چیز ثابت ہے، چنانچہ

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ جب حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعَوِّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔[4]

اور حضرت عبید بن رفاعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت اَسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹوں کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں کچھ پڑھ کے ان پر دم کر دیا کروں؟ ارشاد فرمایا ''ہاں، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاسکتی تو نظر ضرور اس سے سبقت لے جاتی۔[5]

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ: اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔﴾ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے

1 ...... خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۴۳۰.

2 ...... بغوی، الفلق، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۵۱۷.

3 ...... خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۹ ملتقطاً.

4 ...... مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوّذات والنفث، ص ۱۲۰۵، الحدیث: ۵۰(۲۱۹۲).

5 ...... ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیۃ من العین، ۴/۱۳، الحدیث: ۲۰۶۶.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی ہے۔[1] اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیتِ مبارکہ کافی ہے۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ حسد کے مقابلے میں رَشک ہوتا ہے اور وہ یہ ہے جس میں اپنے لئے بھی اسی نعمت کی تمنا ہوتی ہے جو دوسرے کے پاس ہے لیکن دوسرے سے چھن جانے کی تمنا اس میں نہیں ہوتی۔ اس سورتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جادو اور حسد بدترین جرائم ہیں کہ عام شروں کے بعد ان کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔

1 ......خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۵، ۴/ ۴۳۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# سُوْرَةُ النَّاسِ

## سورۃُ النّاس کا تعارف

### مقامِ نزول

سورۃُ النّاس زیادہ صحیح قول کے مطابق مدنی ہے۔(1)

### رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

### ''اَلنّاس'' نام رکھنے کی وجہ

عربی میں انسانوں کو ''اَلنَّاس'' کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۃُ النّاس'' کہتے ہیں۔

### سورۃُ النّاس کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں ان جنّات اور انسانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

### سورۂ فلق کے ساتھ مناسبت

سورۃُ النّاس کی اپنے سے ماقبل سورت ''فلق'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فلق میں ظاہری شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی اور اس سورت میں خفیہ شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الناس، ٤ / ٤٠٣.



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ(۱) مَلِكِ النَّاسِ ۙ(۲) اِلٰهِ النَّاسِ ۙ(۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۪ۙ(۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ(۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۠(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا۔ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ جن اور آدمی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام لوگوں کا بادشاہ۔ تمام لوگوں کا معبود۔ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں)۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ: تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔﴾ اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کا رب ہے مگر چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے، اس لئے ان کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ (1)

## انسان کی عظمت و شرافت

اس سے انسان کی عظمت و شرافت بھی معلوم ہوئی کہ بطورِ خاص اللہ تعالیٰ نے اپنی رَبُوْبِیَّت کی نسبت اُس کی طرف فرمائی۔ علماء نے یہاں یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس سورت میں پانچ مرتبہ لفظ "اَلنَّاس" آیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انسان بچپن میں صرف پرورش ہی پاتا ہے، اس لئے سب سے پہلے "رَبِّ النَّاس" یعنی رَبُوْبِیَّت والی

1 ...... خازن، الناس، تحت الآیۃ: ۱، ٤/ ٤۳۰۔



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

صفت کا ذکر فرمایا۔ جبکہ انسان جوانی میں مست ہو کر بے راہ ہو جاتا ہے، اس وقت اس پر قانونی گرفت کی ضرورت ہے، اس لئے یہاں ”مَلِكِ النَّاسِ“ یعنی لوگوں کا بادشاہ فرمایا، اور چونکہ انسان بڑھاپے میں عبادت میں مشغول ہوتا ہے، اس لئے تیسری جگہ اللہ تعالیٰ کی صفت اُلُوہیت اور معبودیت کا ذکر فرمایا یعنی ”اِلٰهِ النَّاسِ“۔ چوتھی جگہ اَلنَّاس سے صالحین مراد ہو سکتے ہیں کہ شیطان عموماً انہیں ہی وسوسوں کے ذریعے عبادت سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور پانچویں جگہ اَلنَّاس سے مراد شر پسند اور فسادی لوگ ہو سکتے ہیں کہ وہاں لوگوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

﴿مَلِكِ النَّاسِ: تمام لوگوں کا بادشاہ۔﴾ یعنی ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ہے اور سب کا حقیقی حاکم و مالک کہ دنیا میں بھی کسی کو حکومت و ملکیت ملے تو اسی کی عطا سے ملتی ہے۔

﴿اِلٰهِ النَّاسِ: تمام لوگوں کا معبود۔﴾ معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے اور سارے لوگوں کا حقیقی معبود وہی ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ: بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے۔﴾ اس سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دِل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔

## وسوسہ اور اِلہام میں فرق

یاد رہے کہ برے خیال کو وسوسہ کہا جاتا ہے جبکہ اچھے خیالات کو اِلہام۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر لَا حَوْل پڑھنی چاہیے، اور اِلہام فرشتے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ نفسِ اَمّارہ کے غلبہ میں وسوسے زیادہ ہوتے ہیں جبکہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ کے غلبہ میں الہام زیادہ۔ شیطان ہمارا ایسا دشمن ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا یعنی وہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہم اسے نہیں دیکھتے، لہٰذا اس طاقت والے رب عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، جو اسے دیکھتا ہے، اور وہ رب عَزَّوَجَلَّ کو نہیں دیکھتا۔ قوی دشمن سے قوی رب عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو۔

﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔﴾ یعنی شیطان زبان و آواز سے نہیں بہکاتا، بلکہ براہِ راست دل میں اثر ڈالتا ہے، بری چیز کو اچھی کر دکھاتا ہے۔ خود دشمن ہے مگر دوستی کے لباس میں آتا ہے، پھر جیسا انسان ہو ویسا ہی اسے وسوسہ ڈالتا ہے۔



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ: جنوں اور انسانوں میں سے۔﴾ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسے شَیاطینِ جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شَیاطینِ انسان بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور وہ خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔

## جنوں اور انسانوں کے شَیاطین سے پناہ مانگیں

آدمی کو چاہئے کہ جنوں کے شَیاطین کے شر سے بھی پناہ مانگے اور انسانوں کے شیاطین کے شر سے بھی۔ اس سلسلے میں یہاں ایک مفید وظیفہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رات کے وقت جب بسترِ مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سرِ مبارک سے لے کر تمام جسمِ اَقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔[1]

حضرت عبداللہ بن خبیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم پر ہلکی بارش ہوئی اور اس وقت اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ہم نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ وہ آکر ہمیں نماز پڑھائیں، پھر حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''پڑھو!'' میں نے عرض کی: کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: ''صبح شام تین تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو، ان کی تلاوت کرنا تمہیں ہر بری چیز سے بچائے گا۔''[2]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تفسیر کو عوام اور خواص سبھی مسلمانوں کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند بنائے اور اسے مسلمانوں کی اعتقادی، علمی اور عملی اصلاح کا بہترین ذریعہ بنائے اور اس کے صدقے میری، میرے والدین، میرے عزیز رشتہ داروں، اساتذہ کرام، دوست احباب، دیگر متعلقین اور معاونین کی بے حساب بخشش و مغفرت فرمائے۔

اٰمین ثم اٰمین۔

---

1 ...... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوّذات، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۱۷.

2 ...... سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ۱-باب، ص۸۶۲، الحدیث: ۵۴۳۸.



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

# مآخذ و مراجع

| ﷽ | قرآن مجید | کلام الٰہی | ﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽ |
|---|---|---|---|
| **نمبر شمار** | **نام کتاب** | **مصنف/مؤلف** | **مطبوعات** |
| 1 | کنز الإیمان | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی |
| 2 | کنز العرفان | شیخ الحدیث والتفسیر ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی |

## کتب التفسیر وعلوم القرآن

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | تفسیر طبری | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 2 | تاویلات اہل السنۃ | امام ابو منصور محمد بن منصور ماتریدی، متوفی ۳۳۳ھ | پشاور |
| 3 | تفسیر سمرقندی | ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی، متوفی ۳۷۵ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ |
| 4 | تفسیر ثعلبی | ابو اسحاق احمد بن محمد ثعلبی نیساپوری، متوفی ۴۲۷ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 5 | النکت والعیون | ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب ماوردی بصری، متوفی ۴۵۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ |
| 6 | تفسیر بغوی | امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 7 | تفسیر کبیر | امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 8 | تفسیر قرطبی | ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 9 | تفسیر بیضاوی | امام ناصر الدین عبد اللہ بن ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 10 | تفسیر مدارک | امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 11 | تفسیر خازن | علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ | مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ |
| 12 | البحر المحیط | ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 13 | تفسیر ابن کثیر | ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 14 | تفسیر جلالین | امام جلال الدین محلی، متوفی ۸۶۴ھ و امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | باب المدینہ کراچی |



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

| | | | |
|---|---|---|---|
| 15 | تفسیرِ دُرِ منثور | امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 16 | تناسق الدرر | امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ |
| 17 | تفسیرِ ابو سعود | علامہ ابو سعود محمد بن مصطفی عمادی، متوفی ۹۸۲ھ | دار الفکر، بیروت |
| 18 | تفسیراتِ احمدیہ | شیخ احمد بن ابی سعید ملا جیون جونپوری، متوفی ۱۱۳۰ھ | پشاور |
| 19 | روحُ البیان | شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۵ھ |
| 20 | تفسیرِ جمل | علامہ شیخ سلیمان جمل، متوفی ۱۲۰۴ھ | باب المدینہ کراچی |
| 21 | تفسیرِ صاوی | احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 22 | روح المعانی | ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 23 | الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح | رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ | ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی |
| 24 | خزائن العرفان | صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ | مکتبۃ المدینہ، کراچی |
| 25 | نور العرفان | حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ | پیر بھائی کمپنی، مرکز الاولیا لاہور |

## كتب الحديث ومتعلقاته

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | موطا امام مالك | امام مالک بن انس اصحبی، متوفی ۱۷۹ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 2 | مصنف عبد الرزاق | ابو بکر محمد عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 3 | مصنف ابن ابی شيبه | حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، متوفی ۲۳۵ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 4 | مسند امام احمد | امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 5 | دارمی | امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ | دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۷ھ |
| 6 | بخاری | امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 7 | مسلم | امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ | دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 8 | ابن ماجه | امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

| | | | |
|---|---|---|---|
| 9 | ابو داؤد | امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 10 | ترمذی | امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 11 | سنن نسائی | امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ |
| 12 | سنن الکبریٰ | امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ |
| 13 | مسند ابو یعلی | ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 14 | مسند شاشی | امام ابو سعید ہیثم بن کلیب شاشی، متوفی ۳۳۵ھ | مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ المنورہ ۱۴۱۴ھ |
| 15 | معجم الکبیر | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 16 | معجم الاوسط | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 17 | معجم الصغیر | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 18 | دار قطنی | علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ | مدینۃ الاولیاء، ملتان |
| 19 | مستدرک | امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 20 | حلیۃ الاولیاء | حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 21 | مسند الشہاب | امام ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ قضاعی، متوفی ۴۵۴ھ | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ۱۴۰۵ھ |
| 22 | شعب الایمان | امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 23 | سنن الکبریٰ | امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ |
| 24 | تاریخ بغداد | حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ |
| 25 | الفردوس بمأثور الخطاب | ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 26 | شرح السنۃ | امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ |
| 27 | مسند الفردوس | ابو منصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی، متوفی ۵۵۸ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ |
| 28 | ابن عساکر | ابو قاسم علی بن حسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ |
| 29 | الترغیب والترہیب | امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

| | | | |
|---|---|---|---|
| 30 | الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان | علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ |
| 31 | مشکاۃ المصابیح | علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ |
| 32 | جامع العلوم والحکم | عبد الرحمٰن بن شہاب الدین بن احمد بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ | المکتبۃ الفیصلیہ، مکۃ المکرمہ |
| 33 | مجمع الزوائد | حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 34 | جامع صغیر | امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ |
| 35 | کنز العمال | علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ |

## کتب شروح الحدیث

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | عمدۃ القاری | امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 2 | مرآۃ المناجیح | حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ | مکتبہ اسلامیہ، لاہور |
| 3 | نزہۃ القاری | مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۱ھ | فرید بک سٹال، لاہور ۱۴۲۱ھ |

## کتب العقائد

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | شرح المقاصد | علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ | عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 2 | شرح فقہ اکبر | علی بن سلطان محمد ہروی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ | باب المدینہ، کراچی |

## کتب الفقہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | عالمگیری | علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند | دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 2 | فتاوی رضویہ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | رضا فاؤنڈیشن، لاہور |
| 3 | بہار شریعت | مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی |

## کتب التصوف

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | رسائل ابن ابی الدنیا | حافظ امام ابو بکر عبد اللّٰہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ | مکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۲۶ھ |



www.dawateislami.net
Purchase Islami Book's Online Contact: Whatsapp +923139319528

| | | | |
|---|---|---|---|
| 2 | التوبیخ والتنبیہ | ابو محمد عبد اللہ بن محمد معروف بابی الشیخ اصبہانی، متوفی ۳۶۹ھ | مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیہ، ۱۴۰۸ھ |
| 3 | قوت القلوب | ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ | مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند ۱۴۲۳ھ |
| 4 | احیاء علوم الدین | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ | دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء |
| 5 | کیمیاء سعادت | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ | انتشارات گنجینہ، تہران |
| 6 | منہاج العابدین | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ | مؤسسۃ السیروان، بیروت ۱۴۱۶ھ |
| 7 | تنبیہ المغترین | عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۵ھ |
| 8 | الزواجر عن اقتراف الکبائر | احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ |

## کتب السیرۃ

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | الشفا | قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ | مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند |
| 2 | سیرت حلبیہ | ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 3 | مدارج النبوۃ | شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ | مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند |
| 4 | شرح الزرقانی علی المواہب | محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ |
| 5 | سیرت مصطفٰی | شیخ الحدیث عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی |

## الکتب المتفرقۃ

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | الجامع لاخلاق الراوی | حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ | دار ابن جوزی، بیروت ۱۴۳۳ھ |
| 2 | عیون الحکایات | ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ |
| 3 | الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ | امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۵ھ |
| 4 | تاریخ الخلفاء | امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | باب المدینہ، کراچی |



www.dawateislami.net
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad